رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

(محمد افضل ایڈیٹر)

نمبر ۳ | قادیان دارالامان - ۱۳ شعبان سنہ ۱۳۲۰ ہجری مطابق ۱۴ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد ۱

البدر

ڈاکٹر نور محمد صاحب احمدی مالک نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور تحریر فرماتے ہیں۔ مکرم برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مبارک! صد مبارک!! مبارک!!! میرا دلی منشا تھا کہ قادیان شریف میں ایسا اخبار ہو جسمیں حضرت اقدس کے روزانہ اقوال و افعال کا حال پورا درج ہو بلکہ ــــــ نے مجھے مشورہ بھی کیا کہ ہمکو ایسا اخبار جاری کرنا چاہیئے خدا تعالٰی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپنے القادیان (یعنے البدر) جاری فرماکر میری دلی تمنا پوری کر دی مجھے بزمرہ خریداراں درج فرماویں

البدر کی ضرورت پر یہ ایں وجہ کہ یہ ایک ایسا ارزاں اخبار ہے جسکو ہر ایک وسعت کا آدمی بآسانی خرید سکتا ہے ہمارے احباب نے اپنی قلموں اور زبانوں سے بہت کچھہ ہم سے اظہار ہمدردی کا کیا ہے اور ہم ایسے تمام احباب کا شکریہ ادا کرنے کے واسطے صرف قلم اور لفاظی سے ہی کام لینا نہیں چاہتے بلکہ اللہ تعالٰی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم دینی خدمات کے لحاظ سے عملی طور پر اُس شکریہ کو ادا کر سکیں آجتک اس اظہار ہمدردی میں ہمارے مہربان میاں **احمد دین صاحب** اپیل نویس گوجرانوالہ سب پر اس وجہ سے فوقیت لے گئے ہیں کہ اُنہوں نے البدر کی ضرورت کو واقعی طور پر محسوس کر کے نو (۹) خریدار آجتک ہم پہونچا کر ہیں اور وعدہ فرمایا ہے کہ انشاء اللہ اور خریدار بھی ہم پہونچاوینگے خدا تعالٰی اس ہمدردی دین کی اُنہیں جزائے خیر عطا کرے

اور ہمارے باقی ماندہ احباب کے دلوں کو بھی اس طرف متوجہ کرے کہ اس پرچہ کے قیام کے لئے وہ حتی الوسع کوشش کریں اور جہاں جہاں مختلف دیہاتوں اور گاؤں میں اُنکی تعلقات برادری و اخوت ہیں وہاں کے احباب میں اس کی تحریک پیدا کریں۔

اشاعت کے کام اسیطرح چلا کرتے ہیں کہ اللہ تعالٰی بعض افراد کے قلوب میں ایک امر کی اشاعت کا جوش پہونک دیتا ہے اور پھر تکلف اور تصنع سے نکلکر وہ ایک طبعی جوش سے اُس امر کی اشاعت کرتے پھرتے ہیں۔ ہم اپنے اُن احباب سے جنہوں نے اظہار ہمدردی کیا ہے یہ بھی التماس کرتے ہیں کہ جہاں اُن صاحبان نے ہماری خاطر محض للہ کچھہ لکھنے یا گفتگو کرنے میں اپنا عزیز وقت صرف کیا ہی وہاں ہمپر یہ بھی مہربانی فرماویں کہ اللہ تعالٰی سے اس امر کی دعا کریں کہ وہ اس اُٹھائے ہوئے کام کو نباہنے کی توفیق اور اسکے قیام کے لئے جن جن اسباب کی ضرورت ہے وہ محض اپنے فضل اور کرم سے ہمیں عطا کرے آمین ثم آمین

چونکہ ابھی تک اشاعت اخبار میں ہمیں بہت سی مشکلات درپیش ہیں اس لئے سردست بعض کی درخواست اور واقعی ضرورت کو مدنظر رکھکر یہ انتظام کیا ہے کہ ہر گذشتہ ہفتہ کے حالات آئندہ ہفتہ کے اخبار میں درج ہو جایا کریں اور اسی لئے اب ڈائری کا سلسلہ یکم نومبر سے شروع کیا گیا ہے مگر احباب کی کافی توجہ اور امداد پہونچ جانے پر ہم وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ صرف دو تین دن کی تفاوت سے ہر ہفتہ کے تازہ حالات ناظرین تک پہونچا دیا کریں کیونکہ یہ انتظام کثرت آمدن اور کثرت اخراجات کو چاہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبہ جنمیں آپ بیعت لیا کرتے ہیں

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ (دو بار)

استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (دو بار)*

آج میں احمد کے ہاتھہ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھہ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا (ایک بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت

اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین (ایک بار) پھر اس کے بعد دعا کیا کرتے ہیں

حضرت اقدس ہر ایک طالب کے ہاتھہ میں ہاتھہ دیکر اوپر کے کلمات چھوٹے چھوٹے جملوں میں کہا کرتے ہیں اور پھر اُنکو ہر ایک طالب اسی طرح کہتا جاتا ہے۔

ضیق النفس یعنے دمہ

حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب دمہ کے مریضوں کو یہ نسخہ دیا کرتے ہیں جس سے اس مرض کو تخفیف اور آرام ہوتا ہے۔

تخم میتھی - گاؤزبان - السی پانی میں تر کر کے دو دو تولہ لعاب پلا دیں اگر قبض ہو تو دو ڈرام میگنیشیا بھی اسمیں حل کر لیں۔

احباب سے ہماری درخواست ہی کہ چونکہ طب انسان کی خادم ہی اسلئے ہمارے درج کردہ نسخہ جات وہ صرف اپنی ذات تک محدود نہ رکھیں بلکہ اپنے محلہ

* یہ کلمات استغفار اگلی اردو عبارت کے بعد ہوتے ہیں غلطی سے پہلے لکھے گئے ہیں

مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۲ء
بروز شنبہ

فجر — اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر — حضرت اقدس حسب دستور سیر کے لئے نکلے تمام راہ میاں فتح دین صاحب مولوی حضرت اقدس کے مخاطب رہے حضرت اقدس بار بار انکے ذہن نشین یہ امر کراتے رہے کہ مباحثات میں ہمیشہ دیگر طریق استدلال کو چھوڑ کر اس طریق کو اختیار کرنا چاہیئے کہ قرآن شریف مقدم ہے اور احادیث ظن کے مرتبہ پر ہیں قرآن شریف سے جو امر ثابت ہو اسکو کوئی حدیث خواہ پچاس کروڑ ہوں ہرگز رد نہیں کر سکتیں۔ چونکہ اس گفتگو میں میاں فتح دین صاحب بھی بعض اوقات احادیث سے اپنی استنباط جو کہ اُنہوں نے اپنی منظوم کتاب میں درج کئے ہیں مفصل حضرت اقدس کو سناتے رہے اور حضرت اقدس مختلف طور پر اُنکو سمجھاتے رہے اس لئے ہم حضرت اقدس کے کلمات کو مختصراً درج کرتے ہیں۔

ان لوگوں سے پوچھنا چاہیئے کہ تم خود قائل ہو کہ اصح کتاب قرآن شریف ہی احادیث ۱۵۰ برس بعد جمع ہوئیں پھر اُنمیں باہم تناقض ہے ایک میں مہدی کا ذکر ہے ایک میں ہے لا مہدی الا عیسیٰ ایک طرف مہدی کی حدیث ضعیف لکھی ہے یہ کہتے ہیں کہ مسیح اوپر سے اُتریگا تو ایک طرح سے ایک ٹانگ ٹوٹ گئی جب قرآن شریف بار بار اوپر کے آنیسے منع کرتا ہے تو حدیث جو کسی طرح سے خواہ حقیقتاً خواہ استعارہ کیطور پر قرآن شریف کے برابر نہ آسکے تو وہ ہر حال میں ناقابل اعتبار ٹھہریگی ورنہ اسطرح سارا اسلام درہم برہم ہو جاویگا تمام ستون اور مدار اسلام کا قرآن ہے جب قرآن شریف میں ہے کہ عیسیٰ فوت ہو گئے پھر انکار کیا۔

پھر فلما توفیتنی کی نسبت آپ مولوی فتح دین کو سمجھاتے رہے۔ پھر احادیث کے بیان کیطرف رجوع کر کے فرمایا کہ اگر انکا حدیث پر اسقدر اعتبار ہے تو رفع یدین کی جو ۵۰۰ احادیث آئی ہیں اُس پر کیوں نہیں عمل کرتے ہمارا مسئلہ خدا کی سُنت قدیمہ کے موافق ہے جیسے یہ آمد کے منتظر ہیں ویسے ہی یہودی الیاس کے منتظر تھے پیغمبر کے لئے ضروری نہیں ہے کہ اُسکا علم اتنا وسیع ہو جیسے خدا کا ہے یہ پیغمبر پر جائز ہے کہ بعض امور کی تفصیل اُس پر نہ کھل سکے جیسے کہ بہت سے آخرت کے امور ہیں کہ انسان کو مرنیکے بعد معلوم ہوتے ہیں تو پھر یہ لوگ اپنے علم پر کیوں اسقدر باتیں کرتے ہیں یہودیوں کو الیاس کی انتظار تھی مسیح نے کہا کہ یحییٰ الیاس ہے خواہ قبول کرو خواہ نہ پھر اُسیوقت جا کر یحییٰ سے دریافت کیا اور دریافت بھی ایسی الفاظ سے کیا ہو کہ اُسے یہی جواب دینا پڑی کہ میں وہ الیاس نہیں۔

ہمنے دیکھا ہے کہ یہ بار بار احادیث پیش کرتے ہیں اور اُنمیں سے نزول کو لیتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر اُسی مسیح نے آنا تھا تو پھر رسول اللہ صلعم نے آنیوالے کا حلیہ کیوں الگ بتلایا اور کہا کہ آنیوالے مسیح کو تم اسطرح پہچانو۔ اسکی کیا ضرورت تھی۔

مباحثہ میں بھی اصول رکھا جاوے کہ قرآن شریف مقدم ہے یہ منوا کر اُنسے کہا جاوے تقدم قرآن تو اب مقبولہ فریقین ہے باقی امور اسی سے فیصلہ کر لو۔ اگر حدیثوں پر سارا مدار ہے تو قرآن کی کیا ضرورت ہے جو کہتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم جھوٹے دہوکہ ہیں۔ انہ لعلم للساعۃ کے یہ معنی ہیں کہ یہودیوں کے ادبار اور ذلت کی نشانی مسیح کے آنے کا وقت تھا اور جعلناہ مثلا لبنی اسرائیل بھی اسی کی تصدیق کرتا ہے ساعۃ کے معنے آخرت کے بھی ہیں۔

ان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ کے یہ معنے کرتے ہیں کہ وہ ابتک زندہ موجود ہیں جب آوینگے تو کل اہل کتاب ایمان لاوینگے اسکے متعلق ابی ہریرہ کی حدیث پیش کرتے ہیں حالانکہ تفسیر مظہری میں اسکے اوپر کسقدر مطاعن ہیں یہ کہنا کہ کل لوگ اُسوقت ایمان لاوینگے غلط ہے قرآن سے ثابت ہے کہ یہود قیامت تک کافر رہینگے ...... قرآن کو ہر حال میں مقدم رکھنا چاہیئے قرآن کے نصوص قطعیہ بالکل فیصلہ کر دیتی ہیں سورہ تحریم میں ہے کہ مسیح بن مریم اسی اُمت میں سے ہوگا سورۃ النور بتلاتی ہے کہ تمام خلیفہ اسی اُمت میں سے ہونگے رسول اللہ صلعم نے آنیوالے مسیح کا نام حکم رکھا ہے یہ اسطرف اشارہ ہے کہ بہت فرقہ ہونگے جس سے ثابت ہوتا ہے غلطیاں کثرت سے ہونگی۔ قرآن میں نزول کے معنی مختلف مقام پر مختلف ہیں اگر اعتراض ہو کہ پھر نزول کا لفظ استعمال کیوں ہوا اور کوئی لفظ حدیث میں کیوں نہ آیا تو جواب یہ ہے کہ مسلم کی ایک حدیث میں **مبعوث** کا لفظ بھی آیا ہے نزول کا لفظ اس لئے استعمال ہوا کہ اُسوقت کل برکات اور فیوض اُٹھ جاوینگے اور پھر آسمان سے نازل ہونگی قرآن میں خود آنحضرتؐ کیبارہ میں ہے کہ ہمنے اُسے آسمان سے نازل کیا اور آسمان ہی سے پانی بھی اُترتا ہے اگر آسمان سے بارش نہ ہو تو کوئیں بھی پانی نہیں دیتے لمبے قحطوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کیا آنحضرت صلعم کی ان لوگوں کو وصیت تھی کہ میرے بعد بخاری کو ماننا بلکہ آنحضرت صلعم کی وصیت تو یہ تھی کہ کتاب اللہ کافی ہے ہم قرآن سے پوچھے جاوینگے نہ کہ زید و بکر کے جمع کردہ سرمایہ سے یہ سوال ہم سے نہ ہوگا کہ تم صحاح ستہ وغیرہ پر کیوں نہ ایمان لائے پوچھا تو یہ جاویگا کہ قرآن کو کیوں نہ مانا۔

بحث کے قواعد ہمیشہ یاد رکھو اول قواعد مرتب ہوں پھر سوال مرتب ہوں کتاب اللہ کو مقدم رکھا جاوے۔ احادیث انکے اقرار کے بموجب ظنیات ہیں یعنی صدق اور کذب کا اُنمیں احتمال ہے اسکے یہ معنے ہیں کہ ممکن ہے کہ سچ ہو اور ممکن ہے کہ جھوٹ ہو لیکن قرآن شریف ایسی احتمالات سے پاک ہے۔ آنحضرت صلعم کی زندگی قرآن شریف تک ہی ہے پھر آپ فوت ہو گئے اگر یہ احادیث صحیح ہوتیں اور مدار انپر ہوتا تو آنحضرتؐ فرما جاتے کہ میں نے احادیث جمع نہیں کی فلاں فلاں آوے گا تو جمع کریگا تم اُنکو ماننا۔

قرآن کا نام فرقان رکھا ہے یعنی فیصلہ کرنیوالا لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ اب اسکا نام فرقان نہیں؟ اول قرآن مقدم رکھا جاوے دوسری سُنت۔ سُنت یہ ہے کہ قرآن میں جو احکام آئے آنحضرت صلعم نے خود کر کے اُنکو دکھلا دیا جیسے نماز پڑھکر بتلا دی کہ صبح کی یوں ہوتی ہے شام کی یوں۔ جیسے جیسے آنحضرت صلعم نے قرآن شریف سے استنباط کئے۔ ویسے ویسے آپ بتلاتے رہے اور جو آپکے اقوال تھے اُنکا نام حدیث ہے۔ ایک سُنت یہ بھی تھی کہ آپ فوت ہو گئے قرآن شریف میں تھا کہ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یعنی سب مر گئے وہ بھی مریگا خدا کی بات پوری ہو گئی کہ آپ مر گئے۔

ہمارے ہاتھ میں تو ایک نظیر ہے اگر یہ پوچھیں کہ جو تاویل (نزول مسیح کی) تم پیش کرتے ہو کسی نے آگے بھی کی ہے تو ہم جواب دیتے ہیں کہ جسکے بارے میں تمکو مصیبت پڑی ہے (یعنی مسیح) اُس نے خود یہ تاویل کی ہے اُسکو بھی اُسوقت مصیبت پڑی تھی تمہاری جماعت میں داخل ہو کر آخر اُسکی رہائی ہوئی۔ نظیر بھی کوئی شے ہوتی ہے خدا تعالیٰ بھی اپنی سُنت کو بطور نظیر کے پیش کیا کرتا ہے اگر آنحضرت دوبارہ آجاتے تو کوئی حرج نہ تھا آپنے کوئی خدائی کا دعویٰ تو نہیں کیا نہ آپ خدا بنائے گئے مگر خدا نے مسیح کے منہ سے نکلوا کر اقرار کرا لیا کہ دوبارہ آنیکے یہ معنے ہوتے ہیں۔

کوئی بادشاہ وہ طریق اختیار نہیں کرتا جس سے اُسکی بادشاہی میں خلل آوے۔.. پس خدا کیوں ایسا طریق اختیار کرے جس سے اُسکی خدائی میں بٹہ لگے۔ پھر میاں فتح دین صاحب نے کہا ہم لوگ بڑے شاکی ہیں کئی فاسد خیال آتے رہتے ہیں اور طاعون کا زور ہو رہا ہے حضرت اقدس نے فرمایا میں یہ یقیناً جانتا ہوں کہ جسکو دل سے خدا سے تعلق ہے اُسے وہ رسوائی کی موت نہیں دیتا۔

ایک بزرگ کا قصہ کتب میں لکھا ہے کہ اُنکی بڑی دعا تھی کہ وہ طوس کے مقام میں فوت ہوں۔ ایک کشف میں بھی اُنہوں نے دیکھا کہ میں طوس میں ہی مرونگا۔ پھر وہ کسی دوسرے مقام میں سخت بیمار ہوئے اور زندگی کی کوئی اُمید نہ رہی تو اپنے شاگردوں کو وصیت کی کہ اگر میں مر گیا تو مجھے یہودیوں کے قبرستان میں دفن کرنا اُنہوں نے وجہ پوچھی تو بتلایا کہ میری بڑی دعا تھی کہ میں طوس میں مروں مگر اب پتہ لگتا ہے کہ وہ قبول نہیں ہوئی۔ اسلئے میں مسلمانوں کو دہوکا نہیں دینا چاہتا اسکے بعد وہ رفتہ رفتہ اچھے ہو گئے اور پھر طوس گئے وہاں بیمار ہو کر مرے اور وہیں دفن ہوئے۔ اس لئے مومن بننا چاہیئے مومن ہو تو خدا رسوائی کی موت نہیں دیتا اور دل کے خیالات پر مواخذہ نہیں ہوتا جب تک کہ انسان عزم نہ کرلے ایک چور اگر بازار میں جاتا ہوا ایک صراف کی دوکان پر روپیوں کا ڈھیر دیکھے اور اُسے خیال آوے کہ کاش کہ میرے پاس بھی اسقدر روپیہ ہو اور پھر اُسے چرانے کا ارادہ کرے مگر قلب سے لعنت کرے اور باز رہے تو گنہگار نہ ہوگا ہاں اگر وہ پختہ ارادہ کر لے کہ اگر موقع ملا تو ضرور چرا لونگا تو گنہگار ہوگا۔

آدم کے قصہ میں بھی خدا فرماتا ہے ولم نجد لہ عزماً یعنی ہمنے اسکی عزیمت نہیں پائی۔ عصیٰ آدم کے معنے ہیں کہ صورت عصیان کی ہی مثلاً آقا ایک غلام کو کہے کہ فلاں رستہ جاکر فلاں کام کر آؤ تو وہ اگر اجتہاد کرے اور دوسرے راہ سے جاوے تو عصیان تو ضرور ہے لیکن وہ نافرمان نہ ہوگا صرف اجتہادی غلطی ہوگی جس پہ مواخذہ نہیں۔

پھر کسی نے خرگوش کے حلال ہونے پر حضرت اقدس سے پوچھا تو آپنے فرمایا کہ اصل اشیاء میں حلت ہی حرمت جبتک نص قطعی سے ثابت نہ ہو تب تک نہیں ہوتی حدیث کے متعلق ہمارا مذہب ہے کہ دستے ادنے بھی ہو تو اُسپر عمل کر لیا جاوے جبتک کہ وہ مخالف قرآن نہ ہو۔ پھر سنت پر ذکر ہوتے ہوتے فرمایا کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ نے رفع یدین پر کیوں عمل نہ کیا کیا اُسوقت حدیث کے راوی نہ تھے راوی تو تھے مگر چونکہ یہ سنت اُسوقت اُنکی نظر نہ آئی اس لئے انہوں نے عمل نہیں کیا۔ .... مولویوں کی بدقسمتی ہے کہ یہود و نصاریٰ محرف و مبدل توریت کو لئے پھرتے ہیں اور یہ بجائے قرآن کے حدیثوں کو لئے پھرتے ہیں۔

نماز جنازہ پڑھنے پر آپنے فرمایا

کہ رسول اللہ صلعم نے ایک منافق کو کرتہ دیا اور اُسکے جنازہ کی نماز پڑھی۔ ممکن ہے کہ اُسنے غرغرہ کے وقت توبہ کر لی ہو مومن کا کام ہے کہ حسن ظن رکھے اسی واسطے نماز جنازہ کا جواز رکھا ہے کہ ہر ایک کی پڑھ لیجاوے ہاں اگر کوئی سخت معاند ہو یا فساد کا اندیشہ ہے تو پھر نہیں پڑھنی چاہیئے ہماری جماعت کے سر پر فرضیت نہیں ہے بطور احسان کے ہماری جماعت دوسری غیر از جماعت کا جنازہ پڑھ سکتی ہے۔

وصل علیہم ان صلوٰتک سکن لہم اسمیں صلوٰۃ سے مراد جنازہ کی نماز ہے سکن لہم دلالت کرتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی دعا گنہگار کو سکینت اور ٹھنڈک بخشتی تھی

فلما توفیتنی سے دو فایدہ ہماری جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ عیسیٰؑ اسمیں کہتے ہیں کہ میری وفات کے بعد میری اُمت بگڑی ہے جسکی مجھکو خبر نہیں ہے پس اگر عیسیٰؑ ابھی تک نہیں فوت ہوئے تو پھر یہ بھی مان لینا چاہیئے کہ ابھی تک عیسائی صراط مستقیم پر ہیں اور بلحاظ دین کے انہیں کوئی فساد نہیں۔ دوسری بات یہ کہ اگر اس آیت کا اطلاق اُنپر اُنکے دوبارہ آنیکے بعد ہی تو اس صورت میں مسیحؑ بہت کذاب ٹھہرتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ وہ دوبارہ دنیا میں آکر چالیس سال رہے اور اپنی قوم کی بد اعتقادی کی حالت دیکھکر اُنہوں نے اُن کی اصلاح کی اور صلیب کو توڑا اور خنزیروں کو قتل کیا اور پھر باوجود اس کامل علم کے خدا کے سامنے جھوٹ بولتے ہیں کہ

مجھکو خبر نہیں ہے۔ پھر اتنے میں مکان قریب آگیا اور حضرت اقدس السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے۔

ظہر اس وقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

عصر اسوقت حضرت اقدس نے نماز سے پیشتر مجلس فرمائی سید سرور شاہ صاحب اور عبد اللہ صاحب کشمیری جو کہ موضع مد میں تبلیغ اور مشاہدہ کے لئے تشریف لے گئے تھے بخیر و عافیت واپس آئے اور حضرت اقدس سے نیاز حاصل کی اور وہاں کے جلسہ مباحثہ کی مختصر تفصیل سنانے لگے حضرت اقدس نے اختصاراً اُن تمام باتوں کا اعادہ کیا جو کہ آپنی سیر میں فرمائی تھیں کہ مباحثہ میں ہماری جماعت کو کیا پہلو اختیار کرنا چاہیئے اور پھر تمام کیفیت مباحثہ سننے کے لئے شام کا وقت مقرر ہوا نماز پڑھی گئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس نے جلوس فرماتے ہی حکم صادر فرمایا کہ مباحثہ موضع مد کی کارروائی سنائی جاوے چنانچہ عبد اللہ کشمیری صاحب اُٹھکر سنانے لگے۔ سب سے اول حضرت اقدس کو اس امر پر کمال افسوس ہوا کہ فریقین نے صرف بیس بیس منٹ اپنے اپنے دعاوی کے متعلق دلائل لکھنے کے لئے قبول کئے حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایسی صورتیں کبھی مباحثہ قبول نہیں کرنا چاہیئے تھا یہ تو ایک قسم کا خون کرنا ہے جب ہم مدعی ہیں تو ہمیں اپنے دعاوی کے دلائل کے واسطے تفصیل کی ضرورت ہے جو کہ وقت چاہتی ہے اور جب دلائل لکھے جاتی ہیں تو توجہ ہوتی ہے اُسمیں فیضان الٰہی ہوتا ہے اُسکا ہم کیا وقت مقرر کر سکتے ہیں کہ کب تک ہو۔ غرضیکہ حضرت اقدس نے اس بات کو بالکل ناپسند فرمایا کہ وقت میں کیوں تنگی اختیار کی گئی۔

پھر عبد اللہ صاحب کشمیری نے وہ تمام تحریریں پڑھکر سنائیں ہماری جماعت کی طرف سے مذکورہ بالا دو اصحاب تھے اور فریق مخالف کیطرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب تھے مباحثہ اس طریق سے ہوا تھا کہ مصدق فریق نے وفات مسیح۔ نزول مسیح اور حضرت اقدس کے مسیح موعود ہونیکے دلائل اپنے ذمہ لئے تھے اور مکذب فریق نے اسکی تکذیب کے دلائل اپنے ذمہ لئے تھے ہر ایک فریق ہر ایک امر پر بیس بیس منٹ تک لکھتا تھا اور سنا دیتا تھا پھر ایک دوسرے کا دونوں جواب الجواب لکھتے تھے بہرحال فریق مکذب نے اس مباحثہ میں قرآن کی طرف مطلق رجوع نہ کیا اور مصدق فریق نے جو جو معیار صداقت قرآن کریم سے پیش کئے تھے اُنکا اُس سے کوئی جواب بن نہ آیا چنانچہ پریزیڈنٹ جلسے نے اُٹھکر علانیہ بیان کر دیا کہ فلما توفیتنی کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب سے کوئی بن نہیں آیا۔

اسکی روئداد سننے پر حضرت اقدس پھر اُنہیں امور کا بار بار اعادہ فرماتے رہے جو کہ سیر میں مناظرہ اور مباحثہ کے متعلق فرماتے تھے تاکہ سامعین کے ذہن نشین وہ باتیں ہو جاویں پھر اسکے بعد نماز عشا ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لیگئے۔

مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۰۲ء
بروز یکشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے اور آتے ہی پھر اُس مناظرہ پر حضور نے گفتگو شروع کی جسکی کارروائی گذشتہ شب کو درج کی جا چکی ہے۔ آپنے فرمایا کہ آجکل ان مولویوں کا دستور ہے کہ چالیس پچاس جھوٹ ایکدفعہ ہی بیان کر دیتے ہیں اب اُن کا فیصلہ اس چار منٹ میں دوسرا فریق کسطرح کرے پادریوں کا بھی یہی طریق ہے کہ ایک دم اعتراض کرتے چلے جاتے ہیں ایسے وقت میں یہ طریق اختیار کرنا چاہیئے کہ ایک اعتراض چن لیوے اور اول اُسپر فیصلہ کر کے پھر آگے چلے اور دوسرا لے لیوے اول قواعد مقرر کئے جاویں یہ امر بھی دیکھا جاوے کہ منہاج نبوت کو مانتا ہے کہ نہیں اُس نے بار بار عبد اللہ آتھم کی پیشگوئی کا تکرار کیا کہ وہ پوری نہ ہوئی اگر منہاج نبوت کا فیصلہ اول کر لیا جاتا تو اسطرح کا دھوکا کب دے سکتا تھا۔ یونس نبی کی پیشگوئی موجود تھی اُسمیں کوئی شرط بھی نہ تھی اور درمنثور میں بھی حدیث ہے کہ یونس نے کہا کہ لن ارجع کذاباً یعنی میں جھوٹا کہلا کر واپس نہ جاؤنگا دیکھو اس میں کوئی شرط نہ تھی وعید میں خدا کو حق لازم نہیں ہے تاکہ ضرور دیکھا جاتا ہے کہ جب بلا آتی ہے تو صدقہ خیرات کرنے سے ٹل جاتی ہے صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ ایسی بلا کا قبل از وقت بیان نہیں ہوتا نہ اُسکی پیشگوئی ہوتی ہے۔ اور پیشگوئی میں بلا کا قبل از وقت بیان کر دیا جاتا ہے بہرحال وہ بھی خدا کے علم میں تو قبل از وقت ہی ہوتی ہے قرآن میں بار بار ذکر ہے کہ ہم نے فلاں قوم کی ہلاکت کا ارادہ کیا مگر جب اُنہوں نے توبہ کی۔ تو پھر عذاب ہلاکت ٹل گیا۔ توریت میں بھی ذکر ہے کہ موسیٰؑ کی دعا سے بار بار عذاب ٹلتا رہا وعید میں تخلف جائز ہے اہل کتاب کا کوئی ایسا فرقہ نہیں کہ جو اسے نہ مانتا ہو ہندو بھی مانتے ہیں کہ صدقہ سے بلا ٹل جاتی ہے جب ٹل گئی تو پیشگوئی بدل گئی۔ قرآن میں بھی ہے یصبکم بعض الذی یعدکم یعنی عذابی پیشگوئیاں کا بعض حصہ تو پورا ہوگا اور بعض بوجہ توبہ استغفار ٹل جاویگا۔ منہاج نبوت کو دیکھا جاوے تو صریح نظر آتا ہے کہ انبیاؤں سے اجتہادوں میں غلطیاں ہوتی ہیں جیسے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم ابھی نہیں مرو گے کہ میں واپس آجاؤنگا تو یہ آپکا اجتہاد تھا مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اُنکی آنے سے یہ مراد نہ تھی بلکہ دوسرے کا آنا تھا اور ممکن ہے کہ الیاس کا بھی یہ خیال ہو کہ میں ہی واپس آؤنگا اسیطرح پیغمبر خدا صلعم نے حدیبیہ کا سفر کیا تو حضرت عمرؓ کو ابتلا آیا خود آنحضرت کا اجتہاد اسطرف دلالت کرتا تھا کہ ہم فتح کر لیوینگے مگر وہ اجتہاد صحیح نہ نکلا اسی طرح ایکدفعہ آپنے کہا کہ مینے سمجھا تھا کہ ہجرت یمامہ کیطرف ہوگی مگر یہ بات درست نہ نکلی کیونکہ یہ آپکا اجتہاد تھا خدا پر یہ امر لازم نہ تھا کہ ہر ایک باریک امر آپکو بتلا دیوے۔ پس بحث مباحثہ میں اول مخالف سے منہاج نبوت کو قبول کروا کر اُس کے دستخط کروا لینے چاہئیں۔

پھر آتھم والی پیشگوئی کی تفصیل کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں تو یہ

لکھا ہوا ہے کہ بشرطیکہ اسکی طرف رجوع نکرے یہ تو نہیں لکھا کہ بشرطیکہ مسلمان ہو جاوے اس سے اول وہ رسول اللہ کو دجال لکھ چکا تھا اور یہی وجہ مباحثہ کی تھی۔ پھر جب میری پیشگوئی سنائی تو اُسنے اُسیوقت کانوں پر ہاتھ دھرے اور کہا کہ توبہ توبہ میں تو دجال نہیں کہتا۔ یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ صرف عیسائی ہونا یا بُت پرست ہونا اس امر کا موجب نہیں ہوتا کہ دنیا میں عذاب آوے ایسے عذابوں کے لئے تو قیامت کا دن مقرر ہے۔ عذاب ہمیشہ شوخیوں پر آتا ہے اگر ابو جہل وغیرہ شرارتیں نہ کرتے تو عذاب نازل نہ ہوتا۔ نری باطل مذہب کے پابند ہونے پر نہ کوئی عذاب آتا ہے نہ کوئی پیشگوئی۔ ہمیشہ زیادہ شوخیوں پر پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ یہود کو مغضوب علیھم اسی لئے کہا کہ اُنہوں نے شوخیاں کیں گستاخیاں کیں اُنپر غضب وارد ہوئے لیکن ضالین کو مغضوب علیہم نہ کہا حالانکہ آخرت میں تو عذاب یہود کو بھی ہونا ہے اور نصاریٰ کو بھی۔ مگر چونکہ اُنہوں نے شوخی نہ کی اس لئے دنیا میں اُنپر غضب نازل نہیں ہوا۔ انسان کیسے ہی بُت پرست، انسان پرست کیوں نہ ہو مگر جب تک شرارت نہ کرے عذاب نہیں آتا اگر ان باتوں پر بھی عذاب دنیا میں ہی آجاوے تو پھر قیامت کو کیا ہوگا۔ یہود پر عذاب اسی لئے آئے کہ اُنہوں نے پیغمبروں کو دکھ دئے اُنکے قتل کے منصوبے کئے اُنکی گستاخیاں کیں کافروں کے لئے اصل زندان تو قیامت ہی ہے اسپر سوال ہوتا ہے کہ پھر دنیا میں کیوں عذاب آتا ہے تو جواب یہی ہے کہ شوخیوں کی واسطے آتا ہے۔

عوام الناس سے ہمیشہ موٹی موٹی باتیں کرنی چاہئیں خدا تعالیٰ نے جو معجزات نبوت کی جزو رکھی ہیں اُسکی وجہ یہ ہے کہ عوام فائدہ اُٹھاویں کیونکہ خواص کے لئے معجزات کی ضرورت نہیں ہوتی اُنکے لئے تو حقایق اور معارف ہی کافی ہیں۔ عوام چونکہ یہ معرفت نہیں ہوتی اسلئے اُنکے خوش کرنیکو معجزات رکھے گئے ہیں۔

ظہر اسوقت حضرت اقدس نے نماز سے پیشتر توجہ نہ فرمائی مولوی عبد الکریم صاحب تھوڑی دیر مجلس کی مگر کوئی بات قابل تذکرہ نہ ہوئی۔ پھر مولوی صاحب تشریف لائے تو آپ نماز پڑھکر تشریف لیگئے۔

عصر اسوقت نماز کے بعد حضرت اقدس نے الحکم اور البدر کے ایڈیٹروں کو بلا کر تاکید کی کہ وہ مضامین کے قلم بند کرنے میں ہمیشہ محتاط رہا کریں ایسا نہ ہو کہ غلطی سے کوئی بات غلط پیرائے میں بیان ہو جاوے یا کسی الہام کے الفاظ غلط شائع ہوں تو اُس سے معترض لوگ دلیل پکڑیں اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایسے مضامین مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو دکھا لیا کریں اسمیں آپکو بہی فائدہ ہے اور تمام لوگ بہی غلطیوں سے بچتے ہیں۔

مغرب و عشا حضرت اقدس نے بعد نماز مغرب حسب دستور جلوس فرما کر مباحثہ موضع مدہ کے حسن و قبح پر تذکرہ کیا کہ یہ مولوی لوگ عوام کے بہڑکانے کے واسطے عجیب عجیب حیلے گھڑتے ہیں اور حق رسی سے انکو کوئی کام نہیں ہوتا۔ اسپر مولانا عبد الکریم صاحب اور مولانا حکیم نور الدین صاحب نے اپنے اپنے مباحثات سنائے جنمیں مخالفین نے عوام الناس کو اصل مقام بحث سے بالکل الگ تھلگ باتیں سنا کر اس لئے بھڑکایا تہا کہ جنگ اور فساد ہو اور عام جہال مولانا صاحبان کی آبرو پر حملہ کریں۔ حکیم نور الدین صاحب کے واقعات ایک خارق عادت رنگ رکھتے تھے کہ عین مباحثہ کی اوقات میں اُنہوں نے مخالفت عام دیکھکر اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ایسے اسباب اُسی وقت پیدا ہو گئے کہ جماعت مخالف کو نیچا دیکھنا پڑا۔ یہ تمام اذکار اور نظائر اس لئے سنائے گئے تہے کہ ہماری بہائی ہمیشہ مباحثہ میں اس امر کا خیال رکہیں کہ لوگوں کے فہم کے مطابق باتیں کریں جو لوگ باریک بین اور نکتہ رس نہیں ہوتے اُنکے روبرو باریک در باریک حقایق اور معارف بیان کرنے گویا دیدہ و دانستہ مخالف کو ڈگری دینی ہوتی ہے۔

فرمایا ولد الزنا میں حیا کا مادہ نہیں ہوتا اسی لئے خدا تعالیٰ نے نکاح کی بہت تاکید کی ہے۔ پھر عشا کی نماز ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۳ ار نومبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے اور سیر کو چلے اور راستہ میں امر تبلیغ کا تذکرہ فرمایا کہ مباحثات میں ہمیشہ یہ امر مد نظر رکھنا چاہئیے کہ فریق مخالف اپنی روباہ بازی سے سامعین کو دہوکا نہ دے جاوے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سامعین کے باطل عقائد کے موافق یہ لوگ ہماری طرف سے ایسی باتیں اُنکو سناتے ہیں کہ جن سے وہ لوگ معاً بھڑک جاویں اور برانگیختہ ہو جاویں ایسی صورتمیں پھر خواہ اُنکے آگے کچھ ہی کہو وہ لوگ ایک نہیں سنتے۔ جیسے مولوی صاحب نے کل اپنا ذکر سنایا تہا۔ اور پہر طریق بحث پر ایک جگہ فرمایا کہ بلاغت کا کمال یہ بھی ہے کہ ایک بات دوسرے کے دل تک پہونچائی جاوے ورنہ اگر کوئی کلام اس قابل ہو کہ آب زر سے لکہی جاوے مگر متکلم اُسے سمجھ نہیں سکتا تو پہر وہ فصیح نہ کہلاویگی اس لئے کلام کرنے والے کو یہ تمام پہلو مد نظر رکھنے چاہئیں۔

کافروں کے لئے درمیانی خوشی ہوتی ہے اور انجام کی خوشی متقیوں کے لئے ہوتی ہے خدا تعالیٰ اگر چاہے تو ایک دم میں سب کا خاتمہ کر سکتا ہے مگر وہ رونق چاہتا ہے جب تک مکذب نہ ہوں تو پہر مصدق کی حقیقت کیا معلوم ہو سکتی ہے مکذبوں کے ذریعہ سے ہی حقائق معارف کہلتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت اور نصرت کا پتہ ملتا ہے اگر ایک شخص کے دل میں ماں کی محبت ہے تو اُسکا کسی کو علم نہ ہوگا مگر جب کوئی اُسے ماں کی گالی دیوے تو جھٹ اُسے غصہ آویگا اور معلوم ہو جاویگا کہ ماں کی محبت اسکی ذلیل ہے۔

ان ہمارے مخالفوں کو غلطیاں نکالنے کا کوئی حق نہیں پہونچتا جبتک وہ اپنا منصب عربی دانی کا ثابت نہ کریں تب تک اُنکو غلطی نکالنے کا حق نہیں ہے اعتراض کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اول زبان پر پورا احاطہ ہو اگر ان لوگوں کو عربی کا علم ہے تو ہم جو دس سال سے رسالہ لکھ لکھ کر مقابلہ پر بلا رہے ہیں اُنہوں نے آجتک دس سطریں ہی دکہائی ہوتیں ورنہ جہالت سے تکذیب کرنیسے کیا بنتا ہے یہ خدا کی قدرت ہے کہ یہ لوگ بالمقابل لکھ نہیں سکتے ورنہ املا کرنا کیا مشکل امر ہے مگر ہمارے مقابلہ میں خدا نے انکی زبانوں کو بند کر دیا ہے

فرمایا کہ دل یہیں بات چاہتا ہے کہ ان کے لیواسطے بہی ایک مذہب ہوتا ہے کیونکہ اب تلوار کی لڑائی تو ہے نہیں زبانوں کی ہے اس لئے زبان کی تلوار جب ماری تو ادہی نہ مارے ایسی ضرب مارے کہ دو ٹکڑے ہو جاویں۔ میںنے بارہا ارادہ کیا ہے کہ یہ لوگ پیر زانو بہ زانو بیٹھکر عربی لکھیں۔ مگر دل فتویٰ دیتا ہے کہ یہ لوگ کبھی نہ آوینگے کیونکہ انکے دلوں پر رعب پڑ گیا ہے تو اب جبکہ شکار ہمارے نزدیک تہیں آتا تو ہمیں چاہیئے کہ دور سے بذریعہ بندوق کے نشانہ بناویں۔

پھر اسی اثنا میں مکان قریب آگیا اور حضرت اقدس السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے۔

ظہر اسوقت حضرت اقدس تشریف لائے اور تہوڑی دیر مجلس کی۔ مدہ کے مباحثہ کا ذکر ہوتا رہا کہ درحقیقت ہمنے فتح پائی ہے صرف اتنی بات ہے کہ وہ دیہات کے لوگ تہے اُن کو ان باریک باتوں کی سمجھ نہیں آئی مجھے خوشبو آتی ہے کہ آخر کار فتح ہماری ہے دسمبر کے آخر تک جو نشان ظاہر ہونے والے ہیں شاید یہ بھی اُنہیں سے ایک عظیم الشان نشان ہو جاوے یہ اللہ تعالیٰ کی عادت ہے جیسے فرمایا والعاقبة للمتقین آنحضرت صلعم کو بھی ۱۳ برس تک مکروہات ہی پہونچتے رہے۔

پھر اس کے بعد نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

عصر اسوقت حضرت اقدس تشریف لاکر پھر مباحثہ مدہ کے متعلق ذکر کرتے رہے۔

خدا کے برگزیدوں کی بہی عجیب حالت ہوتی ہے۔ کہ جب ایک بات کیطرف توجہ ہو جاوے تو پہر رات دن اُسی کیطرف توجہ رہتی ہے گویا کہ بالکل اُسمیں مستغرق ہیں اور دنیا و مافیہا کی خبر نہیں۔

مغرب و عشا بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس حسب معمول جلوس فرما ہوئے میر صاحب نے عبد الصمد صاحب آمدہ از کشمیر کو آگے بلا کر حضور کے قدموں

کے نزدیک جگہ دی اور حضرت اقدس سے عرض کی کہ انکو یہاں ایک تکلیف ہے کہ یہ چاولوں کے عادی ہیں اور یہاں روٹی ملتی ہے حضرت اقدس نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما انا من المتکلفین ہمارے مہمانوں میں سے جو تکلف کرتا ہے اُسے تکلیف ہوتی ہے اس لئے جو ضرورت ہو کہدیا کرو پھر آپنے حکم دیا کہ انکے لئے چاول پکوا دیا کرو۔

مولوی غلام نبی صاحب احمدی کا خط مصر سے حکیم الامت مولوی نورالدین صاحب کے نام آیا تھا وہ وہاں حضرت اقدس کی کتابوں کی خوب اشاعت کر رہے ہیں۔

پھر حضرت اقدس مُدّ کے مباحثہ پر ذکر اذکار کرتے رہے جسکی نسبت گذشتہ کالموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

پھر فرمایا کہ اُسدن ہم نے مناسب سمجھا تھا کہ یہ مباحثہ کی کارروائی الحکم وغیرہ میں نہ چھپے مگر خدا کو یہ منظور نہ تھا سید احمد صاحب کے یورپ کیطرف میلان پر فرمایا کہ انسان جس شئے کیطرف پوری رغبت کرتا ہے تو پھر اُسی کی طرف اُسکا میلان طبعی ہو جاتا ہے اور آخر کار وہ مجبور ہوتا ہے۔

پھر ڈوئی کا اخبار مفتی محمد صادق صاحب سناتے رہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس لئے سنتے ہیں کہ کہیں غیرت آجاتی ہے اور بعض اوقات کوئی عجیب تحریک ہو جاتی ہے

پھر اسکے بعد ذکر چل پڑا کہ کسطرح اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت اقدس کو تمام مقابلہ کی تحریروں میں مدد دیتا رہا ہے کہ اکثر اوقات حضرت اقدس بیمار تھے اور میعاد مقابلہ نزدیک آگئی تو پھر اُسی حالت میں بڑی سختیوں سے راتوں کو بیٹھ بیٹھ کر کتابیں لکھیں فرماتے ہیں کہ میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا اگر خدا کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے کہ ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے۔ قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا کیطرف سے آتا ہے

پھر ڈوئی کی بات پر فرمایا کہ اسکے وجود سے شیطان کا وجود ثابت ہوتا ہے وہ بھی انسان کو اسی طرح فریفتہ کرتا ہے۔

پھر عشاء کی نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۴ر نومبر ۱۹۰۲ء
بروز سہ شنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرت اقدس سیر کے لئے تشریف لائے علاقہ جہلم سے دو شخص بہت ضعیف العمر حضرت اقدس کی زیارت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے بوجہ ضعیف العمری کے وہ چل نہیں سکتے تھے حضرت اقدس اُنکی خاطر ٹھہر گئے اور اُنکے حالات دریافت کرتے رہے۔ پھر حضرت اقدس مشرق کی طرف چلے۔ سید سرور شاہ صاحب نے حضرت اقدس سے سوال کیا کہ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک رسول اپنی امت کے حالات سے لاعلمی ظاہر کریگا۔ جیسے قرآن شریف میں ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا تو پھر اس آیت کے مفہوم کے مطابق اگر مسیح ؑ بھی اپنی امت کے حالات سے لاعلمی ظاہر کریں اگرچہ وہ آخر زمانہ میں پھر آکر ۴۰ برس ان لوگوں میں گذار بھی جاویں تو آیت فلما توفیتنی کے لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو کاذب ٹھہر سکتے ہیں۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ لاعلمی انبیاء کی انکی اُس اُمت کے بارہ میں ہوتی ہے جو انکی وفات کے بعد ہوتی ہے مسیح بھی کہتا ہے کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم تو پھر اگر انکو علم نہیں تو وہ شہید کسطرح ہوئے اور کس بات کے ہوئے اسی طرح رسول اللہ صلعم ہماری حالات سے تو لاعلمی ظاہر کر سکتے ہیں مگر صحابہ کرام کی نسبت نہیں کر سکتے کیونکہ آپکو اُن کے حالات معلوم تھے اور آپ اُنہیں رہتے تھے۔

اس قسم کی لاعلمی سے وہی لاعلمی مراد ہے یعنی اُس امت کا ذکر جو کہ نبی کے بعد آیا کرتی ہے یا بہت آخری وقت پر آتی ہے کہ اُسے نبی کی صحبت سے کچھ حصہ نہیں ملتا۔

پھر ایک صاحب نے خواب سنایا کہ اُسنے رات کو ماہی خواب میں دیکھا اور یہ کہ حضرت اقدس اُسکے سر کو تیل لگا رہے ہیں حضرت اقدس نے تعبیر فرمائی کہ رات کیوقت ماہی دیکھنا عمدہ ہوتا ہے اور تیل لگانا بھی زینت ہے یہ بھی اچھا ہے۔

حضرت اقدس کے گذشتہ ایماء پر عبداللہ عرب صاحب نے کشتی نوح کا ترجمہ عربی زبان میں کیا تھا وہ حضرت اقدس کو سناتے رہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر یہ مشق کر لیں کہ اُردو سے عربی اور عربی سے اُردو ترجمہ کر لیا کریں تو ہم ایک عربی پرچہ یہاں سے جاری کر دیویں۔

پھر شرم کے ذکر پر فرمایا کہ ایک شرم انسان کو دوزخ میں لے جاتی ہے اور ایک شرم بہشت میں لیجاتی ہے جو شخص شرم کی وجہ سے اپنے علم سے فائدہ نہیں اُٹھاتا اس کے لئے شرم دوزخ ہے۔

پھر آجکل کے معترض مولویوں کی حالت پر فرمایا کہ ان لوگوں نے بالکل پادریوں کا ڈھنگ اختیار کیا ہوا ہے جیسے وہ جب ملتے ہیں تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آنحضرت صلعم پر سب و شتم شروع کر دیتے ہیں اسی طرح یہ لوگ ہمارے معاملہ میں کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہی تماشہ دیکھ رہا ہے آنحضرت ؐ کے زمانہ میں بھی کفار کیا کیا نہ کرتے تھے اگر خدا چاہتا تو اُسی وقت کفار کو تباہ کر دیتا مگر اُسنے ایسا نہ کیا کچھ عرصہ اُنکی ناز برداری کرتا رہا۔

پھر سرور شاہ صاحب نے حضرت اقدس سے کچھ گفتگو اُن کے سفر امرتسر کے متعلق کرتے رہے۔ ایک مقام پر فرمایا کہ ہمنے مالی انعامات دیدیکر ان لوگوں کو اپنے مقابلہ پر بلایا مگر یہ لوگ نہ آئے مگر ہم دینے سے تھکے نہیں ابھی اور دیوینگے اور اگر وہ اُسے قبول نکرینگے تو گویا اپنے ہاتھوں سے ایک اور پیشگوئی ہمارے حق میں پوری کر دینگے وہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ مسیح مال دیگا اور لوگ نہ لیں گے تو اگر انکار کرتے ہیں تو اپنے ہاتھ سے اُسے پورا کرتے ہیں گفتگوئیں ایسے مقامات پر ہونی چاہئیں جہاں تھوڑا سا بھی جلسہ میں ہوں۔ اور تہذیب اور نرم زبانی سے ہر ایک بات کریں۔ کیونکہ دشمن جب جانتا ہے کہ عاجز آگیا تو وہ گالی اور درشت زبانی سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہے طالب حق بنکر ہر ایک بات کرنی چاہیئے اور یہ امر سچ ہے ہمارے حق پر ہونیکی یہ علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لاغلبن انا و رسلی اگر ہم حق پر نہیں ہیں تو ہم غالب نہ ہوں گے ہمنے انکو کئی بار کہا ہے کہ سب متفق ہو جاویں کوئی عیب نہیں ہے ہماری طرف سے انکو اجازت ہے ان تمام مولویوں میں سے بہت ایسے ہیں کہ عربی لکھتے ہیں بلکہ اشعار بھی کہتے ہیں مگر ہمارے مقابل پر خدا تعالیٰ انکی زبان بند کر دیتا ہے اور انکو ایسا مبہوت کر دیتا ہے کہ چپ ہو جاتے ہیں پھر مکان قریب آگیا اور حضرت اقدس السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے۔

ظہر پھر اُنہیں امور کا ذکر ہوتا رہا جو کہ سیر میں بیان ہوئے اور فرمایا کہ خدا کے فضل کی ضرورت ہے سر میں درد ہے ریزش بھی ہے ایسا نہ ہو کہ زیادہ ہو جاوے ....

پھر فرمایا کہ نماز پڑھ لی جاوے اور نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

عصر اسوقت مولوی محمد علی صاحب نے حضرت اقدس کو ایک انگریزی مضمون سنایا۔

مغرب و عشا مغرب کی نماز کے بعد حضرت اقدس حسب دستور شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے سید عبداللہ عرب صاحب نے ایک رسالہ ایک شیعہ علی حائری کے رد میں زبان عربی میں لکھا تھا اُسکا نام سبیل الرشاد رکھا تھا وہ حضرت اقدس کو سناتے رہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ساتھ ساتھ اردو ترجمہ بھی کرتے جاؤ کہ تمکو مشق ہو مگر عرب صاحب کو جرات نہ ہوئی کہ اتنی مجلس میں ترجمہ ٹوٹے پھوٹے اُردو میں سنا دیں۔

اس رسالہ کے ایک مقام پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ مجھے اسجگہ انکے الفاظ سے یہ تحریک ہوئی ہے کہ یہود لوگ حضرت مسیح کو دو وجہ سے ملعون ٹھہراتے تھے ایک اُنکو ولد الزنا کہکر دوسرا مصلوب کرنیکے لحاظ سے جب خدا تعالیٰ نے اُن کے ولد الزنا ہونیکا ذب کیا ہے تو چاہیئے تھا کہ اُنکے مصلوب

ہونے کا بھی ذب کرتا جسم کے ساتھ آسمان پر جانا تو ایک الگ متعلق امر ہے اول ذب دلالت کرتا ہے کہ دوسرا بھی ذب ہو

پھر یہ بات بیان ہوئی کہ اہل شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ ولد الزنا کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوتی اگرچہ وہ حسینؓ اور بارہ اماموں کی بھی محبت کہتا ہو حضرت اقدس نے فرمایا کہ توریت میں بھی ایسے ہی لکھا ہے اور اسی لئے وہ مسیح کو ملعون کہتے تھے اس بات کی اصل قرآن شریف میں بھی ہے کہ خدا نے اس میں تخصیص کی ہے ایک اولاد الرحمان اور ایک اولاد الشیطان کیونکہ جب شیطان نطفہ میں شریک ہوگیا تو پھر اسکے قویٰ میں یہ بات بطور جزو کے آگئی

ایک مقام پر ہے بعد ذٰلك زنیم یعنی یہ ولد الزنا ہے اور تجربہ تبلاتا ہے کہ ولد الزنا شرارت سے باز نہیں آیا کرتے پھر رسالہ میں ماقتلوہ کے لفظ پر حضرت اقدس کو یہ تحریک ہوئی کہ ماقتلوہ پر سوال ہوتا ہے کہ یہود کیوں قتل کرتے تھے انکی کیا غرض تھی جسکے جواب میں خدا نے فرمایا بل رفعہ اللّٰہ الیہ یعنی قتلنا سے انکی مراد لعنا تھی۔

اہل عرب میں چونکہ ایک ہزار سے آگے شمار نہیں ہے حضرت اقدس نے اسپر فرمایا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا میلان دنیا کی طرف نہ تہا ورنہ دوسری دنیادار قوموں کیطرح لاکھ کروڑوں تک گنتی وہ بھی رکھتے۔

پھر وہ رسالہ سنکر حضرت اقدس نے تعریف کی کہ عمدہ لکھا ہے اور معقول جواب دیئے ہیں پھر نماز پڑھکر حضرت اقدس تشریف لے گئے

۱۲ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز چہار شنبہ

فجر | اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر | حضرت اقدس حسب معمول سیر کے لئے تشریف لے آتے ہی قاضی میر حسین صاحب مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے والد ماجد مسمی غلام شاہ صاحب تاجر اسپاں سے ملاقات ہوئی انہوں نے حضرت اقدس کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور نذر گذرانی حضرت اقدس انکی حالات دریافت فرماتے رہے معلوم ہوا کہ ۸۰ سال سے زیادہ عمر انکی ہے انہوں نے درخواست کی کہ میرے خاتمہ بالخیر کی دعا فرمائی جاوے حضرت اقدس نے فرمایا بس یہی بڑی بات ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو کسی نے نوحؑ سے دریافت کیا تہا کہ آپ تو قریب ایک ہزار سال کے دنیا میں رہکے آئے ہیں بتلایئے کیا کچھ دیکہا نوحؑ نے جواب دیا کہ یہ حال معلوم ہوا ہے جیسے ایک دروازہ سے آئے اور دوسرے سے چلے گئے تو عمر کا کیا ہے لمبی ہوئی تو کیا تھوڑی ہوئی تو کیا خاتمہ بالخیر چاہیئے پھر ایک بڑ کے درخت کیطرف اشارہ کرکے حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمسے تو یہ درخت ہی اچھا ہے ہم چھوٹے ہوتے تھے تو اسکے تلے ہم کہیلا کرتے تھے یہ اسی طرح ہے اور ہم بڈھے ہوگئے ہیں یہ سال بہ سال پھل بھی دیتا ہے۔

پھر فرمایا کہ پرسوں ہمنے انشاء اللہ (ایک شہادت کیواسطے) بٹالہ جانا ہے اسمیں کوئی حکمت الٰہی ہوگی اس لئے کل سیر موقوف رہیگی مہندی لگاؤنگا۔ فوجداری میں التوا ہوگیا ہے مگر خدا کی حکمت ہی ہوگی وہ حرج نہ ڈالے گا مولوی محمد علی صاحب کو ہمراہ لے جاؤنگا

محمد یوسف صاحب اپیل نویس نے بیان کیا کہ حضور موضع مدہ کے مباحثہ میں ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا تہا کہ مرزا صاحب تمہاری آنکھ کیوں نہیں اچھی کر دیتے حضرت اقدس نے فرمایا جواب دینا تہا کہ آنحضرت صلعم کے پاس ایک اندہا تہا جیسے لکھا ہے عبس وتولّٰی ان جاءہ الاعمٰی وہ کیوں نہ اچھا ہوا حالانکہ آپ تو افضل الرسل تھے اور یہی اندہے نے ایک دفعہ سب نے کہا کہ یا حضرت ہمیں جماعت میں شامل ہونے کی بہت تکلیف ہوتی ہے آپ نے حکم دیا کہ جہانتک اذان کی آواز پہونچتی ہے وہاں تک کے لوگوں کو ضرور آنا چاہیئے۔

مباحثہ کے ذکر پر فرمایا کہ شریر آدمیوں کا کام ہے کہ آنکھ کان ۔ ناک در ٹانگ وغیرہ کا ٹکر پھر کلام کو ایک مسخ شدہ صورت میں پیش کرتے ہیں یہ مباحثہ بھی ہمارے لئے ایک فتح حدیبیہ کی صلح کیطرح کسی فتح کی بنیاد [illegible]

پھر فرمایا کہ ہماری جماعت جان و مال سے قربان ہے اگر ہمیں ایک لاکھ کی ضرورت ہو تو وہ مہیا کر سکتے ہیں اول بار عوام الناس نے علمی باتوں کو نہ سمجہا اس لئے اب اللہ تعالیٰ نشانوں سے سمجہاتا ہے

پھر شیعوں کے ذکر اذکار ہوتے رہے کہ ان لوگوں میں یہ بھی عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی شکل علی کی شکل ہے معراج میں بھی خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم کو نظر آیا تو علی کی شکل پر آیا۔

زمانہ کے مولویوں کی حالت پر فرمایا کہ ایسے مولویوں کے ہوتے ہوئے دین کے استیصال کے لئے پادریوں کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ پھر اعتراضوں پر فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ بیہودہ کس لگاتے ہیں جو اول انبیا کو معاف کرتے ہیں ان سے بھی اجتہادی غلطیاں ہوتی رہیں ہاں وحی میں غلطی نہیں ہوتی پھر اگر اجتہاد کو بھی غلطی سے مبرا خیال کرتے ہیں تو وہ اجتہاد کیوں نام رکھتے ہیں آنحضرت صلعم نے ایک دفعہ صحابہ کو کھجوروں کے درختوں کے متعلق کچھ ہدایات دیں پھر جب نتیجہ وہ نہ نکلا تو آپنے فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم۔

تو کیا اس سے آپکی نبوت میں فرق آگیا ہے ۔اول انسے پوچھا جاوے کہ وہ کہاں تک اجتہاد میں معصومیت روا رکھتے ہیں۔

ظہر | اسوقت حضرت اقدس تشریف لائے تو عربی زبان کی فصاحت اور بلاغت پر ذکر ہوتا رہا ماحصل یہ تہا کہ عربی زبان کا ترجمہ کرنا ہی کوئی آسان کام نہیں ہے بعض وقت ایک لفظ کے معنے ایک ۔ایک سطر میں جاکر پورے ہوتے ہیں اور اسکا ترجمہ کرنا ہی ایک معجزہ ہوتا ہے۔ پھر نماز پڑہکر حضرت اقدس تشریف لے گئے

عصر | اسوقت حضرت اقدس نے تشریف لاکر خبر سنائی کہ ایک کارڈ گوجرانوالہ سے آیا ہے جسمیں خبر ہے کہ ٹیکہ کا عمل گورنمنٹ نے بند کر دیا ہے مگر اس خبر کی تصدیق یہاں ہی ہوئی ہے لالہ شرم پت میرے پاس آئے تھے انہوں نے کہا کہ گورداسپور میں بھی ٹیکہ کے جلسہ بند ہوگئے ہیں اور دوائی ٹیکہ تمام واپس منگوائی گئی ہے .... پھر نماز پڑہکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مغرب وعشا | بعد نماز مغرب مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے ایک پنجابی نظم سنانیکی درخواست کی جسمیں انہوں نے الفاظ بیعت اور شرائط بیعت کو منظوم کیا ہوا تہا جب وہ سنا چکے تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر ان تمام (نظموں) کا ایک مجموعہ طیار کرکے چہاپا جاوے اور یہ گاؤں بہ گاؤں لوگوں کو سناتے پھریں تاکہ مخلوق خدا کو ہدایت ہو تو یہ بہت مفید ہو۔

پھر اس امر پر تذکرہ ہوا کہ ٹیکہ کی ممانعت فی الحقیقت ہوئی ہے کہ نہیں آخر سول ملٹری اخبار پڑہنے سے پتہ لگا کہ بعض خاص اضلاع چونکہ ٹیکہ کی بہت ضرورت ہے اور مصالحہ ٹیکہ وہاں ختم ہوگیا ہے اس لئے یہ تجویز ہوئی ہے کہ دیگر اضلاع میں ٹیکہ بند کرکے ان ضلعوں میں ضرور لگایا جاوے

پھر کشتی نوح پر اخباروں کے ریمارک کی نسبت فرمایا کہ اول اخباروں نے کیسی مخالفت کی کہ گویا ہمنے گورنمنٹ کی راہ میں پتھر ڈالدیئے ہیں لیکن سول ملٹری کی تعریف کی کہ کوئی مخالفت ہماری اس امر میں نہیں کی اور نہ بے ادبی کا طریق اختیار کیا معلوم ہوتا ہے یہ لوگ گورنمنٹ کے بڑے مزاجدان ہوتے ہیں گورنمنٹ کے لئے رعایا مثل بچوں کی ہے ایک ماں کیطرح حد انسانیت تک خبر گیری ضروری ہے اگر یہ بات ثابت ہوگئی کہ ٹیکہ سے کوئی مفید تجربہ حاصل نہیں ہوا تو پھر طاعون کا کوئی علاج نہیں آخر نظر آسمان کیطرف ہونی چاہیئے خدا نے قوموں کو سزا دینے کے لئے اسی رکہا ہے توریت میں بھی اسکا ذکر ہے۔ قرآن میں بھی ہے بلکہ قرآن میں تو چوہوں کا بھی ذکر ہے خدا کی عجیب قدرتوں کے دن ہیں جو قسمت والے ہونگے وہ ایمان خدا پر لاویں گے۔

پھر عبد اللہ عرب صاحب اپنی تصنیف رد شیعہ میں سناتے رہے ایک مقام پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ صحابہ کرام کو ذرہ برابر بھی دنیا کی خواہش نہ تھی انکا مدعا یہ تہا کہ خون بہا کر بھی رسول اللہ کے پیرو بن جاویں۔

پھر ایک مقام پر فرمایا کہ سر الشہادتین (کتاب) میں

بیٹنے ایکدفعہ پڑہا کہ جب مسلم (امام حسین) دروازہ دروازہ کے اندر داخل ہوئے تو اُنہوں نے یہ آیت پڑہی ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اور اُسی وقت اُنکا سر کاٹا گیا یہ بات مجہکو بڑی بے محل معلوم ہوئی۔

پہر عبد اللہ عرب صاحب اپنے تقیہ کے حالات سناتے رہے جو کہ وہ اول اول خاص قادیاں میں کرتے رہے اور پہر اُنہوں نے خدا کا شکر کیا جسنے اس گند سے اُنکو نجات دی۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا کا بڑا فضل ہے جبتک آنکہہ نہ کہلے انسان کیا کر سکتا ہے۔ پہر عشا کی نماز پڑہکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۶ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر اسوقت حضرت اقدس نے باجماعت نماز ادا کی

سیر حضرت اقدس آج سیر کو تشریف نہیں لیگئے جیسے کہ گذشتہ تاریخ میں اطلاع دیجا چکی ہے

ظہر و عصر اسوقت حضرت اقدس نے آکر فرمایا کہ چونکہ کام کی کثرت ہے اور وقت تنگ ہے کل انشاء اللہ بٹالہ بھی جانا ہے اس لئے آج نمازیں جمع کر لی جاویں۔ چنانچہ ظہر اور عصر کی نمازیں جمع ہوئیں۔

مغرب و عشا حضرت اقدس حسب معمول بعد ادائے نماز مغرب شہ نشین پہ جلوہ گر ہوئے فرمایا کہ آج مینے بہت توجہ کی (کام میں) سر میں درد تہا ریزش بھی ہے اور گلا بھی پکا ہوا ہے جیسے کسی نے چیرا ہوا ہو اور مریض بھی بہت آئے اگرچہ حکیم نور الدین صاحب کو علاج کے لئے مقرر کیا ہوا ہے مگر بعض اپنے اعتقاد کی خیال سے مجہہ سے ہی علاج کرانتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے بیان کیا کہ ڈاکٹر رحمت علی صاحب نے ایک ٹکڑا اخبار میں سے کاٹ کر روانہ کیا ہے جسمیں آئندہ زمانہ کے بیس واقعات کا حال ہے یہ ٹکڑا کاغذ اخبار ڈیلی نیوز مورخہ ۲۳ر اگست کا ہے حضرت اقدس نے فرمایا وہ اول سنا دیجئے۔ مولوی صاحب نے اُسے پڑہکر سنایا مگر وہ تمام دانیال علیہ السلام کی پیشگوئیاں تہیں جنکو حال کے پادریانہ مذاق لوگوں نے اپنے مذاق پر اس بات پر اطلاق کیا تہا کہ مسیح ناصری کے نزول من السماء کے بارےمیں ہیں اور وہ ایسے مضامین سے پُر تہیں جیسے کہ مسیح کے نزول کے وقت کچہہ پادری آسمان کی طرف اُڑینگے۔ کچہہ مردہ زندہ ہو کر آسمان پر جاوینگے وغیرہ وغیرہ۔ حضرت اقدس نے ایسے مقاموں پر ایک مصرعہ حافظ شیرازی کا پڑہا۔

ع چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند*

پہر دنیا کی بے ثباتی پر فرمایا کہ چند روزہ زندگی ہے اسکا نظارہ کیا ہے کون ہے جو اپنے خویش و اقارب کی موت کا نظارہ نہیں دیکہتا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو بے ثبات کر کے کہا ہے جو آیا ہے اُسکے اوپر جانا سوار ہے ہزار دو ہزار برس کی عمر ہوتی تب بھی کیا ہوتا مگر انسان کی عمر تو چیل اور گِد جتنی بھی نہیں ہے۔ اگر یہ مضمون دل کے اندر چلا جاوے تو اُسکا اثر ہوتا ہے جیسے ابراہیم ادہم اور شاہ شجاع وغیرہ اُنپر ایسا اثر پڑا کہ اپنے تختوں سے نیچے اُتر پڑے۔ پہر نماز ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۷ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

۷ بجے کے قریب حضرت اقدس بالاخانہ سے تشریف لائے آگے نواب محمد علیخان صاحب کی رتھ طیار تھی اور تمام مہاجرین سے مدرسہ کے (طلبا) جسکے رتھ کے ارد گرد جمع ہوئے ہوئے تھے حضرت اقدس سے عرض کی گئی کہ آپ رتھ پر سوار ہو دیں مگر آپنے فرمایا کہ تہوڑی دور تک پیدل چلتے ہیں کیونکہ یہ تمام لوگ ہی ساتہہ ہیں آگے چلکر سوار ہونگے۔ ہر چہار صاحبزادگان جو کہ اپنے ابا کے ہمراہ جانیکو بہت مشتاق تھے اسوقت رتہہ میں سوار ہو گئے اور حضرت احباب کے ساتہہ پاپیادہ تشریف لے چلے قصبے سے باہر نکلکر تہوڑی دور چلکر آخر حضرت اقدس سے درخواست کی گئی کہ اب حضور سوار ہو لیں وقت تہوڑا ہے۔ جسقدر مہمان اور احمدی احباب اور مدرسہ کے طلبا موجود تہے ایکایک لیے حضرت اقدس سے مصافحہ کیا۔ اور پہر آپ رتھ میں سوار ہو گئے جن چند ایک احباب× کو حضرت اقدس نے ساتہہ چلنے کی اجازت فرمائی تہی وہ تین یکوں میں سوار ہوئے۔ لیکن بعض نے اُسیوقت رخصت حاصل کی اور بوجہ نہ میسر ہونے یکہ کے پاپیادہ حضرت کی رتھ کے ساتہہ ہمرکاب ہوئے اُنہیں سے ایک شیخ عبد الرحمٰن صاحب نو مسلم قادیانی مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیاں تہے کہ جنہوں نے میری (ایڈیٹر) درخواست پر آج کے دن کی ڈائری مرتب کر کے مجہے عنایت کی ہے جس شوق اور ولولہ سے اُنہوں نے حضرت اقدس کی ایک ایک حرکت اور سکون پر محبت سے بہرے ہوئے الفاظ میں پیار کئے ہیں افسوس ہے کہ میں اُنکو اسجگہ اس لئے درج نہیں کر سکتا کہ اسقدر وسیع مضمون کی اس مقام پر گنجائش نہیں ہے۔ راستہ میں صاحبزادے اپنے تقاضائے عمر کے موافق ہر ایک قسم کی حرکتیں اور شور و غل کرتے تہے مگر خدا کا برگزیدہ اپنے معمول کے وقت ایسے محویت کے عالم میں تہا کہ گویا اُنکے مشاغل کا اُسپر کوئی ہی اثر نہیں ہے۔ آپنے ایک اور طالبعلم کو جو پاپیادہ ہمراہ تہا فرمایا کہ تمکو تو یوں ہی تکلیف ہوئی تہوڑی دیر شاید ٹہرنا ہوگا سفر کی کوفت میں تم خواہ مخواہ ہمارے شریک ہو گئے پہر ایسی ہی دلجوئی حضرت اقدس نے میاں عبد الرحمٰن صاحب کی کی اُنہوں نے جواب دیا کہ حضور اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی دعا اور برکت سے میں اچھی طرح چلنے کا عادی ہوں حضور کے ساتہہ ساتہہ چلنے کی میری دلی آرزو تہی سو خدا نے پوری کی حضرت اقدس نے فرمایا کہ مجہے بھی بہت عادت تہی...... مگر جب سے یہ عارضہ اور بیماریاں لاحق ہوئی ہیں تب سے یہ امر ہی رہ گیا ہے۔ پہر حضرت اقدس میاں عبد الرحمٰن صاحب سے اُنکے والد صاحب کے حالات دریافت فرماتے رہے...... اور نصیحت کی کہ اُنکے حق میں دعا کیا کرو ہر طرح سے حتی الوسع دلجوئی والدین کی کرنی چاہیئے اور اُنکو پہلے سے ہزار چند زیادہ اخلاق اور اپنا پاکیزہ نمونہ دکہلا کر اسلام کی صداقت کا قائل کرو اخلاقی نمونہ ایسا معجزہ ہے کہ جسکی دوسرے معجزے برابری نہیں کر سکتے سچے اسلام کا یہ معیار ہے کہ اُس سے انسان اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر ہو جاتا ہے اور وہ ایک ممیز شخص ہوتا ہے شاید خدا تمہارے ذریعہ سے اُنکے دل میں اسلام کی محبت ڈالے۔ اسلام والدین کی خدمت سے نہیں روکتا دنیوی امور میں جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا اُنکی ہر طرح سے پوری فرمانبرداری کرنی چاہیئے دل و جان سے اُنکی خدمت بجالاؤ۔ راستہ میں مولوی قطب الدین صاحب سے ملاقات ہوئی جو کہ شاہپور کیطرف ایک مریض کی درخواست سے علاج پر گئے ہوئے تھے اور وہ بیمار اُنکی رسیدگی پر فوت ہو گیا تہا حضرت اقدس نے فرمایا کہ انسان کا کیا ہے زندگی کا بہروسہ نہیں جہانتک ہو سکے آنیوالے سفر کی تیاری میں مصروف ہونا چاہیئے ساری بیماریوں کا علاج ہے مگر یہ ایسی بیماری ہے کہ جسکا کوئی علاج نہیں۔

۹ بجے کے قریب بٹالہ میں عدالت کے متصل ایک باغ میں پہونچے لوگوں کا ایک ہجوم ہو گیا اور کچہری کا اہل عملہ تک زیارت کے لئے آ گیا حضرت اقدس بعض حوائج سے فارغ ہو کر احباب کے حلقہ میں فرش پر تشریف فرما ہوئے اور کہانا جو کہ ہمراہ لایا گیا تہا دسترخوان پر چنا گیا اتنے میں مہر نبی بخش صاحب نمبردار بٹالہ (جو کچہہ عرصہ سے اپنی غلطی سے توبہ کر کے پہر حضرت اقدس کے خادموں میں شامل ہو چکے ہیں) آ گئے اور مصافحہ کیا حضرت اقدس بھی بڑی بشاشت سے پیش آئے اور اپنے ساتہہ کہانے میں اُنکو شریک کیا۔ منشی محمد یوسف صاحب کو حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ دلگیر نہ ہوں آپ ایک دینی جہاد میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ اس سلسلہ کو ایسا پہیلا دیگا کہ یہ سب پر غالب ہوں گے اور آجکل کے موجودہ ابتلا دور ہو جاوینگے۔ خدا کی یہی سُنت ہے کہ ہر ایک کام بتدریج ہو کوئی درخت اتنی جلد پہل نہیں لاتا جسقدر جلدی ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے یہ خدا کا فعل ہے اور اُسکا نشان +

× اُن احباب کے نام یہ تہے - مولوی محمد علی صاحب - میر ناصر نواب صاحب - ماسٹر شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر - مفتی محمد صادق صاحب - شیخ یعقوب علی صاحب (تراب) ایڈیٹر الحکم - ماسٹر فقیر اللہ صاحب -

*۔ اسکا اول مصرع یہ ہے - جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ

احمدیہ سلسلہ اور اس کے متعلقات کی خبریں

خدا کا برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام معہ اہل بیت بحمد للہ خیریت سے ہے۔ حکیم نور الدین صاحب اور مولوی عبد الکریم صاحب بھی بفضل خدا خیریت سے ہیں۔

رائدرگ بلہاری علاقہ مدراس سے ایک ہندو تاجر صاحب مسمی بڈہاپا حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کے لئے تشریف لائے یہ صاحب اردو زبان کی مذہبی اصطلاحات سے بالکل ناآشنا ہیں رائدرگ میں سید مظہر علی صاحب سب رجسٹرار انکو انگریزی میگزین کے مضامین انکی تلنگی زبان میں ترجمہ کر کے سنایا کرتے تھے۔ اس سے انکو شوق زیارت ہوا انکی اعتقاد ہندوؤں کی طرح مشرکانہ نہیں ہیں۔

ہمارے بھائی علی گوہر صاحب جالندہر میں بقضائے الٰہی فوت ہوگئے

عام خبریں

انتخاب از اخبارات

ارض مقدس ۱۸ اکتوبر کی خبروں سے پتہ لگتا ہے کہ ۱۴ اکتوبر سے اس وقت تک مقام گاڑا میں ہیضہ سے ۱۸۶ وارداتیں اور ۱۲۸ موتیں ہوئی ہیں اور مقام لدا میں ۵۶ وارداتیں اور ۲۸ موتیں ہوئی ہیں۔

جافہ میں دو واردات کی خبر ملی ہے جو کہ زیر علاج ہیں جافہ سے جو لوگ آتے ہیں انکو مقام باب لود میں ۱۰ دن کی کارنٹین لگتی ہے

کلکتہ میں ایک کمپنی دو لاکھ کے سرمایہ سے قایم ہوئی ہے جسے دس روپیہ فی حصہ کے حساب سے ۲۰ ہزار حصہ داروں میں تقسیم کیا ہے اس کمپنی کا کام یہ ہوگا کہ ۵ فسٹ کلاس گاڑیاں جنکے پہیون پر ربڑ ہو کوچوں میں طیار رکہا کریں۔

گذشتہ ہفتہ کی رات کو کوہاٹ میں ۲۴ پنجاب انفنٹری کا ایک سکھ سپاہی جو پترول پر تہا اسکا مقابلہ لٹیروں کے ایک گروہ سے ہوگیا سپاہی کے مونڈھے پر گولی لگی اور کئی دفعہ اُسے کندوں سے مارا گیا اور وہ بہت زخمی ہوگیا تاہم اُسنے ایک کو انمیں سے گرفتار کرلیا سپاہی کی حالت رو بصحت ہے۔

۲۰ دسمبر سے بعد دربار دہلی کی تقریب پر ایک بڑی تعداد تانگوں کی شملہ کا لکا لائن سے دہلی بھیجی جاتی ہے۔

ہندوستان برٹش ٹروپ کی آسائش کیواسطے اس سال دو لاکھ روپیہ اور زائد منظور ہوا ہے جو کہ ہسپتالوں اور بارکوں میں پنکہا کشی اور بجلی کی روشنی پر صرف ہوگا۔

برطانیہ کی درآمد اکتوبر میں ½۴ فیصدی اور برآمد میں ⅛۱ فیصدی کا اضافہ ہوا۔

لارڈ جارج ہملٹن نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سوائے اخراجات بار برداری کے باقی کل اخراجات ہندوستانی شہزادوں ڈیلیگیشن اور رسالوں کے جو کہ جلوس تخت نشینی پر ولایت گئے خزانہ اپنے ذمہ لے گا۔

ریوٹر لکہتا ہے کہ تمام طاقتوں نے سنگہائی کو جلدی خالی کردینے کا انتظام کیا ہے۔

دنیا میں اسوقت فن ایجاد میں اضلاع متحدہ (امریکہ) سب سے اول نمبر پر ہے آجتک ۱۴۴۷ اشیاء صرف اس کی ایک شہر میں ایجاد ہوچکی ہیں۔

ہندوستان میں صرف بمبئی اور کلکتہ میں سرکاری ٹکسال ہیں جہاں سکہ ڈہالا جاتا ہے سال گذشتہ میں چار پچانوے لاکھ روپیہ اور ۲۷ لاکھ ۹۸ ہزار اٹھنیاں اور اٹہارہ لاکھ چونیاں اور دوانیاں بنائی گئیں اور ۱۳ لاکھ ۱۶ ہزار کے پیسے اور دھیلے تھیں۔

کلکتہ کی ایک ٹریڈرس ایسوسی ایشن اور بنگال چیمبر آف کامرس نے انکم ٹیکس کی مخالفت میں لارڈ کرزن کی خدمت میں ایک میموریل روانہ کیا ہے کہ انکم ٹیکس کا طریق معاف کیا جاوے۔

مسوری اضلاع متحدہ امریکہ میں ایک عورت ہے جسکا طول ۸ فٹ ۴ انچ کمر ۶۳ انچ بازو ۴۰ انچ زیادہ اور پیر ۱۶ انچ ہیں اور یہ دنیا میں سب سے لمبی عورت ہے۔

سندہ کی قوم چیرو کی عورتوں نے نتھ (ناک کا زیور) کا استعمال یکلخت ترک کردیا ہے اور سب نے متفق ہوکر نتھیں اتار دیں عام افواہ تہی کہ بعض بدمعاشوں نے نتھیں اتارنیکا ارادہ کرلیا ہے اُسپر یہ کارروائی ہوئی مگر اس کے چند روز بعد مردوں نے متفق ہوکر قرار دیا کہ آئندہ عورتیں نتھ نہ پہنا کریں۔

گورنمنٹ ہند نے ہندوستان کی قابل دید اور قدیم عظیم الشان عمارات کی حفاظت اور مرمت کے لئے لارڈ کرزن صاحب بہادر کی توجہ کے مطابق ایک لاکھ روپیہ دینا منظور کیا ہے جس میں سے ۲۵ ہزار پنجاب کے حصہ میں آئیگا۔

اس سے پیشتر طاعون زدہ علاقوں سے عازمان حج مکہ معظمہ کو جو بندش کی گئی تہی اب نواب گورنر جنرل بہادر صاحب نے اعلان دیا ہے کہ ہز ہائینس کی گورنمنٹ نے اُن بندشوں کا دور کیا جانا تسلیم کرلیا ہے جنکی رو سے ابتک طاعون زدہ مقامات کے باشندے حج کو نہیں جا سکتے تہے اور اب ہر شخص اُن قواعد کی پابندی سے سفر کر سکتا ہے جو طیار کئے گئے ہیں۔

گورنمنٹ ہند کی درخواست پر امیر صاحب کابل نے منظور کرلیا ہے کہ فراز کورم کے دونو طرف کی سرحد کی قوموں کے خونریز جھگڑوں کا تصفیہ کرنے کے لئے ایک متحدہ کمیشن مقرر کیا جاوے۔

دربار دہلی کے ہر قسم کے سرکاری جلوس کے ٹکٹ داخلہ بہم پہونچانے کیواسطے ایک خاص دفتر دہلی میں کہولا گیا ہے تمام درخواستیں بنام دہلی دربار ٹکٹ آفس جانی چاہئیں۔

برہما میں دستکاری کی سالانہ نمائش ۲۴ نومبر کو رنگون میں ہونے والی تہی۔

۲۴ اکتوبر کو مدراس ریلوے کی شمال مشرقی لین پر پانی سے نقصان ہوگیا بعض جگہ گرڈر اور بعض جگہ پل بہ گئے

نقشہ طاعون بابت ہفتہ مختتمہ ۲۵ اکتوبر سے معلوم ہوا کہ بمقابلہ ۱۰۷۵۰ اموات بابت ہفتہ سابق کے ہفتہ گذشتہ میں ۱۰۴۹۱ اموات ہوئیں۔

سردار محمد ہاشم خاں جو سردار محمد ایوب خاں کے چچا تہے ۱۳ اکتوبر کو کشمیر میں فوت ہوگئے مرحوم کا خاندان لاہور بلوایا جاویگا۔

دربار دہلی کے موقعہ پر ایک بمبئی رئیس نے ہندوستان کے بڑے بڑے طاقتور اور مشہور پہلوانوں کا ایک دنگل دہلی میں کرانا چاہا ہے۔

دربار دہلی کی آتشبازی کا ٹہیکہ انگلستان کی برک کمپنی کو دیا گیا ۱۵ سو پونڈ کا خرچہ ہوگا۔

دربار دہلی میں سڑکوں کی سجاوٹ کے واسطے جہنڈیاں ولایت سے آویں گی۔

دربار دہلی میں سمیت دور کرنے کے لئے ایک مشین ۳ ہزار روپیہ کی خرید کی گئی ہے اور متعدی امراض کے لئے سیگریگیشن ہسپتال قائم ہوگیا ہے۔

جمعہ گذشتہ کو بنوں میں ۵ بجے صبح کے شہر کو آگ لگ گئی ۲۵ دوکانیں جلیں۔

اس نمبر کے دیر سے نکلنے کی وجہ

اس ہفتہ میں چونکہ ایک جلیل القدر اور عظیم الشان نشان الٰہی کے اظہار کے لئے ہمارا مطبع اور کاتب حضرت اقدس کی ایک خاص تصنیف کے طبع کرنے میں لگ رہے ہیں اسلئے یہ نمبر اپنے وقت پر شائع نہیں ہوسکا۔ ہم تو اسپر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں کہ اسطریق سے ہم بھی ایک دینی کام کی نصرت میں شریک ہوگئے اور اگر ہمارے ناظرین بھی اسپر رضامندی کا اظہار کریں تو وہ بھی ثواب کے مستحق ہوسکتے ہیں ہاں اگر ہماری ذاتی کسل اور غفلت سے التوا ہوتا تو بے شک ایک فرض منصبی کے بجا نہ لانیکا ہم پر حرف آسکتا تہا مگر چونکہ یہ ایک دین کا کام تہا جسکے حصول کے لئے ہم یہاں بیٹھے ہیں اسلئے امید ہے کہ ہمارے ناظرین ہمیں اس میں معذور سمجھیں گے۔ (ایڈیٹر)

(۲۰ نومبر ۱۹۰۲ء کو الصدیق پریس قادیان میں باہتمام شیخ فیض علی صابر مینجر کے چھپکر شائع ہوا)

البدر

ہمارے مہربان کرم معظم دوست رحمت علی صاحب براسوالی لیڈ نے افریقہ سے چار اشخاص کے نام البدر جاری کروایا ہے۔ مکرمی حافظ عبدالعزیز صاحب نے سیالکوٹ سے البدر کے دو خریدار پیدا کئے ہیں۔

مکرمی میر محمد سعید صاحب حیدر آباد دکن نے گیارہ احباب کے نام ارسال کرکے درخواست کی ہے کہ اُنکے وی پی اخبار ایک سال کیواسطے روانہ کیا جاوے۔

خدا تعالیٰ ہمارے تمام دوستوں اور ہمدردوں کو جزائے خیر عطا کرے اور توفیق دے کہ وہ بنی نوع انسان کیواسطے زیادہ ہمدرد اور نافع الناس ثابت ہوں۔

محمد اکرم بیگ صاحب قلعہ دہار سے تحریر فرماتے ہیں کہ البدر میں بیعت کنندگان کے نام کی فہرست ضرور ہونی چاہیئے

جواب - اس بات کے ضروری ہونے میں تو شک نہیں مگر سردست البدر اسے نبھا نہیں سکتا ایک تو اسکی اشاعت ابھی بہت کم ہے دوسری ڈائری کے علاوہ دو صفحہ کے مضامین ابھی ترتیب طلب ہیں میرے خیال میں یہ خدمت الحکم کیلئے بہت مناسب ہے۔

ہمیں بہت افسوس ہے کہ البدر نمبر ۳ کی اشاعت میں معمول سے زیادہ التوا ہوگیا اور احباب کو انتظار کرنا پڑا دیگر باور ہے کہ اس التوا کا باعث محض ایک دینی خدمت احمد سلسلہ کی تھی

اور اسلام کی تائید میں ایک عظیم الشان نشان مسمی اعجاز احمدی تھا جسکی وجہ سے البدر نمبر ۴ بھی اپنے وقت پر نہ شائع ہوسکا کیونکہ کاتب مصروف تھے یہ ایک مجبوری امر تھا ہم امید کرتے ہیں ہمارے ناظرین بھی برائے حصول ثواب اپنی رضامندی ظاہر فرماکر ہمیں مشکور کریں گے۔

کیونکہ سردست البدر کی اشاعت بہت کم ہے اور ابھی اسکی مثال بھی اُس بچہ کی ہے جسے تولد ہوئے ہوئے ایک ماہ بھی نہیں ہوا اگر خدا کا فضل دستگیر ہوا اور اُسکی نصرت شامل حال ہوئی تو امید ہے کہ ہر ایک کی جلد پوری ہوجاویگی احمدیہ احباب سے التماس ہے کہ وہ اس اخبار کو ہمارا ذاتی اخبار نہ خیال کریں بلکہ احمدیہ جماعت کی ایک بڑی احتیاج کو پورا کرنے کا اسے ایک آلہ خیال کرکے میراہاتھ بٹادیں اور اسکی استحکام اور قیام کے لئے حتی الوسع کوشش کریں۔

اطلاع

چونکہ البدر کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب ایم اے مینجر ریویو آف ریلیجنز یا حضرت اقدس کا کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے ہمارے احباب البدر کے متعلق تمام خط و کتابت وغیرہ صرف البدر کے مینجر اور ایڈیٹر سے کیا کریں حضرت اقدس یا مولوی محمد علی صاحب یا کسی اور صاحب کے عزیز وقت میں حرج کرنا مناسب نہیں۔

تازہ الہام و رویا

پلیگ کے متعلق زیادہ توجہ کرنیسے حضرت اقدس نے رویا میں دیکھا کہ کچھ کتابیں ہیں جنپر تین بار تسبیح تسبیح تسبیح لکھا ہوا تھا - پھر الہام ہوا - واللہ شدید العقاب - انھم لا یحسنون -

رویا میں حضرت اقدس کو الہام ہوا - خسف القمر والشمس فی رمضان - فبای آلاء ربکما تکذبان - آپنے رویا ہی میں مولوی عبدالکریم صاحب سے جوکہ پاس بیٹھے تھے فرمایا کہ آلاء سے مراد میں ہوں (یعنے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام)

موسم سرما کے عوارضات کی ایک عجیب و غریب دوا لکھی جاتی ہے جوکہ کھانسی - دمہ - زکام - نزلہ وغیرہ تب - دردسر دردکمر و درد اعضائی کا جوکہ سردی سے ہوں اور افیون کی عادت چھوڑنے کے لئے اُس کے قائم مقام ایک عمدہ اور بے نظیر علاج ہے -

نسخہ - جوزمائل - ریوندچینی - زنجبیل - صمغ عربی تمام ادویہ یک تولہ کو خوب باریک کوٹ کر بقدر ماش گولیاں بنا دیں خوراک ایک ایک گولی صبح و شام حسب برداشت طبیعت -

کھانسی اور دمہ کیواسطے مونہہ رکھکر لعاب چوسنا چاہیئے۔ زکام کیواسطے دودھ کے ساتھ ایک گولی شام ایک صبح۔

کے کیا معنے ہیں۔ فرمایا کہ آیت میں اللہ تعالےٰ صحابہ کرامؓ پر اپنا انعام ثابت کرتا ہے کہ ایک زمانہ اُن پر ایسا گذرا ہے کہ وہ جہل اور ضلالت میں مبتلا ہو کر بالکل مر گئے ہوئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے انکو آنحضرتؐ کے طفیل اس موت سے زندگی بخشی اور آنحضرتؐ کی تربیت سے اُنکی نفسانی خواہشوں اور ارادوں پر ایک موت وارد کی جس سے انکو ایک ابدی بقا حاصل ہوئی اور اُنکا مرجع صرف اللہ تعالیٰ ہی رہ گیا۔

مولوی فتح الدین صاحب نے ایک حدیث پیش کی جسے وہ تاویل کر کے مسیح موعود پر چسپاں کرنا چاہتے تھے حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ اسکی کیا ضرورت ہے خدا تعالیٰ کی کھلی کھلی تائیدیں ہمارے شامل حال ہیں کیا منا کم ثلثہ ہمارے لیے کافی نہیں سب سے اول تو قرآن کا مِنْكُمْ ہے یعنی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ دوسرے بخاری کا مِنْكُمْ یعنی اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تیسرے مسلم کا مِنْكُمْ یعنی اَمَّكُمْ مِنْكُمْ پھر آیۃ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ کے معنے حضرت اقدسؑ سناتے رہے جسکا ذکر البدر نمبر ۲-۳- میں بسط سے آگیا ہے۔

اس کے بعد منشی نعمت علی صاحب احمدی ساکن بٹالہ نے حضرت اقدسؑ سے کھانا کھانیکی درخواست کی اور حضرت کے انکار پر اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ کھانیکی تاکید تو اُنہی کے واسطے ہوا کرتی ہے جب آپ نے بیعت کی تو ہمارے جسم کے جزو ٹھیرے تب ہے جو بیع ہوتی ہے کیا اُس سے آپکا کچھ اپنا بھی رہ گیا ہے۔

اس کے بعد گفتگو ہوتے ہوتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حق کی یہ بھی ایک پہچان ہے اور اسکی شناخت کا یہ ایک عمدہ معیار ہے کہ دنیا اپنے سارے ہتھیاروں سے اسکی مخالفت پر ٹوٹ پڑتی ہے جان سے۔ مال سے۔ اعضا سے۔ عزت سے اور اندرونی اور بیرونی لوگ اور اپنے اور پرائے گویا سب ہی اسکی مخالفت پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر وہ (حق) آگے ہی آگے قدم رکھتا جاوے اور کوئی روک اُسکی ترقی کو نہ روک سکے چنانچہ قرآن شریف میں ہے کہ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ الخ سو اس معیار سے ہمارے سلسلہ کو پرکھا جاوے تو ایک طالب حق کے واسطے کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا دیکھلو نہ ہمارا کوئی وعظ ہے نہ کوئی لکچرار اور دشمن کیا اندرونی کیا بیرونی سب اکٹھے ہو کر ہماری تباہ کرنیکی کوشش میں لگے رہے مگر اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں ہمیں کامیاب کیا اور دشمن ذلیل ہوئے کفر کے فتوے لگائے قتل کا مقدمہ کیا غرضکہ اُنھوں نے کوئی دقیقہ ہماری بربادی کا اُٹھا نہ رکھا مگر کیا خدا سے کوئی جنگ کر سکتا ہے ہماری ترقی کے خود مخالف ہی باعث اور محرک ہیں بہت لوگوں نے انھیں کے رسائل سے اطلاع پاکر ہماری بیعت کی اگر واعظ وغیرہ ہمارے ہوتے تو ہمیں انکا بھی مشکور ہونا پڑتا اور یہ بھی ایک شعبہ شرک کا ہو جاتا مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے بچایا ایک آبپاشی اور تخم ریزی تو کسان کرتا ہے اور ایک خود خدا کرتا ہے ہم اور ہماری جماعت خدا کی تخم ریزی اور آبپاشی سے ہیں تو خدا کے لگائے ہوئے پودہ کو کون اُکھاڑ سکتا ہے۔ آجکل اللہ تعالیٰ نے دو طور سے ہماری مدد کی ہے ایک تو طاعون بھیجکر کہ اس کے ذریعہ سے (باقی آئندہ)

۸ر نومبر سنہ ۱۹۰۲ء روز شنبہ

تہجد اس وقت حضرت اقدسؑ نے نماز سے پیشتر مجلس کی علاقہ مونگیر سے کہ اصحاب محمد رفیق صاحب اور محمد کریم صاحب تشریف لائے ہوئے تھے دونوں صاحبوں نے حضرت اقدسؑ سے بیعت کی بیعت کے بعد حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہو تاکہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر عمل کرتے رہا کرو اور ہمیشہ خط بھیجتے رہو۔ پھر اس کے بعد نماز ہوئی اور حضرت تشریف لیگئے۔

سیر بوجہ ریزش (زکام و نزلہ) کے آج حضرت اقدسؑ نے سیر کا جانا ملتوی رکھا۔

ظہر و عصر آج ظہر کے وقت نماز کے ساتھ عصر کی نماز بھی اسلیے جمع ہوئی کہ حضرت اقدسؑ اس سلسلہ الٰہیہ کی تائید میں ایک عظیم الشان مضمون لکھ رہے ہیں۔ ظہر کے وقت حضور والا نے ایک نو وارد صاحب سے ملاقات کی اور انکو تاکید کی کہ وہ اپنے والد کے حق میں جو کہ حضرت اقدسؑ کے سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں اُنھوں نے عرض کی کہ حضرتؑ میں دعا کیا کرتا ہوں اور حضور کو بھی ہمیشہ لکھا کرتا ہوں حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ توجہ سے دعا کرو باپ کی دعا بیٹے کیواسطے اور بیٹے کی باپ کیواسطے قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اُسوقت ہماری دعا کا اثر ہوگا۔

لاہور سے ایک شخص کا خط آیا کہ اُسے خواب میں حضرت اقدسؑ کی نسبت بتلایا گیا کہ وہ سچا ہے اُس شخص کی ارادت ایک فقیر کے ساتھ تھی جو کہ داتا گنج بخش کے مقبرہ کے پاس رہا کرتا ہے اُس شخص نے اُس سے بیان کیا تو اُسنے کہا کہ مرزا صاحب کی اتنے عرصہ سے ترقی کا ہونا اور دن بدن عروج کرتا جانا اُنکی سچائی کی دلیل ہے پھر ایک اور دوست فقیر وہاں تھا اُسنے کہا یا ہمیں بھی پوچھ لینے دے دوسرے دن اسنے بتلایا کہ مجھکو خدا نے کہا ہے کہ مرزا مولا ہے اول فقیر نے کہا کہ مولانا کہا ہوگا کہ وہ تیرا اور میرا اور ہم جیسوں سب کا مولا ہے۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ آجکل خواب اور رؤیا بہت ہوتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ لوگوں کو خوابوں سے اطلاع دیوے خدا کے فرشتے اسطرح پھرتے ہیں جیسے آسمان میں ٹڈی ہوتی ہے وہ دلوں میں ڈالتے پھرتے ہیں کہ مان لو مان لو۔

پھر ایک اور شخص کا حال بیان کیا کہ جسنے حضور عالی کی ردّ میں ایک کتاب لکھنے کا ارادہ کیا تو خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے کہا کہ تو تو رد لکھتا ہے اور اصل میں مرزا صاحب سچے ہیں پھر اُس نے وہ کیفیت حضرت اقدسؑ کو لکھکر روانہ کی اسکے بعد ہر دو نمازیں ادا ہوئیں اور حضرت اقدسؑ تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا حضرت اقدسؑ حسب معمول شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے احباب میں سے ایک نے اُٹھکر عرض کی کہ حضور نے تحفہ گولڑویہ میں دارقطنی کی جو حدیث نقل فرمائی ہے

اس کے جواب میں حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ اصل قیامۃ کا علم تو سوائے خدا کے کسیکو بھی نہیں حتیٰ کہ فرشتہ کو بھی نہیں اور وما ساعۃ کا لفظ ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ عورتوں کے حمل کی میعاد ۹ ماہ دس دن ہوتی ہے جب ۹ ماہ پوری ہو گئے تو اب باقی دنوں میں کسیکو خبر نہیں ہوتی کہ کون سے دن وضع حمل ہوگا گھر کا ہر ایک آدمی بچہ جننے کی گھڑی کا منتظر رہتا ہے اسی لیے قیامت کا نام ساعۃ رکھا ہے کہ اُس ساعۃ کی خبر نہیں خدا کی کتابوں میں جو اسکے علامات ہیں مگر ہے کہ اُسے کوئی آدمی قریب قریب اُس زمانہ کا پتہ بھی دیدے مگر اُس ساعۃ کی کسیکو خبر نہیں ہے جیسے وضع حمل کی ساعۃ کی کسیکو خبر نہیں ایک ڈاکٹر سے بھی پوچھو وہ بھی کہے گا کہ ۹ ماہ اور دس دن مگر جو منٹی وہ گذر دے پھر فکر رہتا ہے کہ دیکھیں کونسے دن ہو۔ کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ چھ ہزار سال کے بعد قیامۃ قریب ہے اب ۶ ہزار تو گذر گئے ہیں قیامۃ تو قریب ہوگی مگر اُس گھڑی کی خبر نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے ایک خط کا مضمون سنایا جو کہ سٹریٹ سیٹلمنٹ سے آیا تھا اُسکا خلاصہ یہ تھا کہ کشمیر سے پرانا صحیفہ ایک پادری بنام خدا بخش نے حاصل کیا ہے جو کہ دو ہزار سال کا ہے اُسمیں مسیح کی آمد کی اور اُسکے منجی ہونیکی پیشگوئی ہے حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ بعض وقت پادری لوگ عیسوی مذہب کی عظمت دلنشین کرانیکے واسطے ایسے مصنوعات سے کام لیتے ہیں ہمارے نزدیک ممکن یہ ہے کہ اگر اس صحیفہ میں تثلیث کا ذکر ہو تو سمجھنا چاہیے کہ مصنوعی ہے کیونکہ خود عیسویت کے ابتدا میں تثلیث کا عقیدہ نہ تھا یہ بعد میں مخترع ہوا ہے۔ پھر اس امر پر تذکرہ ہوتا رہا کہ قدیم اور اصل لفظ عیسیٰ ہے یا یسوع حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ پرانا نام عیسیٰ ہی ہے تمام عرب میں عیسیٰ ہی یسوع کا ذکر پرانے اشعار عرب میں کبھی نہیں پایا جاتا چونکہ عیسیٰ تھے اسلیے مصلحتاً اُنھوں نے کسی موقع پر عیسیٰ کو بدلکر یسوع بنالیا یہ بھی تعجب ہے کہ کسی اور نبی کا نام آجتک نہیں اُلٹا صرف انھیں کا اُلٹا اور مذہب بھی انھیں کا اُلٹا ایسا ہی کسی کا شعر ہے شعر

ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا | ہو کیونکر ہمارا کار اُلٹا

حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا کہ ساری انجیلوں میں کہیں عیسیٰ کا نام نہیں آیا یسوع کا آیا ہے۔

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب بالکوٹی ایک نظم سناتے رہے جسمیں اِنِّيْ مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ کی تائید میں تمام ذلت اور خواریوں کا ذکر تھا جو کہ آجتک بعض عدوان دین کو پہنچ چکی ہیں۔ پھر ایک اور امرتسری صاحب اپنی نظم مشتمولہ برضا میں الٰہ و برکات جو انکو بعد بیعت حاصل ہوئی تھی سناتے رہے پھر بعد نماز عشا حضرت اقدس تشریف لیگئے

۹ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدسؑ نے باجماعت ادا کیں ظہر کے وقت چار اصحاب نے بیعت کی۔ اور سوائے بعد مغرب کے کوئی مجلس اور تقریر نہیں ہوئی بباعث کثرت کار کے حضرت سیر کو تشریف نہیں لے گئے۔

مغرب و عشا حضرت اقدسؑ حسب معمول بعد ادائے نماز مغرب شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے اور جو مضمون مشتمولہ قصائد عربی آجکل زیر تحریر ہے اُس کے متعلق زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اسکی نسبت دل

دل گواہی دیتا ہے کہ یہ بالکل اللہ تعالےٰ کیطرف سے ہے (مولوی عبدالکریم صاحب کی طرف مخاطب ہوکر) آپ بھی دیکھیں گے تو پتہ لگ جائیگا جسطرح کلمہ کی گواہی دیجاتی ہے اسی طرح اسکی گواہی بھی دیجاتی ہے کہ یہ بجانب اللہ ہے یہ حالت کبھی ہوتی رہی ہے کہ ذرا اونگھ آئی اور ایک شعر الہام ہوگیا اسی طرح کئی اشعار ایسے الہامی ہیں وحی جلی بھی ہوتی ہے اور خفی بھی یہی معلوم ہوتا تھا کہ دل میں مضمون پڑھا جاتا ہے اور میں لکھتا جاتا ہوں گویا یہ میرے بطیر فیسے نہیں ہے (اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے) خدا کی مدد سے اسقدر یقین ہے کہ یہ کاروبار ایکدن نہیں ہوسکتا تھا دیر تو اس لیے لگتی ہے کہ دوبارہ دیکھنا پڑتا ہے کاپی وغیرہ بھی صحیح کرنا فرض ہے ہر زبانوں میں دیکھا گیا ہے کہ سب سامان خدا نے اول سے ہی کیے ہوئے ہیں قصیدہ وغیرہ افعات کا سمجھنا مشکل امر ہوا کرتا ہے شاعر ایسے نہیں کرسکتے انکو قافیہ اور ردیف کیلیے بالکل بے جوڑ باتیں اور الفاظ لانے پڑتے ہیں (اسمقام پر عربی کے دو فقرے مقامات حریری کے پڑھے جنمیں محض تلازم شعر کے لیے بالکل بے تعلق باتیں ذکر کی ہوئی تھیں) اسکے مقابل پر قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ - کو دیکھو۔

پھر آج کے مبائعین میں سے ایک نے کچھ اظہار محبت کے کلمات کہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ تم بڑے خوش قسمت ہو یہ جو بڑے بڑے مولوی تھے انکے لیے خدا نے دروازے بند کردیے اور تمھارے لیے کھولدیے۔ خدا کا تم پر بہت احسان ہے۔ پھر دعا کی درخواست پر فرمایا کہ میں اپنے دوستوں کیلیے پنجوقتہ نماز میں دعا کرتا ہوں اور میں توسبکو ایک سمجھتا ہوں اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے ایک انگریزی خط سنایا جو کہ انھوں نے بایمائے حضرت اقدس مسٹر پگٹ مدعی مسیح کو لنڈن لکھا تھا یہ خط مفتی صاحب نے بہت عمدہ پیرایہ میں لکھا تھا جسکو حضرت اقدس نے بہت پسند فرمایا

اسکے بعد امرتسر کے صاحب نے اپنی پنجابی نظم سنائی جسمیں انھوں نے اپنی ایک خواب کا ذکر اور حضرت اقدس کی زیارت کا شوق اور محبت کی کیفیت اور حضرت کے فیوض و برکات کا ذکر درد دل اور دلکش پیرایہ میں کیا ہوا تھا حضرت خود بار بار زبان مبارک سے [illegible] فرماتے [illegible] اور رقت سے لکھا ہوا ہے۔

ایک مقام پر حضرت اقدس نے فرمایا [illegible] ایک [illegible] صاحب دوسرا ہمارا [illegible] انھوں نے شرح کردی [illegible] اسکا اہتمام ہمارا [illegible] اسیطرح عیسیٰ کیوقت جو [illegible] تھی وہ [illegible] سو برس کے بعد آنحضرت کے [illegible] سے رفع ہوئی خدا بھی فرماتا ہے [illegible] ہوئی۔

دجال کے ایک چشم ہونے پر فرمایا کہ [illegible] اسکی نسبت [illegible] یاد رکھو کہ اسکی دونوں آنکھیں ہی عیب دار ہیں [illegible] جیسے کہا کرتے ہیں کہ [illegible] بالکل اسکے یہی معنی ہیں کہ انھوں نے دو کتابوں پر غور کرنی تھی ایک توریت دوسرے قرآن۔ سو قرآن کے متعلق تو بہری ہی ہیں کہ کچھ بھی نہیں دیکھتے اور توریت پر کچھ دھندلی سی نظر ہے کہ اسمیں اپنی تائید میں بڑا نام رکھتے ہیں۔ پھر اس کے بعد عشاکی نماز پڑھ کر حضرت اقدس تشریف لیگئے

۱۰ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر۔ ظہر۔ عصر۔ | آج فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی نماز سے پیشتر کچھ عرصہ مولوی عبدالکریم صاحب کے انتظار میں مجلس فرمائی اور مولوی محمد علی صاحب شاعر سیالکوٹی سے ارشاد فرمایا کہ آپکو مختلف مقامات دنیا میں تبلیغ کے لیے پھرنا ہوگا مولوی صاحب نے بطیب خاطر منظور کیا۔ کثرت کار کیوجہ سے حضرت سیر کو تشریف نہیں لیگئے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں بباعث کثرت کار مضمون نویسی آج پھر جمع ہوئیں۔ ظہر کی نماز سے پیشتر حضرت اقدس نے مضمون زیر قلم پر فرمایا کہ کلام کا معجزہ آدم سے لیکر آنحضرت کے زمانہ تک چار ہزار برس ہونے میں سوائے قرآن کے اور کسی نے نہیں دکھایا اور نہ کسی نے دیکھا چونکہ یہ معجزہ ایک ہی کتاب کے متعلق ہے اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسپر زور ڈالا جاوے کہ لوگ خوب سمجھ لیویں کیا ان (مخالف) لوگوں کے پاس قلم نہیں، وقت نہیں یا الفاظ نہیں میرا تو ایمان ہے کہ یہ خدا کا نشان ہے اور ایک آفتاب کیطرح نظر آتا ہے میں اسے بیان نہیں کرسکتا۔ خدا تعالیٰ ہی نے سب کچھ کروایا ورنہ ہم تو سب کچھ چھوڑ بیٹھے تھے مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔

مغرب عشا | اسوقت خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پلیڈر پشاور سے کوہاٹ ہوتے ہوئے تشریف لائے اور نماز مغرب سے پیشتر مسجد میں حضرت اقدس سے نیاز حاصل کی۔ خواجہ صاحب نے پشاور اور کوہاٹ کا ذکر سنایا کہ وہاں پر اکثر اشتہارات جو کہ ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ میں حضور کی مخالفت میں شائع ہوتے ہیں اس نظر سے پڑھے جاتے ہیں کہ گویا وہ حضور کے اشتہارات ہیں اسی مغالطہ سے سرحد کے لوگوں کے دلوں میں آپکی طرف سے یہ خیالات ذہن نشین ہیں کہ نعوذ باللہ جناب روزانہ اپنے خدام کو معاف کر رہے ہیں اور نبی کریم کی ہتک کی ہے اور کہتا ہے کہ وہ ایک چھوٹا نبی تھا میں اس سے افضل ہوں یہ اشتہارات اس قسم کے عنوان سے لکھے ہوئے ہیں کہ عوام الناس کو دھوکا لگتا ہے اور یہی خیال کیا جاتا ہے کہ آپکا مضمون اور آپکی تحریر ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ کشتی نوح وہاں کثرت سے تقسیم کردیجاوے یہی کافی ہے۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ ایک ذی وجاہت شخص کو میں نے دیکھا ہے کہ اسنے اسی پڑھکر کہا کہ کتاب تو عمدہ ہے اگر آخر میں مکان کے چندہ کا ذکر نہ ہوتا میں نے اسے جواب دیا کہ کیا تمسے کبھی ایک پیسہ مرزا صاحب نے مانگا ہے یا تمنے دیا ہے مرزا صاحب نے تو ان لوگوں کو مخاطب کیا ہے جو انسے تعلق بیعت کا رکھتے ہیں کیا اگر ایک باپ اپنے بیٹوں سے دو ہزار اس لیے طلب کرے کہ اسے ایک مکان بنانا ہے تو کیا یہ فعل اسکا قابل اعتراض ہوگا۔ اسپر وہ خاموش ہوگیا پھر میں نے کہا کہ [illegible] السلام کا حق [illegible] کہ وہ ہر طرح چندہ طلب کرے کیونکہ اسکا تعلق اپنے مریدوں سے وہ نہیں ہے جو کہ مرزا صاحب کا اپنے خدام سے ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ سب باتیں تو ہیں لیکن انشاءاللہ ترقی ہو رہی ہے سب خدا کا فضل ہے۔

اسیطرح کے اشتہارات جو مخالفین کیطرف سے شائع ہوتے ہیں چنداں کی کارروائی میں ضرر نہیں معلوم ہوتے۔ کیونکہ جبتک تفتیش نہ ہو اور تشخیص نہیں ہوتی ہم سب پر ظنی نہیں کرتے انھیں میں سے لوگ نکلنے شروع ہوجاتے ہیں کئی خط اسطرح کے آتے ہیں کہ ہم اول مخالف تھے گالیاں دیتے تھے مگر اب ایک راہ چلتے سے ایک اشتہار دیکھکر بیعت کرتے ہیں اس سے پیشتر بھی یہ کارروائیاں چپ چاپ نہیں ہوئیں مکہ میں کیا ہوتا رہا خدا تعالیٰ تماشا دیکھتا ہے۔ کیا کفار امن سے رہتے تھے وہ بھی ہمیشہ ہر وقت لڑائیوں اور فسادوں میں رہتے تھے ابو جہل ہی کو دیکھو کہ بدر کے جنگ میں مباہلہ بھی کرلیا اَللّٰھُمَّ مَنْ کَانَ مِنَّا اَقْطَعَ لِلرَّحِمِ وَ اَفْسَدَ فِی الْاَرْضِ فَاَحِنْہُ الْیَوْمَ یعنی ہم دو میں سے جو زیادہ قطع رحم کرتا ہے اور زمین میں فساد ڈالتا ہے اسکو آج ہی ہلاک کر پھر اسی دن وہ قتل ہوگیا۔ اسکو تو یہی خیال ہوگا کہ اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے فساد برپا کردیا ہے بھائی بھائی جدا کردیا ہے اور ہر روز کا فتنہ برپا ہے لوگ آرام میں اپنی زندگی بسر کررہے تھے ناحق انکو چھیڑ دیا ہے انکا اسی بنا پر یہ خیال تھا کہ یہ ضرور مفسد ہے ایک فتنہ لعنت ہوتا ہے اور ایک فتنہ رحمت ہوتا ہے کوئی نبی نہیں آیا جسنے فتنہ نہیں ڈالا ہمیشہ نوبت جدائی اور فساد کی پہنچتی رہی ہے آخر اٹھی ہیں ہر جو نیک تھی اللہ تعالیٰ انکو لے آتا رہا دنیا میں ہمارے بھی سلسلہ کے متعلق گھر گھر شور ہے بعض آدمی افیون پیسی بڈھے گئے ہیں لعنت کی تسبیح رات دن پھیرتے ہیں اور انھی مخالفوں میں سے بعض ایسے نکلے ہیں کہ جان قربان کرنیکو طیار ہیں ہم تو اللہ سے شرمندہ ہیں ہماری طرف سے کوشش ہی کیا ہوئی ہے آسمان پر ایک جوش ہے وہی کشاں کشاں لوگوں کو لا رہا ہے۔

پھر اسکے بعد نظم ایک شخص سناتے رہے ایک مقام پر عیسائیوں کے ذکر پر حضرت نے فرمایا کہ یہ لوگ اتنا فلسفہ اور ہیئت پڑھ کر ڈوبی ہوئی ہیں۔ بڈھوں کا بھی کچھ مذہب ہوتا ہے کہ کچھ بات پیش کرتے ہیں مگر یہ تو بالکل ہی ڈوبے ہوئے ہیں۔ پھر ایک صاحب نے ایک خواب سنایا کہ ایک شخص مجھے گالیاں دے رہا ہے حضرت نے تعبیر دی کہ خواب میں جو شخص خواب میں گالی دینے والا ہوتا ہے وہ مغلوب ہوتا ہے اور جسکو گالی دیجاتی ہے وہ غالب ہوتا ہے پھر نظم سنکر اور نماز عشا ادا کرکے حضرت تشریف لیگئے۔

۱۱ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

آج فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی بوجہ کثرت کار حضور نے کہلا بھیجا کہ آج بھی اور کل بھی ہم سیر کو نہیں جاوینگے انشاءاللہ پرسوں چلیں گے

ظہر | ظہر کے وقت حضرت تشریف لائے احباب کو فرمایا کہ یہ وقت بھی ایک قسم کے جہاد کا ہے میں رات کے تین تین بجے تک جاگتا ہوں اسلیے ہر ایک کو چاہیے کہ اسمیں حصہ لیوے اور دینی ضرورتوں اور دینی کاموں میں دن اور رات کو ایک کردو۔ کلام کی فصاحت اور بلاغت

وائمی معجزہ | پھر فرمایا کہ دوسری قسم کے جو نشانات ہوتے ہیں وہ تو غائب ہوجاتے ہیں مگر اسطرح کے نشان ہمیشہ قائم رہتے ہیں بھلا اب موسیٰ کے سانپ کو کوئی دکھا سکتا ہے اور کلام کا معجزہ اور نشان ایسا ہوتا ہے کہ آئندہ آنے والی نسلیں اس سے فائدہ اٹھاتی رہیں اور نتیجہ نکالتے ہیں کہ فلاں شخص (مرد خدا) نے یہ کلام بطور نشان کے پیش کیا اور مخالف کچھ نظیر نہ لاسکے اور اسی کچھ جواب نہ بن آیا۔ پھر نماز ہوئی۔

عصر | اسوقت حضرت صرف نماز ادا کرکے تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا مغرب کی نماز سے پیشتر جناب میر ناصر نواب صاحب نے امرتسر سے آکر بیان کیا کہ حافظ محمد یوسف صاحب ملے تھے اور کچھ باتیں ہوئی تھیں آخر نیش زنی پر آگئے جیسے جواب دیے حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اگر ہم کاذب ہیں تو ہم ادنیٰ سے ادنیٰ جو آدمی ہے اس سے بھی بدتر ہیں کاذب کی حقیقت ہی کیا ہوتی ہے پھر نماز کے بعد مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے بیان کیا کہ ایک شخص نے فارقلیط

فارقلیط اور احمد پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اسکے معنی تو حق اور باطل کے تمیز کرنیوالے کے میگزین میں کیے گئے ہیں تو پھر یہ معنی لفظ احمد پر کیسے چسپاں ہو سکتے ہیں اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ فارقلیط سے مراد احمد ہے لفظ احمد کی پیشگوئی کا ذکر کتب سابقہ میں کہاں ہے۔ خدا کے برگزیدہ نے فرمایا کہ ہمارا ذمہ ضروری نہیں ہے کہ موجودہ کتب توریت وغیرہ سے وہ لفظ نکالکر دکھلاویں جب قرآن کریم نے انکو مبدل و محرف قرار دیا ہے تو ہم کہاں سے نکالیں جب فارقلیط ہی محرف ہے تو ممکن ہے کہ کوئی اور بھی لفظ ہو جس کے معنی احمد کے ہوں لسان العرب میں لکھا ہے کہ فارقلیط لفظ فارق اور لیط کا مرکب ہے فارق بمعنی فرق کرنے والا اور لیط بمعنی شیطان یعنی شیطان کو الگ کر دینے والا۔ دوسری یہ بات ہے کہ آنحضرتؐ کا نام فارقلیط بھی ہے کیونکہ وہ صاحب فرقان ہے اور فرقان کے معنی فرق کرنیوالے کے ہیں اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ میں لفظ شیطان ہے جو لیط کا معنے ہے اسطرح آپکا نام فارقلیط بھی ہو گیا اور احمد کے معنے بہت تعریف کرنیوالے کے ہیں تو اس سے بڑھ کر اور کون ہوگا جو توحید کے ذریعہ سے ہر ایک قسم کی شیطنت کو دور کرے فارقلیط بننے کے واسطے احمد ہونا ضروری ہے احمد وہ ہے جو دنیا میں سے شیطان کا حصہ نکال کر خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو قائم کرنے والا ہو فارقلیط کا منشا دوسرے الفاظ میں احمد ہے۔

ایک طالب حق اس کے بعد ایک ہندو صاحب تشریف لائے جو کہ علاقہ مدراس کے ایک مقام رائ درگ ضلع بلہاری سے آئے تھے ان کے قادیان پہونچنے کا باعث سید مظہر علی صاحب رجسٹرار رائ درگ ہیں کچھ عرصہ ہوا ہے کہ سید صاحب انگریزی رسالہ میگزین کو پڑھ کر حضرۃ اقدس سے کامل عقیدت پیدا ہو گئی ہے اور انھوں نے مبائعین کے زمرہ میں اپنے آپکو داخل کر لیا ہے سید صاحب نے میگزین کے بعض نمبر حرف بحرف ترجمہ کرکے ان لالہ صاحبکو انکی زبان میں سنائے تھے لالہ صاحب اگرچہ ایک ہندو مذہب ہیں لیکن توحید کے قائل ہیں اور غیر خدا کی پرستش کو کفر خیال کرتے ہیں میگزین کو سنکر انکو حضرت اقدس کی زیارت کا شوق ہوا اور عدم واقفیت کیوجہ سے ایک دور دراز سفر کرکے وہ یہاں پہونچے ہیں یعنی اول مدراس سے بمبئی گئے پھر وہاں سے دہلی اور دہلی سے پھر انبالہ پھر انبالہ سے فیروزپور پھر فیروزپور سے لاہور اور لاہور سے امرتسر ہوتے ہوئے آج قادیان آ پہونچے لالہ صاحب نہ تو زبان انگریزی سے واقف ہیں نہ زبان اردو میں مہارت ہے صرف چند ایک معمولی الفاظ زبان اردو کے جانتے ہیں۔ حضرۃ اقدس نے دریافت فرمایا کہ آپکے شہر میں کرشن اور رامچندر اور پتھر کے بتوں وغیرہ کی بھی پرستش ہوتی ہے لالہ صاحب نے جواب دیا کہ ہاں لوگ کرتے ہیں میں نہیں کرتا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب انکا اسقدر دور دراز مقام سے آنا بھی یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کا مصداق ہے اگر ایسی نشانوں کو ہم جمع کریں تو دس ہزار سے بھی زیادہ نکلتے ہیں اور گواہ بھی محمد حسین کافی ہے۔

قابل قدر نکتہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب نو مسلم تھرڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان نے اٹھکر عرض کی کہ ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا تھا خدا تعالیٰ نے اسکے جواب میں ایک لطیف نکتہ میرے دل میں ڈالا وہ یہ کہ آتھم کی پیشگوئی پر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسکی عمر رسیدہ انسان دیکھکر اٹکل بازی سے اسکی موت کی پیشگوئی مرزا صاحب نے کر دی یہ اعتراض کمال حماقت سے کیا جاتا ہے حضرۃ مرزا صاحب نے دو پیشگوئیاں کیں ایک آتھم کے متعلق جو کہ سال خوردہ تھا اگر وہ اٹکل پر مبنی تھی تو اسمیں رجوع کی شرط کی کیا ضرورۃ تھی کہ جسکی زندگی کی امید منقطع ہے اسکی عمر درازی کا ایک موقعہ اسے عطا کیا جاتا ہے دوسری پیشگوئی لیکھرام کی نسبت تھی جو کہ جوان تھا اسکی نسبت پیشگوئی کی گئی کہ یہ ضرور مریگا اور اسکی موت کا دن وقت تمام مفصل بتلا دیا اگر یہ اٹکل تھی تو رجوع کی شرط کا مستحق لیکھرام تھا نہ آتھم کیونکہ اسکی جوانی اور کم سنی کو دیکھکر ایک اٹکل باز کے مناسب حال یہ ہے کہ شرطیہ پیشگوئی موت کی کرکے اور ایسے پہلوؤں کو مدنظر رکھے کہ اگر وہ نہ مری تو اسے عذر کی گنجائش رہے مگر ایک سال خوردہ شخص کی نسبت مشروط پیشگوئی کرنا اور ایک جوان کی نسبت قطعی اور یقینی پیشگوئی موت کی کرنا اس امر کا بدیہی ثبوت ہے کہ یہ کام اٹکل سے نہ تھا اگر اٹکل سے ہوتا تو رجوع کی شرط کا مستحق لیکھرام تھا نہ آتھم حضرۃ اقدس نے اس نکتہ کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھو کہ میں نے اسوقت مباحثہ میں سنا دیا تھا کہ اس مباحثہ اور پیشگوئی کی بنیاد یہ ہے کہ آتھم نے آنحضرۃ صلعم کا نام دجال رکھا تو اسیوقت آتھم نے توبہ کرکے کانوں پر ہاتھ رکھے اور کہا "مرزا صاحب مجھ سے غلطی ہوئی میں نے تو دجال نہیں کہا (مولوی عبد الکریم صاحب نے کہا مجھے یہ الفاظ خوب یاد ہیں) کیا یہ اسکا عمل رجوع تھا یا نہیں۔

لندن کا ایک خدا کچھ عرصہ ہوا کہ مفتی محمد صادق صاحب نے ایک خط مسٹر پگٹ مدعی مسیح کو لندن میں لکھکر مزید حالات اسکے دعوی کے دریافت کیے تھے اسکے جواب میں پگٹ کے سکرٹری نے دو اشتہار اور ایک خط روانہ کیا تھا وہ حضرت کو سنائے۔ جیسے عیسائی تثلیث کی بارہ میں کہا کرتے ہیں کہ یہ ایک سر ہے ایسی ہی باتیں ان اشتہاروں اور خطوں میں ہیں جنکے نقل کی ضرورت نہیں حضرۃ کے مشن کے متعلق مفتی صاحب نے ایک خط پگٹ کو لکھا چنانچہ اسکی نقل درج کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے

قریباً آج ۱۹۰۰ سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ عیسائی دنیا کی قوم ایک بزرگ ترین تعالیٰ ارض و سموات کی عبادۃ چھوڑکر اس دلپذیر لاالہ الا اللہ والی غلطی میں پڑی ہوئے ہیں کہ ایک فانی انسان یعنی مریم کے بیٹے میں جو ایک یسوع ناصری کو خدا مانتے ہیں اور اسکی پرستش کرتے ہیں۔ وہ یسوع جو اپنی گنہگاری سے ایسا واقف تھا کہ اس نے اپنے زمانہ کے ایک کافر کو بھی اسبات کی اجازت ندی کہ اسے نیک کے لفظ سے خطاب کرے وہ یسوع جو ہمیشہ اپنے تئیں ابن آدم کے نام سے نامزد کرتا اور اپنے اقوال اور افعال سے ہمیشہ اپنی کمزوریوں کا اظہار کرتا رہتا تھا وہ یسوع جس نے اپنی کمزور روح اور کمزور جسم کا لحاظ رکھکر ساری رات نہایت الحال سے جناب باری میں صلیب کی لعنتی موت سے بچنے کی دعائیں مانگی ہاں اس یسوع کو خدا ماننا جاتا ہے خدائے قادر علیم خبیر کے حضور میں کیسی بڑی کفر کی بات ہے! کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا بڑی دلیرانہ کفر کی بات ہے جو انکے منہ سے نکلی یہ جھوٹ ہے اور بالکل جھوٹ ہے لا الہ الا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں قال تعالیٰ فَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَاُعَذِّبُھُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ انکار کرتے ہیں انکو سخت عذاب ہے دنیا میں بھی اور آخرۃ میں بھی اور کوئی انکا مددگار نہ ہوگا ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ الآیہ وہی ہے کہ اللہ جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے تاکہ اس سچے دین کو دوسرے تمام ادیان پر غالب کرکے دکھلادے اور یہ بات ہو کر رہیگی خواہ مشرک اس حق سے کیسی ہی کراہت کرکے مخالفت کریں۔

انسانوں کی جنس کی ذلت اور بیعزتی کیوجہ سے جو یہ عقیدہ ایک انسان کو خدا بنانے کا ہے کچھ کم نہ تھا لیکن اب ہم سنتے ہیں کہ تم اتنے پر راضی نہیں ہو بلکہ تم نے ایک قدم اور آگے بڑھا کر دعوی کیا ہے کہ میں ہی مسیح اور خدا ہوں۔ ہمیشہ سے عیسائیوں اور مسلمانوں کے مباحثات ہوتے چلے آئے ہیں اور مسلمان عیسائیوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ یسوع صرف ایک انسان تھا اور وہ اسمیں تھوڑی بہت کامیابی بھی حاصل کرتے رہے ہیں لیکن تثلیث کی تاریکی روئے زمین پر اسطرح سے پھیلتی ہوئی چلی گئی جیسے برص کا داغ مبروص کے تمام بدن پر۔ اب خدائے غفور وفادار کی غیرۃ اس جوش میں ہے کہ اسکے نام کی بیعزتی دنیا میں نہ ہو اور اسی لیے اس حکیم خدا نے رسولوں کے سردار نبیوں کے خاتم اور ولیوں کے بادشاہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اپنا ایک نبی اور رسول دنیا میں مبعوث کیا ہے اور اسکو ایسے خوارق اور معجزات عطا کیے ہیں جنکے سامنے انجیلی معجزات ہیچ نظر آتے ہیں پس بلحاظ ہمدردی میں تمکو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے تئیں یا کسی دوسرے انسان کو خدا کہنے کی بڑی اور قابل شرم گناہ سے توبہ کرو۔ یہ تو ایک ایسا ناپاک جرم ہے کہ کوئی دنیوی گورنمنٹ بھی ایسا تمکو گوارا نہیں کر سکتی کہ کوئی اور انکی سلطنت میں جھوٹا بادشاہ بن بیٹھے چہ جائیکہ اللہ تعالیٰ کی ازلی ابدی سلطنت میں کسیکو ایسا کرنیکی جرأت ہو اگر تم عاجزی اختیار کرو اور انسانوں کا شیوہ اختیار کرکے خاکساری کے ساتھ زمین پر چلو اور خدا کے اس مسیح موعود کو مانو جو اللہ تعالیٰ کا مقدس رسول ہے اور جسکا نام حضرۃ مرزا غلام احمدؐ ہے تو یقیناً خدا تمھیں بہت برکتیں عطا فرمائیگا پر اگر تم اپنی ضد سے باز نہیں آتے اور ایک سچے خدا پر ایمان نہیں لاتے اور اسکے مقدس رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اور اپنے تئیں مسیح اور خدا کہنے پر اصرار کرتے ہو تو پھر فیصلہ کا ایک ہی طریق ہے اور تمام شکوک کے رفع کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم بحیثیت خدا ہونے کے اپنا حکم صادر کرو کہ یہ نبی تمھارے اس دنیا پر تمھیں زمانے کے اندر تمھارے ہی زمانہ میں ہوتے ہوئے مر جائے اور اپنے اس حکم سے ایک چھپی ہوئی چٹھی کے ذریعہ سے اس نبی کو مطلع کرکے اس سے درخواست کرو کہ وہ بھی تمھارے حق میں ایسی ہی دعوی کرے گا۔۔ کیونکہ آپ جو ساری عمر کے لیے خود خدا ہو گیا۔ یہ خط و تار مجھکو سنایا گیا تھا۔ الحمد للہ علی ذالک فقط۔

مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر آج پھر بوجہ کثرت کام ظہر و عصر کی نمازیں جمع کی گئیں اسوقت قابل تذکرہ کوئی بات نہیں ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے

مغرب و عشاء اسوقت مفتی محمد صادق صاحب نے خبر سنائی کہ لاہور سے ایک انگریزی رسالہ نکلتا ہے اسمیں لکہا ہے کہ ان ایام میں دنیا میں مختلف مقامات پر بڑی کثرت سے زلزلہ آرہے ہیں اور آتشی مادہ زمین سے نکل رہے ہیں اور زمین اونچی ہوتی جاتی ہے فرانس کے محققین نے لکہا ہے کہ دنیا کی قدیم سے قدیم تواریخ میں زمین کے اس عظیمہ تغیر کی کہیں خبر نہیں ملتی۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ یوں تو زمین سے ہمیشہ کانیں نکلتی رہتی ہیں اور آتش فشاں پہاڑ پھٹتے رہتے ہیں مگر اب خصوصیت سے ان زلزلوں کا آنا اور زمین کا اُٹھنا یہ آخری زمانہ کی علامتوں سے ہے اور اخرجت الارض اثقالھا اسی کی طرف اشارہ ہے زمانہ بتلا رہا ہے کہ وہ ایک نئی صورت اختیار کر رہا ہے اور خدا تعالیٰ خاص تصرفات زمین میں کرنا چاہتا ہے۔

حکیم نورالدین صاحب نے عرض کی کہ لوہا آجتک اس کثرت سے زمین سے نکلا ہے کہ اگر ایک جگہ جمع کیا جاوے تو ایک ہمالہ پہاڑ بنتا ہے لوہے کی کانوں کی آجتک تہ نہیں ملی کہ کہانتک نیچے نیچے نکلتا آتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے بھی سونا اور چاندی کو چھوڑ کر انزلنا الحدید ہی کہا ہے (یعنی یہی نوع انسان کے لئے زیادہ نفع رساں ہے)

پھر کلام کے معجزہ پر فرمایا کہ صفحہ روزگار میں یادرکھنے کے لئے جیسے یہ نشان ہوتا ہے اور کوئی نہیں یہ ہی ایک ختم نبوت کا نشان تہا اب بھی قرآن شریف کو جو کوئی دیکھے گا تو اُسے وہ معجزہ ہی نظر آویگا اگر موسیٰ کا سونٹا بہی اس شان کا ہوتا تو چاہیئے تہا کہ وہ بہی کسی صندوق میں آجتک محفوظ چلا آتا اور یہودی لوگ اسکی زیارت کرواتے کہ یہ موسیٰ کا سونٹا ہے جسے اُس نے سانپ بنایا تہا۔ یہی حال مسیح کے مریضوں کی صحت کا ہے۔ اب تو یہ عیسائی لوگ پچہتاتے ہونگے کہ کاش عیسیٰ ہم کو کوئی کتاب ہی بناکر چہوڑ جاتے مگر یہ خاصہ صرف آنحضرت صلعم کا ہے اور کسی نبی کا نہیں۔

پھر مفتی صاحب ڈوئی کا اخبار سناتے رہے۔ اُسکے بعد مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے ایک نظم بروزن وارث شاہ کے حضرت کو سنائی جس سے حضرت بہت خوش ہوئے پہر لالہ بڈہا یا جو مدراس سے آئے ہوئے ہین اُنکی نسبت حضرۃ اقدس اور حکیم صاحب اور مولوی صاحب یہ تذکرہ کرتے رہے کہ اس شخص کے دل مین کیا شوق ہے کہ اتنی دور دراز مسافت طے کرکے زیارت کے لئے آیا ہے

حالانکہ نہ ہماری باتین سمجہہ سکتا ہے نہ انگریزی جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کی نیت پر ثواب دے دیتا ہے پہر نماز عشا ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے ✦

مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی بباعث کثرت کار سیر کو تشریف نہین لے گئے اور ظہر اور عصر کی نمازین بھی اسی لئے جمع ہوئین ✦

مغرب و عشا نئی روشنی کے تعلیم یافتہ جو کہ خدا اور اس کے رسول اور اسکے احکام کو جواب دے بیٹھے ہین ان کے ذکر پر فرمایا کہ وہ خدا جسمین سارا حقین مخفی ہین وہ ان سے بالکل دور ہو گیا ہے جیسے کروڑہا کوس ہے اس صورت مین ان کا پہر خدا سے کیا تعلق اور جنکو یہ مہذب کہتے ہین انکو کیا سمجھے بیٹھے ہین (گویا خدائی کا منصب تالیب سب انکو دیدیا ہے) حب دنیا اور حب جاہ نے انکو اندہا کر دیا ہے ✦

ایک شخص نے ذکر کیا کہ اپیخیٹی مین ایک مضمون ہے ایک علی گڑہ کے طالب علم کی طرف سے کہ آنحضرت صلعم بھی گناہ سے خالی نہ تھے اگرچہ اور انبیاء سے بزرگتر ہین جنکے گناہ ان سے زیادہ تھے حضرۃ نے فرمایا کہ اصل مین یہ لوگ مذہب سے خارج ہین خدا کا خوف مطلق نہین صرف کہنہ کا ہے ✦

پہر وہابیون کا ذکر چل پڑا ایڈیٹر صاحب الحکم نے بتلایا کہ شحنہ ہند نے وہابی لفظ پر محمد حسین مولوی کے برخلاف بہت کچہ کہا ہے حضرت اقدس نے ان وہابیون کے اخلاق اور ادب رسول پر ایک ذکر اپنا سنایا کہ ایکدفعہ جب آپ امرتسر مین تھے تو غزنوی گروہ کے چند مولویون نے آپکو چلنے دی چونکہ حضرت اقدس کے دہنے ہاتہہ مین بچپن سے ضرب آئی ہوی ہے اور ہڈی کو صدمہ پہنچا ہوا ہے آپنے دائین ہاتہہ سے پیالی لی تو اسپر غزنوی صاحبان نے فوراً بلا وجہ دریافت کئے کے کہنا شروع کیا کہ خلاف سنت ہے آپنے انکو سمجہایا کہ آداب اور روحانیت بھی سنت ہے پہر انکو اصل وجہ بتلا دی گئی اسکے بعد ان لوگون نے آپ پر یہ اعتراض کیا کہ آپنے اپنی تصنیفات مین رسول اللہ صلعم کی بہت تعریف کی ہے اس قدر نہ چاہئے تھی ہم تو اونکو اسیقدر مانتے ہین جسقدر حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت کا مرتبہ یونس بن متی سے بھی زیادہ نہین ہے ✦

جسمانی طور پر جسقدر ترقیات آجتک ہوئی ہین کیا وہ پہلے زمانہ میں تہین اسی طرح روحانی ترقیات کا سلسلہ ہے کہ وہ ہوتے ہوتے پیغمبر خدا صلعم پر ختم ہوا خاتم النبیین کے یہی معنے ہین جب ان (وہابیون) کی یہ حالت ہے تو پہر آنحضرت سے کونسی سچی محبت کر سکتے ہین اور کیا فائدہ اُٹہا سکتے ہین ✦

فرمایا کہ میرا دل ان لوگون سے کبھی راضی نہیں ہوا اور مجھے یہ خواہش کبہی نہیں ہوتی کہ مجھے وہابی کہا جاوے اور میرا نام کسی کتاب مین وہابی نہ نکلیگا مین ان کی مجلسو مین بیٹہا رہا ہون ہمیشہ لفاظی کی بو آتی رہی ہے۔ یہی معلوم ہوا کہ انمین نرا چہلکا ہے مغز بالکل نہین ہے محمد حسین نے خود حدیث کی نسبت اپنی اشاعۃ السنہ میں یہ بات لکہی ہے کہ ایک صاحب الہام یا اہل کشف صحیح حدیث کو ضعیف یا ضعیف کو صحیح قرار دیسکتا ہے کیونکہ وہ کشفی حالتین آنحضرت سے اوسکی تصحیح کرا لیتا ہے مگر تاہم مینے یہ التزام رکہا ہے کہ مین اپنے کشوف اور الہامات پر عمل نہین کرتا جبتک قرآن اور سنت اور صحیح حدیث اسکے ساتہہ نہ ہو محمد حسین سے پوچہا جاوے کہ جب عبداللہ غزنوی احادیث مین اس طرح دخل دیسکتے تھے تو پہر حکم نے کیا گناہ کیا ہے کہ اس سے ہر ایک رطب و یابس ماننے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ شحنہ ہند نے جو مخالفت محمد حسین کی ہے اسپر فرمایا کہ جو لوگ اپنے نفسانی اغراض کے پرستار ہوتے ہین انمین دوستی نہین ہوتی اگر ہو تو جلد جاتی رہتی ہے خدا کے واسطے دوستی ہو تو وہ باقی رہتی ہے وہ ذات پاک قدوس ہے وہی دلوں مین پاکیزگی بہرتا ہے اور سینوں کو کدورتوں سے صاف کرتا ہے ✦

شیخ فضل حق صاحب نو مسلم پشاور سے آئے ہوئے تھے انکی موجودہ حالت پر فرمایا کہ اوائل مین جو سچا مسلمان ہوتا ہے اُسے صبر کرنا پڑتا ہے صحابہ پر بھی ایسے زمانے آئے ہین کہ پتے کہا کہا کر گذارہ کئے بعض وقت انکو ٹکڑا بھی میسر نہین آتا تہا کوئی انسان کسی کے ساتہہ بہلائی نہین کرسکتا جبتک خدا بہلائی نکرے جب انسان تقویٰ اختیار کرتا ہے تو خدا اسکے واسطے دروازہ کھول دیتا ہے من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا خدا پر سچا ایمان لاؤ اس سے سب کچہ حاصل ہوگا استقامت چاہئے انبیاؤں کو جسقدر درجات ملے ہین استقامت سے ملے ہین اور یون خشک نمازون اور روزون سے کیا ہو

اسکے بعد تین احباب نے بیعت کی حضرت اقدس نے فرمایا کہ جو بیعت کی اوسپر آخردم تک قائم رہو تب خدا راضی ہوتا ہے۔

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ ہم کسی کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرے گا وہ اُسکو نجات دیگا اسلئے تقویٰ اختیار کرو ہماری جماعت دراصل مطعون تو ہو چکی ہے کہ مخالفین کا نشانہ بنی ہوئی ہے اسطرح سے طاعون اپنا کام اسمین کر چکی ہے ✦

ایک صاحب نے حکیم صاحب کی معرفت کہا کہ اگر بعض واقعات حقہ کو ناول کے پیرایہ مین بیان کیا جاوے تو یہ امر معیوب تو نہیں ہے فرمایا اس مین معصیت نہین ہے مطالب کو سمجہانے کیواسطے ہمیشہ زید و عمرو و بکر کا ذکر فرضی طور پر کہہ دیتے ہین خود تعزیرات ہند میں مثالیں موجود ہین پہر نماز پڑہکر حضرۃ اقدس تشریف لیگئے

مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

آج فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی جمعہ ظہر کی مسجد اقصیٰ مین ادا کیا گیا اور بعد نماز جمعہ حضرۃ اقدس نے علی گوہر خان مرحوم کا جنازہ پڑہا اور عصر کی نماز بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باجماعت ادا کی ✦

مغرب و عشا مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت علیل

اس لئے آج مغرب اور عشاکی نماز حکیم صاحب [illegible] نور الدین صاحب نے پڑہائی بعد اداے نماز مغرب حضرۃ اقدس حسب دستور شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے رخصت طلب کی کہ مین جاکر صرف چند روز گزر ہوگا پہر وہ [illegible] پہر کر پنجابی نظم کے پیرایہ مین حضور کے سلسلہ کی تبلیغ اور اتمام حجت کر دنگا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ بہت عمدہ کام ہے اور اس زمانے کا یہی جہاد ہے جو لوگ پنجابی سمجہتے ہین آپ ان کے لئے بہت [illegible] ہین۔

پہر اس کے بعد مولوی صاحب موصوف اپنی تصنیف بنام [illegible] کا من سناتے رہے۔

جو کہ انہوں نے ایک عمدہ اور ستہے طرز پر سلسلہ احمدیہ کی تائید میں پنجابی نظم تصنیف کی ہے۔ اور شیخ یعقوب علی صاحب تراب کے مطبع انوار احمدیہ مین طبع ہوئی ہے نظم سننے کے بعد سید سرور شاہ صاحب نے لالہ بڈہاپا کی طرف سے یہ عرض کی کہ انکو انہون نے ایک سوال کیا کہ اسلام کے سوا غیر مذاہب کے لوگ جو نیکی کرتے ہین کیا ان کو نجات ہے کہ نہیں۔ حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ نجات اپنی کوشش سے نہین بلکہ خدا کے فضل سے ہوا کرتی ہے اس فضل کے حصول کے لئے خدا تعالی نے جو اپنا قانون ٹہرایا ہوا ہے وہ کبہی باطل نہین کرتا وہ قانون یہ ہے کہ **ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** اور **من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ** اگر اسپر دلیل پوچہو تو یہ ہے کہ نجات ایسی شے نہیں ہے کہ اسکو برکات اور ثمرات کا پتہ انسانکو صرف مرنیکے بعد ہی ملے بلکہ نجات تو وہ امر ہے کہ جس کے آثار اسی دنیا مین ظاہر ہوتے ہین کہ نجات یافتہ آدمی کہ ایک بہشتی زندگی اسی دنیا مین ملجاتی ہے دوسرے مذاہب کے پابند تو اس سے محروم ہین اگر کوئی کہے کہ اہل اسلام کی بھی یہی حالت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وہ اسی لئے اس سے بے نصیب ہین کہ کتاب اللہ کی پابندی نہین کرتے اگر ایک شخص کے پاس دوا ہو اور وہ اسے استعمال نکرے اور لاپروائی سے نہ کہاوے تو وہ بہر حال اسکے فوائد سے محروم رہیگا یہی حال مسلمانون کا ہے کہ ان کے پاس قرآن جیسی پاک کتاب موجود ہے مگر وہ اس کے پابند نہین ہین مگر جو لوگ خدا کے کلام سے اعراض کرتے ہین وہ تو ہمیشہ انوار و برکات سے محروم رہتے ہین پہر اعراض بھی دو قسم کے ہوتے ہین ایک صوری اور معنوی یعنی ایک تو یہ ہے کہ

دوسرے یہ کہ اعتقاد مین ہو اور انسان کو انوار اور برکات سے حصہ نہین ملسکتا جب تک وہ اوسیطرح عمل نکرے جسطرح خدا فرماتا ہے کہ **کونوا مع الصادقین** بات یہی ہے کہ خمیر سے خمیر لگتا ہے اور یہی قاعدہ ابتدا سے چلا آتا ہے پیغمبر خدا آئے تو آپ کے ساتہہ برکات اور انوار تہے جنمین سے صحابہ نے بھی حصہ لیا پہر اسیطرح خمیر کی لاگ کی طرح آہستہ آہستہ ایک لاکہہ تک انکی نوبت آئی اور اس سے بڑہکر دلیل یہ ہے کہ سوائے اسلام کے اور کسی مذہب مین برکات نہین ہین اور اسلام کے سوا اور کسی مذہب مین رکہا ہوا کیا ہے ہندوؤن کو دیکہو بت پرست ہین عیسائیون نے ایک عاجز انسان کو خدا بنا رکہا ہے اگر کوئی کہے کہ ہم بت پرست نہین ہین تو جب ہم اس کی تفتیش کرینگے تو بت پرست کر دینگے اور یہ لوگ غیر اللہ کی پرستش کرتے ہین خود کلام [illegible] ہونا اور یہ دعوے کرنا کہ میں خدا سے [illegible] ہین ہے کہ [illegible] دو لن

جو شخص دعوی کرتا ہے کہ مین خدا کے کلام [illegible] پاوے گا وہ [illegible] نجات کی کنجی تو خدا کے ہاتہہ مین [illegible] جسکے لئے چاہے اسکے دروازے کہولدے خدا بار بار یہی فرماتا ہے کہ رسول کی پیروی کرو اگر ایک باغ ہو اور اسمین لاکہون پہل ہون مگر جب تک باغبان اجازت نہ دے تو کوئی اسمین سے ایک پہل بھی نہیں کہا سکتا۔ اسیطرح بازارون مین کئی قسم کی اشیاء ہوتی ہین اور ہزارون ہوتی ہین مگر مالک کی اجازت ہو تو کوئی لیوے اسیطرح خدا تعالی کی نعمتون کے حاصل کرنیکا ایک ہی طریق ہے اور یہ امر سے اسیطرح چلا آتا ہے اسمین بحث کی بھی ضرورت نہین ہے کیونکہ ہر ایک نور اور معرفت کی نظیر اور جگہ مل ہی نہین سکتی +

انسان کا سب سے پہلا معجزہ یہ ہے کہ خدا تعالی اسے تقوی بخشے جو دل پلید ہوتے ہین انکا بیان ہی کرنا بے فائدہ ہے اگر کوئی ہمارے پاس آکر ایک کاغذ کا کبوتر بناکر کہا دے تو کیا اوسے ہم کرامت سمجہ لینگے بات یہی ہے کہ انسان کی زندگی پاک ہو اور راست ہو اور تقوی ہو پہر نماز عشا پڑہکر حضرۃ اقدس تشریف لیگئے +

مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

فجر اس وقت کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی +

سیر بوجہ مصروفیت اعجاز احمدی آج بہی سیر ملتوی رہی :

ظہر اسوقت حضرت اقدس ان تائیدات الہی کا ذکر کرتے رہے جو کہ اب ان ایام میں حضور کی فتح نصرت اور اقبال کے شامل حال ہوتی جاتی ہیں اور کس طرح سے ایسے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں کہ تمام دشمن گرفتار ہوتے جاتے ہیں ایک طرف اعجاز احمدی کی تصنیف کو دیکہو جسے حضرت نے ۸ نومبر ۱۹۰۲ء سے شروع کر کے چند ایام میں ختم کیا اور ۱۵ تاریخ تک وہ ایک صف شکن حملہ کیطرح دشمن پر جا پڑی اس کتاب کی تصنیف کی جو کیفیت ہے ہم اسے صفحہ قرطاس پر کیا بیان کر سکتے ہیں وہ تو صرف دیکہنے پر منحصر تہی جو لوگ ان ایام میں قادیان میں موجود تہے وہی اسے خوب جانتے اور سمجہتے ہیں اور یہ خدا کا برگزیدہ کسطرح اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے میں ہر ایک آرام اپنی جان پر حرام کرتا ہے اور رات اور دن کو ایک کرتا ہے اور خدا کی دین کا بول بالا کرنا کسطرح سے اس کا اوڑہنا بچہونا اور اس کی حرکت اور سکون علت غائی بنا ہوا ہے اگرچہ اس کی کیفیت بذریعہ آپکی تصانیف اور اخبارات کے ہر ایک اہل دلکو کچہہ نہ کچہہ معلوم ہو سکتی ہے مگر پورے طور پر اسے وہی لوگ مشاہدہ کرتے ہیں جو کہ حضرت اقدس کے قدموں میں شب و روز رہتے ہیں۔ رات کا عالم ہے لوگ اپنے اپنے گہروں میں لحاف لے کر سو رہے ہیں مگر یہ ایک خدا کا بندہ ہے کہ رات کے تین تین بجے تک چراغ جل رہا ہے کاغذ ہاتہہ میں ہے قلم چل رہا ہے مکان کے دروازوں کی اندر سے کنڈیاں لگائی ہوئی ہیں پہر یہ نہیں کہ اگر رات ساری بیداری میں گذاری ہے تو چلو دن کو ایک آدہ گہنٹہ آرام کر لیں نہیں فجر کی نماز جو کہ آجکل ۵ بجے کے قریب ہوتی ہے اس میں اور باقی کل نمازوں میں شریک ہوتے ہیں اور کوئی شکایت کسی قسم کوفت یا تکان کی زبان پر نہیں آتی پہر یہیں اور کاتب کاپی پر کاپی اور پروف پر پروف لا رہے ہیں آپ انکو دیکہتے ہی جاتے ہیں تصحیح بہی فرماتے ہیں اور لکہتے بہی جاتے ہیں بہلا ایسی مصروفیت میں کونسی گہڑی ایسی نکل سکتی ہے جس سے دن کو سونے کا کوئی موقع ملے اور یہ اس قسم کا جہاد ہے کہ اس میں مشکل سے کوئی غیر حصہ لے سکتا ہے تلوار یا تیر کمان ہو تو اس میں تو ہر ایک شریک ہو جاوے مگر وہ دل اور دماغ اور وہ روانی جو کہ خدا نے اپنے پیارے مہدی اور مسیح کو عطا کی ہے کوئی دوسرا کہاں سے لاوے کہ مضمون نویسی میں آپ کا ہاتہہ بٹا سکے غرضیکہ یہاں رہنے والوں کو اس قلمی جہاد کی کچہہ کیفیت نظر آسکتی ہے جو اس زمانہ میں خدا اپنے ایک بندے سے کرا رہا ہے اور اس دفعہ جو مضمون عربی کا آپکو زیر قلم تہا وہ اس وجہ سے ایک کٹہن اور سخت مشکل مضمون تہا کہ اس میں تاریخ کے طور پر ایک واقعہ حقہ کا بیان کرنا تہا یعنی مد کے مقام پر جو مباحثہ ہو چکا ہے اسبات پر آپکو تحریک من جانب اللہ ہوئی اور وہ مباحثہ جسے قبل ازیں حضرت اقدس بالکل اشاعت کرنا بھی پسند نہ فرماتے تہے خدا کے فضل اور کرم سے ایک عظیم الشان نشان بن گیا اس میں دس ہزار روپے کا انعامی اشتہار ان مولویوں کے واسطے ہے جو اسکی نظیر پیش کر سکیں۔ غرضیکہ خدا تعالی کے محض فضل و کرم سے دشمنوں کی ہر طرح کی گرفتاری پر مسرت ظاہر ہوتی رہی اور حضرت اقدس پہر نماز پڑہکر تشریف لے گئے

عصر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

مغرب و عشا حضرت اقدس حسب معمول بعد اداے نماز مغرب شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے اور بعض مریضوں کے حالات اور انہیں فوری تیز جلابوں سے جو عمدہ نتائج پیدا ہوئے تہے انکا ذکر حکیم نور الدین صاحب کرتے رہے حضرت اقدس نے اسکی تائید میں فرمایا کہ جب بمبئی میں طاعون کثرت سے پہیلی تو وہاں سے زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجنیر نے مجہے لکہا تہا کہ یہ ایک بارہا تجربہ شدہ اور مفید علاج اسکا دیکہا گیا ہے کہ طاعون کے آثار نمودار ہوتے ہی ۵ یا ۶ تولہ کے قریب مگنیشیا سالٹ مریض کو پلا دیا گیا ہے تو اسے پہر بفضل خدا ضرور آرام ہو گیا ہے۔

اس کے بعد حسب الحکم حضرت صاحب **اعجاز احمدی** کا اردو حصہ مضمون کا شیخ یعقوب علی صاحب تراب بلند آواز سے پڑہکر احباب کو سناتے رہے پہر نماز عشا ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

احمدیہ سلسلہ اور اُسکے متعلقات کی خبریں

مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی امروہہ سے واپس تشریف لائے۔

اس ہفتہ میں ایک عظیم الشان نشان اعجاز احمدی کے نام سے احمدیہ مشن کی تائید میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوا اسمیں دس ہزار روپیہ انعام مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور دیگر مولوی صاحبوں کے لئے ہے جو اُسکے عربی قصیدہ کی نظیر بیس دن میں پیش کریں اور اُردو دیباچہ میں جو دلائل درج ہیں اُنکو توڑ کر دکھلا دیں یہ رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانچ دن میں طیار کیا ہے اور عربی قصیدہ میں اُن تازہ واقعات کا ذکر ہے جو مدہ کے مباحثہ کے متعلق ہیں اب اس کے بعد کوئی مفر اس سلسلہ کے مخالفین کے لئے نہیں ہے۔ اپنے احباب کی خاطر ہم اعجاز احمدی کا اُردو البدر کے صفحوں پر درج کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ضمیمہ کتاب نزول المسیح

مرقومہ ۸ر شعبان ۱۳۲۰ھ روز شنبہ مطابق ۸ر نومبر ۱۹۰۲ء

جس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار ہے

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ

اے ہمارے خدا ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر اور تو ہی ہے جو سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے۔

ایہا الناظرون ارشدکم اللہ آپ صاحبوں پر واضح ہو کہ اس مضمون کے لکھنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ موضع مُدّ ضلع امرتسر میں باصرار منشی محمد یوسف صاحب کے میرے دو مخلص دوست ایک مباحثہ میں گئے ہماری طرف سے مولوی سرور صاحب مقرر ہوئے اور فریق ثانی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو امرتسر سے طلب کر لیا اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس بحث میں خیانت اور جھوٹ سے کام نہ لیتے تو اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی لیکن چونکہ مولوی صاحب موصوف نے میری پیشگوئیوں کی تکذیب میں دروغگوئی کو اپنا ایک فرض سمجھ لیا اسلئے خدا نے مجھے اس مضمون کے لکھنے کیطرف توجہ دلائی تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد اسے منصفین ہماری کتاب نزول المسیح کے پڑھنے والو جسمیں ڈیڑھ سو نشان آسمانی صدہا گواہوں کی شہادت کیساتھ لکھا گیا ہے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کیطرح برس رہے ہیں اور اگر ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے تمام گواہ اکٹھے کئے جائیں تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہونگے مگر افسوس کہ تعصب اور دنیا پرستی ایک ایسا لعنتی روگ ہے جس سے انسان دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتا اور سنتے ہوئے نہیں سنتا اور سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتا۔ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے اگر وہ اُنکی گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اسکی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو۔ تاہم اس زمین پر کیسے کیسے گناہ ہو رہے ہیں کہ ان نشانوں کی بھی لوگ تکذیب کر رہے ہیں۔

آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی۔ مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جسکے وقت میں اونٹ بیکار ہو گئے اور پیشگوئی آیت کریمہ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ پوری ہوئی اور پیشگوئی حدیث وَلَيُتْرَكُنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا نے اپنی پوری پوری چمک دکھلا دی۔ یہانتک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اُٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہے یہی اُس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔ ایسا ہی خدا کی تمام کتابوں میں خبر دیگئی تھی کہ مسیح موعود کیوقت میں طاعون پھیلے گی اور حج روکا جائیگا اور ذو السنین ستارہ نکلیگا اور ساتویں ہزار کے سر پر وہ موعود ظاہر ہوگا جو مقدر ہے جو دمشق کی شرقی سمت میں اس کا ظہور ہو اور نیز وہ صدی کے سر پر اپنے تئیں ظاہر کریگا جبکہ صلیب کا بہت غلبہ ہوگا سو آج وہ سب باتیں پوری ہو گئیں اور میری تائید میں میرے ہاتھ پر خدا نے بڑی بڑی نشان دکھلائے۔ آتھم کی موت ایک بڑا نشان تھا جو پیشگوئی کے مطابق ظہور میں آیا۔ باراں برس پہلے براھین احمدیہ میں بھی اسکیطرف اشارہ کیا گیا تھا اور ایک حدیث بھی اس واقعہ کی خبر دے رہی تھی مگر شریر لوگوں نے اس پر ٹھٹھا کیا اور قبول نہ کیا اور اس پیشگوئی کی میعاد شرطی تھی اور پیشگوئی اصلی نہیں کیگئی تھی کہ وہ عیسائی ہے بلکہ جیسا کہ اس مباحثہ کے رسالہ میں جسکا نام عیسائیوں نے جنگ مقدس رکھا ہے لکھا ہے سبب اس پیشگوئی کرنیکا یہی تھا کہ اُسنے اپنی کتاب اندرونہ بائبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دجال رکھا تھا سو اُسکو پیشگوئی کرنے کیوقت قریباً ستر آدمیوں کے روبرو سنا دیا گیا تھا کہ سبب اس پیشگوئی کا یہی ہے کہ تم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا سو تم اگر اس لفظ سے رجوع نہیں کروگے تو پندرہ مہینہ میں ہلاک کئے جاؤگے سو آتھم نے اسی مجلس میں رجوع کیا اور کہا کہ معاذ اللہ میں نے آنجناب کی شان میں ایسا لفظ کوئی نہیں کہا اور دونوں ہاتھ اُٹھائے اور زبان منہ سے نکالی اور لرزتے ہوئے زبان سے انکار کیا جسکے نہ صرف مسلمان گواہ بلکہ چالیس سے زیادہ عیسائی بھی گواہ ہونگے پس کیا یہ رجوع نہ تھا؟ اور کیا اُسکا ڈرنا اور میعاد پیشگوئی میں اُس بحث کو بکلی ترک کر دینا جو ہمیشہ میرے ساتھ کرتا تھا اور نیز شیخ غلام حسن صاحب مرحوم رئیس اعظم امرتسر کے ساتھ بھی اور میاں غلام نبی صاحب برادر میاں اسد اللہ صاحب مرحوم وکیل امرتسر کے ساتھ بھی کیا کرتا تھا کیا یہ دلیل اس بات کی نہیں ہے کہ وہ ضرور ڈرتا رہا۔ اور کیا اُسکا امرتسر کو چھوڑنا اور غربت میں خاموش زندگی بسر کرنا اور اکثر روتے رہنا اسبات کی دلیل نہیں ہے کہ اسکا دل ترساں اور لرزاں ہوا۔ اور کیا اسکا باوجود چار ہزار روپیہ دینے کے قسم نہ کھانا حالانکہ ثابت کر دیا گیا تھا کہ عیسائی مذہب میں جواز قسم ہے اور خود مسیح نے بھی قسم کھائی اور پولوس نے بھی۔ اسبات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ ڈر گیا۔ پس کیا ابتک دجال کہنے کے قول سے اُسکا رجوع ثابت نہیں ہوا اور کون ثابت کر سکتا ہے کہ بعد اسکے اُس نے پیشگوئی کی میعاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہکر پکارا اور پھر باوجود اس کے جیسا کہ میری پیشگوئی میں تھا کہ کاذب صادق کی زندگی میں مر جائیگا کیا وہ میری زندگی میں نہیں مرا۔ اگر پیشگوئی سچی نہیں نکلی تو مجھے دکھلاؤ کہ آتھم کہاں ہے اُسکی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے اگر شک ہو تو اُسکی پنشن کے کاغذات دفتر سرکاری میں دیکھ لو کہ کب اور کس عمر میں اُس نے پنشن پائی۔ پس اگر پیشگوئی صحیح نہیں تھی تو وہ کیوں میرے پہلے مر گیا خدا کی لعنت اُن لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اُسکو روکتا ہے۔

دیکھو لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی اُس میں صاف بتلایا گیا تھا کہ وہ چھ برس کے اندر قتل کے ذریعہ سے ہلاک کیا جائیگا اور عید کے دن سے وہ دن ملا ہوا ہوگا وہ کیسی صفائی سے پوری ہوئی یہانتک کہ فتح علی شاہ ڈپٹی کلکٹر وغیرہ معزز لوگوں نے جو چار ہزار کے قریب تھے ایک محضر نامہ تیار کرکے لکھدیا کہ کمال صفائی سے یہ پیشگوئی پوری ہو گئی حالانکہ یہ لوگ مخالف جماعت میں سے تھے مگر پھر بھی یہ ناخدا ترس نام کے مولوی مانتے نہیں۔ انہیں کے معزز بھائیوں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی شہادتیں موجود ہیں بلکہ اُس محضر نامہ میں بعض سے ہندو بھی ہیں مگر تاہم تعصب ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو اندھا کر دیتی ہے یہ پیشگوئیاں ایسی ہیں کہ ایک راستباز کے انکو سُنکر آنسو جاری ہو جائیں گے مگر پھر بھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ آخر

نمبر ۵ و ۶ ‖ قادیان دارالامان - ۲۷ شعبان و ۴ رمضان ۱۳۲۰ھ مطابق ۲۸ نومبر و ۵ دسمبر ۱۹۰۲ء عیسوی بروز جمعہ ‖ جلد ۱

البدر

اب کی دفعہ نمبر ۵ اور ۶ کا البدر ایک ساتھ شائع ہوتا ہے۔ ہمیں شک نہیں کہ ہمارے بعض احباب کے دلوں میں اس التوا اور بے نظمی کی نسبت مختلف خیالات پیدا ہوئے ہوں مگر جب انکو اصل حقیقت سے خبر ہوگی تو امید ہے کہ وہ احباب ہمیں معذور قرار دیں گے۔ نمبر ۳ اور ۴ کے التوا کے باعث تو انہی نمبروں کے ذریعہ سے معلوم ہوئے ہونگے۔ نمبر ۵ کی نمبر ۶ کے ساتھ شائع ہونگی وجہ یہ ہے کہ خاکسار محمد افضل شہر سیالکوٹ کی عدالت میں ایک دیوانی مقدمہ میں ایک شہادت ادا کرنے کیواسطے طلب کیا گیا تہا اور ۱۹ نومبر سے لیکر ۲۵ نومبر تک وہ سفر میں رہا اور منیجر صاحب شیخ فیض علی صابر جنکی طبیعت عرصہ سے علیل تھی انکی عدم موجودگی میں علالت طبع کے باعث پوری توجہ کارگذاری میں نہ مصروف کرسکی اور ساتھ ہی کاتب کو بھی عدیم الفرصتی کی شکایت تہی چنانچہ گذشتہ اوراق کا ملاحظہ کرنیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ مختلف خطوں میں اخبار لکہا ہوا ہی یہ اصل باعث التوا کا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس میں حتی الوسع ہماری اپنی غفلت اور کسل کو دخل نہیں ہے اور یہی خیال ہے کہ انسان اسوقت بیشک عند اللہ اور عند الناس قابل مواخذہ ہوتا ہے جبکہ وہ دیدہ دانستہ اپنے نفسانی اغراض کے لئے دوسروں کے حقوق کی پوری نگہداشت نکرے سو ہم خدا تعالی سے اسکی پناہ مانگتے ہیں اور اپنے احباب سے پختہ وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ ہم دیدہ دانستہ کسی ایسی شکایت کا موقعہ نہ دینگے مگر یہ امر بھی ہمارے احباب کے غور اور توجہ کے قابل ہے کہ قادیان ایک ایسا قصبہ ہے جس میں اخبار کے اجرا کے واسطے ہمیں ہر ایک ادنیٰ سے ادنیٰ شے امرتسر وغیرہ مقامات سے منگوانی پڑتی ہے اور چونکہ سردست البدر کی ابتدائی حالت ہے اور ابھی تک پورے ۵۰۰ خریدار بھی نہیں ہوئے کہ جس سے ہم یہ نتیجہ نکال لیویں کہ اگر اسمیں ہمیں منافع نہیں تو نقصان بھی نہیں ہے بلکہ ہمیں واضح طور پر کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک ہمیں اس میں اسطرح سے نقصان ہے کہ خواہ البدر کے خریدار ڈیڑھ سو یا دو سو ہیں مگر ہمیں بہر حال ہفتہ وار ۳۲۵ چھاپنا پڑتا ہے اور پریس وغیرہ کے روزانہ اخراجات کی زیر باری ہے۔ ہم خدا تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں اور اُسی سے مدد طلب کرتے ہیں کہ وہ ہماری تمام موجودہ مشکلات کو رفع کردیوے اور یہ امر اُسکی رحمت سے بعید نہیں ہے مگر چونکہ ہماری کارگذاری ایک دینی اور قومی خدمت کے رنگ میں ہے اس لئے ہم اسی بیتو بھی خیال نہیں کرتے کہ اپنے احمدی بھائیوں کو بار بار اسطرف توجہ دلاویں کہ وہ اسکی اشاعت میں سرتوڑ کوشش کریں اور اسی نتیجہ کا م حاصل ہو چونکہ البدر ایک لئے نداں سے از ازاں خادم احمدی قوم کا ہے اس لئے اسکی حوصلہ افزائی کیطرف ایک احمدی ممبر کا ضرور خیال ہوا چاہیئے جس حالت میں دین ایک ایسی شے ہے کہ اسکی طرف عوام الناس کی توجہ بہت کم ہے تو ضرور ہے کہ اُس کے لوگوں تک پہونچانے میں حتی الوسع آسانی کی جاوے تاکہ اسکی باتیں سننے کے واسطے لوگوں کو اُسپر خرچ کرنا گراں نہ گذرے ہم کسی اہل فارس کا کیا قول نقل کریں آجتک تمام انبیاء جنہوں نے دینی خادم ہونیکا دم بھرا ہے وہ بار بار پکار کر یہی صدا دیتے رہے

لا اسئلکم علیہ مالا ان اجری الا علی اللہ کہ ہم

اس دین کیواسطے تم سے کچھ طلب نہیں کرتے ہمارا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے اور اسوقت ہمارے سامنے ایک زندہ نظیر بھی موجود ہے کہ ہمارا امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام دین کی باتیں کسطرح مفت لوگوں کو بتلا رہا ہے اور کسطرح ہزارہا کتب و اشتہار آجتک لوگوں کو مفت دئے گئے پس ہمارے لئے یہ ایک بڑی شرم کی جگہ ہوگی کہ اگر ہم دین کی خدمت اشاعت اور تبلیغ کے معنی بنکر ایک اجر عظیم لوگوں سے چاہیں اور دین تو خود آسانی کا نام ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر خدا تعالیٰ نے اس لئے یہ تمام قوانین وضع کئے ہیں کہ لوگ جو اپنی وضع کردہ طرز عبادات اور رسم رواج سے طرح طرح کے مشکلات میں پڑ گئے ہیں اس سچے مذہب کے پیرو بنکر ان تمام مشکلات سے نجات پاویں غرضیکہ اسی قسم کے تمام وجوہات کو مد نظر رکہکر ہم نے اس اخبار البدر کی قیمت عہ رکہی ہے اور بفضل خدا ہمارا پختہ ارادہ ہے کہ اگر اسکی اشاعت ایک ہزار تک ہو جاوے تو ضرور اسکی قیمت کم کر دیجاوے یا اسکے صفحوں کی تعداد بڑہا دیجاوے۔

ایک صاحب اعتراض کرتے ہین کہ اعجاز احمدی کا اردو حصہ کیون البدر میں دیا جاتا ہے ان کو اس بات کا علم نہین کہ اس کتاب کی بہت تہوڑی جلدین ایک محدود وقت مین چہپکر شائع ہوئین اور احمدی احباب مختلف مقامات اسکے لئے ترپ رہے ہین

ام الصبیان یعنے مرض اٹھرا

پوست ہلیلہ - پوست بلیلہ - پوست آملہ - فلفل - دار فلفل - گیرو - صندل سفید - صندل سرخ - برگ نیم - برگ مہندی - منجیٹھ - کچور - اصل السوس - اجوائن - ہرپہلی ان سبکو باریک پیسکر ایام حمل میں عورت ایک ایک سرخ صبح شام ہر روز کہا وے

مورخہ ۱۶ - نومبر ۱۹۰۲ء روز یکشنبہ

فجر و سیر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدسؑ نے باجماعۃ ادا کی اور سیر کے لیے حضرۃ اقدسؑ تشریف نہیں لے گئے۔

ظہر اسوقت حضرۃ اقدس نے تشریف لا کر کچھ عرصہ مجلس کی مولوی محمد احسن صاحب امروہی ایک نظر اعجاز احمدی پر کر رہے تھے چونکہ کتاب راتکو چھپی تھی اس لیئے بعض جگہ لہو کاتب سے غلطی رہ گئی تھی اور بعض جگہ نکتہ وغیرہ لگانا یا دور کرنا رات کو اندھیرے میں رہ گیا تھا اس کے اوپر تذکرہ ہوا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ کوئی غلطی نہیں ہوا کرتی کیونکہ ساتھ ہی ترجمہ ہے اور اگر کوئی لفظ عربی ہے اور نکتہ وغیرہ کی غلطی ہے تو نیچے ترجمہ اُسکی صحت کرتا ہے اور اگر ترجمہ میں کوئی غلطی صحت سے رہ گئی ہے تو پھر اصل عبارۃ عربی موجود ہے اُس سے اسکی صحت ہو جاتی ہے پھر نماز پڑھ کر حضرۃ اقدسؑ تشریف لے گئے۔

عصر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدسؑ نے باجماعۃ ادا کی۔

مغرب و عشاء اسوقت اعجاز احمدی کے بارے میں اور اُس کے اثر کے متعلق مختلف احباب تذکرہ اذکار کرتے رہے پھر مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے اپنا رسالہ منظوم کا مضمون سنایا پھر سید عبد اللہ صاحب عرب نے حضرۃ اقدسؑ سے دریافت کیا کہ میرے اطراف میں درد ہوتا رہتا ہے طاعون کا خطرہ ہے اگر حضور اپنا کرتہ عطا فرماویں تو میں اُسے پہنے رہوں حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ ہم کرتہ تو دیدیں گے مگر بات یہ ہے کہ جبتک اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کا ساتھ نہ ہو تو پھر کوئی شے کام نہیں آتی دیکھو میں جانتا ہوں کہ گو باری تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری اور میری جماعت کی اس ذلت کی موت سے حفاظت کریگا مگر رسمی مسلمان یا بیعت والے کا کوئی ذمہ وار نہیں ہے جبتک ہمارے ساتھ نہ ہو کو حقیقی تقویٰ نصیب نہ ہو ایک مسلمان نے ایکدفعہ یہودی کو کہا کہ تو مسلمان ہوجا اُس یہودی نے کہا کہ تو اگرچہ مسلمان ہے مگر تو کوئی عمدہ آدمی نہیں ہے اس لیے تم صرف صورۃ پر ناز نہ کرو بلکہ حقیقۃ کام آتی ہے ایک دفعہ ایک لڑکا پیدا ہوا اور اُسکا نام خالد رکھا گیا جسکے معنی ہیں ہمیشہ رہنے والا اور پھر اُسی دن اُسے دفن کر آئے وہ مرگیا اور خالد کا لفظ اُسکے کوئی کام نہیں آیا اسی طرح ہمیشہ انسان کے کام میں حقیقۃ اور روحانیت ہی کام دیگی میرا دل ہرگز قبول نہیں کرتا کہ ہماری جماعت میں جو سچا تقویٰ اور طہارۃ رکھتا ہے اور خدا سے اُسکو سچا تعلق ہے پھر طاعون سے ذلت کی موت مرے اگرچہ طاعون مختلف وقتوں میں آتی رہی ہے مگر ہر زمانہ کا حکم الگ ہے اگلے بعض وقتوں میں ایسا کوئی آدمی نہ تھا جو اسوقت تم میں بولتا ہے لیکن ایسے وقت اللہ تعالیٰ فرق کرنا چاہتا ہے اور وہ شخص تو ضرور اُٹھا دیگا جو خدا کے منشاء کو سمجھ کر سچی تقویٰ اختیار کریگا اور ضرور ہے کہ کوئی فرق نہ رکھے گا خدا نے ہمیں خوب سمجھا دیا ہے کہ جو دل سے سعی اور فرق کرنیوالے ہیں اُن سے یہ عذاب خدا نے پھیر دیا ہے اس لیے ایک متقی کب اسمیں شریک ہو سکتا ہے اگر ہماری جماعت میں سے کوئی موت طاعون کی ہو تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ اسمیں کوئی نوع غفلت کی تھی میرے وہم اور خیال میں ہی کبھی یہ بات نہیں آتی کہ خدا پر بدظنی کی جاوے اور وہ مخلف الوعدہ ہو اس لیے راتوں کو اُٹھکر رو رو دعائیں مانگو اور اسطرح سے اپنے اردگرد ایک دیوار بنالو خدا رحیم کریم ہے وہ اپنے خاص بندہ کو ذلت کی موت کبھی نہیں مارتا اگر (خدانخواستہ) کوئی ہماری جماعت سے تو وہ ذلت کی موت اُسنے ہوئی کیونکہ اگر ہم اشتہار نہ دیتے تو کسیکو اعتراض کا موقع کب ملتا مگر اب تو ہمنے خود مشتہر کیا ہے اسلیے لوگ ضرور اعتراض کرینگے پس تمکو چاہیئے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو مجھے اُمید ہے کہ جو پیدا کرنے والا ہوگا اور جسکا دل شرارۃ سے دور نکل گیا ہے خدا اُسے ضرور بچا لیگا توبہ کرو توبہ کرو مجھے یاد ہے کہ ایکمرتبہ مجھے الہام ہوا تھا اردو زبان میں **آگ سے ہمیں مت ڈرا آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام** ہے حقیقۃ یہ ہے کہ جو خدا کا بندہ ہوگا اُسی کو طاعون نہ ہوگی اور جو شخص ضرر اُٹھاویگا اپنے نفس سے اُٹھاویگا اگر تم خدا سے صفائی نہیں کرتے تو کوئی طبیب تمھارا علاج نہیں کرسکتا اور نہ کوئی دوا فائدہ بخش سکتی ہے یہ ذمہ داری صرف خدا کا فعل ہے دل کا پاک صاف کرنا بھی ایک مدت ہوتی ہے جبتک انسان محسوس نہ کرے کہ میں اب وہ نہیں ہوں جو کہ پہلے تھا تب تک اُسے سمجھنا چاہیئے کہ میں نے کوئی تبدیلی نہیں کی جب اُسے معلوم ہو کہ اب میں گندی زندگی اور طول امل سے بہت دور آگیا ہوں تو سمجھو کہ اب میں نے تقویٰ پر قدم رکھا ہوا ہے نفس بہت دھوکے دیتا ہے بیگانہ مال کی خواہش رکھتا ہے حسد کرکے دوسرے کے مال کا زوال اور نقصان چاہتا ہے تو یہ باتیں آخری اور نفس سے نکلنے کی ہوتی ہیں اور یہ وہی آخری وقت ہے خدا کا خوف ایسی شے ہے کہ انسان کو خصی کر دیتا ہے۔

نماز عشاء حضرۃ گذار کر پھر شہ نشین پر تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مجھے رویا ہوا ہے کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی سر سے ننگا میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے میرے پاس آیا ہے اُس سے مجھ سخت بدبو آتی ہے میرے پاس آکر کہتا ہے کہ میرے کان کے نیچے طاعون کی گلٹی نکلی ہوئی ہے میں اُسے کہتا ہوں پیچھے ہٹ جا پیچھے ہٹ جا۔ آپنے فرمایا کہ اگر ساتھ تفہیم الٰہی کوئی نہیں۔

۱۷ - نومبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرۃ اقدسؑ نے باجماعۃ ادا کی **سیر** حضرۃ اقدسؑ ۸ بجے کے قریب سیر کے لیے تشریف لائے اور قادیان کی شرقی طرف تشریف لے چلے اعجاز احمدی کا ذکر ہوتا رہا کہ یہ مخالف اس کا کیا جواب دے سکتے ہیں ہاں بعض یہ کہیں گے کہ اگر ہم چاہیں تو لکھ سکتے ہیں اس پر نواب خانصاحب نے ایک ڈاکٹر صاحب کا ذکر سنایا کہ دہلی میں ایک مولوی نے اعجاز المسیح کو دیکھکر یہی کہا تھا کہ اگر چاہیں تو ہم لکھ سکتے ہیں مگر کون وقت ضائع کرے۔ حضرۃ اقدسؑ نے فرمایا کہ یہ وہی مثال ہے کہ ایک شخص نے مشتہر کیا کہ میرے پاس ایک بکری ہے جو شیر کو لیتی ہے شیر بلکہ وہ چاہے اسطرح یہ گوارا نہیں کرتی یہی تو حیلہ ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ اعجاز احمدی کا اردو حصہ بھی ہمارے تمام رسالوں کا نچوڑ ہے مولوی محمد احسن صاحب نے کہا کہ حضور رنگ دوسرا ہے۔ پھر فرمایا کہ ابھی کیا خبر ہے کہ ہماری جماعت کے کون کون پوشیدہ لوگ انکی درمیان ہیں جو وقت آویگا تو سب آ جاوینگے اسکی مثال ایک شرابی کی مثال ہے کہ وہ جب بیہوش ہوتا ہے تو سب کچھ کہتا رہتا ہے پھر جب ہوش آئی تو سنبھل جاتا ہے اسی طرح ان لوگوں کو بھی حسد و تعصب کی شراب کی بیہوشی ہے۔

ایک شخص نے ذکر کیا کہ گو محمد حسین صاحب بٹالوی آخرکار ہماری جماعت میں داخل ہوں مگر ان کی تصانیف اور دیگر تحریر جلد میں جو کچھ انکی گت بن چکی ہے وہ صفحہ روزگار پر یادگار رہیگی حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ تمام انکی گناہوں کا کفارہ ہوجاویگا خدا کی شان ہے کہ جو آنا (ذلت پہنچانیکے) اُنسے ہماری کیے تھے وہ تمام اُسی کے لئے پڑے خود اُسکی اپنی جماعت میں اُسکو عزۃ نہیں۔

فرمایا کہ خدا کی قدرتیں عجیب ہیں جسکو چاہے عنایت کرکے یہ تمام اس کی لہریں ہیں انسان کی غلطی ہے کہ ادھر اُدھر ہاتھ پیر مارتا ہے جسقدر وہ لینا چاہتا ہے خدا تعالیٰ قادر ہے کہ حلال ذریعہ سے پہنچا دے کوئی دوست کسی کی ایسی پاسداری نہیں کرتا جیسے وہ کرتا ہے اسکے **خلق** اسباب میں عجیب مزہ آتا ہے قتل کے مقدمہ پر نظر ڈالو کہ کسطرح اللہ تعالیٰ نے سب میں پھوٹ ڈالدی میرا تو یہ خیال ہے کہ اگر حاکم کے سامنے بھی آدمی جاوے تو اُسسے ہرگز نہ کوسے کیونکہ اگر خدا کو یہ راضی کرتا ہے تو وہ خود اُسکے دلکو اُسکی طرف پھیر دیگا سب کچھ اسی کے قبضہ میں ہے جسطرف چاہے پھیر دے اس رنگ میں ایک مزہ وجودی مذہب کا آجاتا ہے مگر انکا قدم ذرا آگے پھسلا ہوا ہے لیکن اگر یہاں تک قدم نہ پڑے تو پھر توحید کا بھی مزہ نہیں آتا۔

ان لوگوں کو شبہات پڑگئے ہیں اسلیے وہ گناہ سے پرہیز نہیں کرتے ہر ایک میں کچھ نہ کچھ غفلت کا حصہ رہ جاتا ہے۔ اسی طرح خدا چاہتا ہے کہ یہ لوگ سمجھ لیویں جسطرح نوح کے زمانہ میں اسکے بیٹے نے کہا تھا کہ میں پہاڑ کی پناہ میں آگیا ہوں اسی طرح یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ٹیکہ کی پناہ میں طاعون سے آجاوینگے سب سے زیادہ ضروری شے **خدا کی ہستی پر یقین ہے بغیر اس یقین کے اعمال میں برکات ہرگز پیدا نہیں ہوتیں ہیں** + + + + + + + + + +

+ + + خدا تعالیٰ نے کہا کہ چلو ذرا ہم ہی چل چلیں اگر لوگ آج ہی توحید پر قائم ہو جاویں تو آج ہی یہ بلا جاتی رہتی ہے خدا ان کے اعمال کو دیکھتا ہے کہ توحید پر وہ قائم ہیں کہ نہیں بہت سے عمل توکل کے برخلاف توحید کے برخلاف ہوتے ہیں خواہ وہ کسیطرح سے لا الہ الا اللہ کہے مگر وہ اُسمیں جھوٹا ہوتا ہے اور یہی فسق ہے آجکل جسقدر اسباب پر بھروسہ ہے اُسکی نظیر زمانہ سابق میں نہیں ملتی اگرچہ اُن وقتوں میں فسق و فجور ہوتا تھا مگر خدا کا خوف بھی دلوں میں ہوتا تھا ایکوقت آتا ہے کہ لوگ یا مسیح الخلق عدوانا کہیں گے مگر اُسوقت وہ سب ناس ہی رہ جائیں گے جیسے رَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللهِ أَفْوَاجًا مگر ایسی توبہ ان لوگوں کو ایمان جیدان فائدہ نہیں دیتا خدا فرماتا ہے قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ اس سے **طلوع الشمس من مغربہا** کی حقیقۃ بھی معلوم ہوتی ہے اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ توبہ قبول نہ ہوگی بلکہ خدا اپنے فضل سے بخشے تو بخشے انکی توبہ کوئی حقیقت نہ رکھیگی یہ امر خدا کے اختیار میں ہوگا جیسے فرمایا إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ اور دوزخ کے متعلق ہے عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ

طاعون بھی مامور ہے اسکا کیا قصور جیسے اگر ایک شخص سپاہی ہو تو خواہ اُسے اپنے بھائی حقیقی کے نام وارنٹ ملے تو اُسے اسکو گرفتار ہی کرنا پڑے ہے کیونکہ فرض منصبی ہے میں تو خدا کا شکر کرتا ہوں کہ لوگوں کو سیدھا کرنیکا وقت اب آگیا ہے خدا کی رحمت عظیم ہے کہ اسنے خود ہی ایک تازیانہ مقرر کر دیا کہ یہ لوگ غافل نہ رہیں اب یہ لوگ غافل نہ رہے بلکہ مجذوب ہو گئے کیونکہ خود خدا نے دستگیری کی۔ ہماری جماعت میں ہماری طرف سے نصائح کا سلسلہ تو جاری تھا مگر اُسکا اثر کچھ کم ہی ہوتا تھا اب جس نے طاعون کا تازیانہ چلایا کیونکہ طاعون کو دیکھکر ان لوگوں کے دل متاثر ہونگے اور اُن نصائح کو خوب موقع سمجھیں گے اب ان لوگوں کے لیے ایک عمدہ موقع اولیا اور اصفیا بننے کا ہے ورنہ آرام کے زمانہ میں ان نصائح کا کیا اثر ہوتا۔ بعض وقت انسان مار کھانے سے درست ہوتا ہے اور بعض وقت مار دیکھنے سے زنا کی سزا کے لیے بھی خدا نے کہا ہے کہ لوگوں کو دکھا کر دیجاوے اسیطرح دوسروں کا بھی پڑتا ہے اور ہماری جماعت دیکھ رہی ہے بہت سے آدمی تھے جنہوں نے ہمارے منشا اور ارادہ کو آج تک نہیں سمجھا تھا مگر اب خدا اُنکو دوسرے طور پر تازیانہ لگا کر سمجھا رہا ہے۔ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طائفہ میں کوئی کسر ہوگی اُسکی اصلاح اسطرح سے ہو جاویگی کہ دوسروں کو سزا ملتی دیکھکر اپنی اصلاح کر لیں گے اور ہمیں کل مومنوں کو بھی نہیں کہا بلکہ ایک طائفہ کو کہا ہے۔

فرمایا رات میں نے خواب میں کچھ بارش ہوتی دیکھی ہے یونہی ترشح سا ہے اور قطرات پڑ رہے ہیں مگر بڑے آرام اور سکون سے۔

سرگرمی انسان کے اندر ہو تو ایمان رہتا ہے ورنہ نہیں کا فور کیلیا کا انجیر اس لیے رکھتے ہیں کہ کافور نہ اُڑے اسکی وجہ یہی ہے کہ کالی مرچیں تیزی ہوتی ہے وہ اُسے اُڑنے سے بچا رکھتی ہے فقط یہی کچھ مختلف ذکر ہوتے ہوتے مکان قریب آگیا اور حضور السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے

ظہر عصر و عشاء ظہر کے وقت حضرة اقدس تشریف لائے تو آپ کی طبیعت ناساز تھی اور کچھ سردی سی لگتی تھی ارشاد فرمایا کہ نمازیں جمع کر لیجاویں۔ چنانچہ ظہر و عصر کی نمازیں جمع ہوئیں اور عشا کیوقت بوجہ علالت طبع حضرت اقدس تشریف نہ لا سکے۔

۱۸ نومبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرة اقدس نے باجماعت ادا کی بعد نماز فرمایا کہ نماز سے کوئی ۲۰ یا ۲۵ منٹ پیشتر میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا

بہشتی مقبرہ کہ اسکا نام مقبرہ بہشتی ہے یعنی جو اسمیں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔ پھر اسکے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ کشمیر میں کسی کے لیے یہ سامان ہوا ہے کہ کچھ پرانی انجیلیں وہاں سے نکلی ہیں جنکی تحریر کیا کہ کچھ آدمی وہاں جاویں تو وہ انجیلیں لاویں تو ایک کتاب اُنپر لکھی جاوے یہ سنکر مولوی مبارک علی صاحب طیار ہوئے کہ میں جاتا ہوں مگر میں مقبرہ بہشتی میں ہی کسی جگہ رکھی صاحب نے کہا کہ خلیفہ نور الدین کو بھی ساتھ بھیجدیں یہ خواب حضرت نے سنایا اور فرمایا کہ اس سے پیشتر میں نے تجویز کی تھی کہ ہماری جماعت کی میتوں کے لیے ایک الگ قبرستان ہونا چاہیے سو خدا نے اسکی تائید کر دی اور انجیل کے معنی بشارة کے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ وہاں سے کوئی بڑی بشارة ظاہر کرے اور جو شخص وہ کام کرکے لائیگا وہ قطعی بہشتی ہے

ظہر و عصر ان دونوں وقت میں حضرة اقدس نے نماز باجماعت ادا کی۔ ایکوقت مجلس کی اور چند ایک احباب معہ مولوی عبد الستار صاحب جو آج تشریف لائے تھے آپ سے ملاقات کی اُن کے تحفے تحائف لیکر جو انہوں نے حضرة اقدس کے بطور نذر پیشکش کیے تھے فرمایا کہ انکا آنا بھی ایک نشان ہے اور اُس الہام يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ کو پورا کرتا ہے پھر فرمایا کہ میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں نماز مغرب نیچے ہی پڑھی جاوے۔

مغرب و عشاء مغرب کی نماز باجماعت ادا کرکے حضرة اقدس حسب معمول مسجد مبارک کے شمال و مغربی گوشہ میں بیٹھ گئے ڈاکٹر رحمت علی صاحب کے حقیقی بھائی اور خواجہ احمد صاحب افریقہ سے تشریف لائے تھے حضرت اقدس بعد ملاقات ڈاکٹر صاحب کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ پھر فجر کی خواب پر حضرة اقدس اور اصحاب کبار ذکر کرتے رہے فرمایا کہ کشمیر میں مسیح کی قبر معلوم ہونے سے بہت قریب ہی فیصلہ ہو جاتا ہے اور سب جھگڑے طے ہو جاتے ہیں اگر فراست نہ بھی ہو تو بھی یہ بات سمجھ میں آجاتی کہ آسان بات کونسی ہے اب آسمان پر جانیکو کون سمجھے جو باتیں خبر قبل از وقت ہوتی ہیں وہی صحیح نکلتی ہیں آج تک خدا کے اعلام سے اسکے متعلق کچھ معلوم نہ ہوا تھا (مگر اب خود ہی اللہ تعالی نے بتلا دیا۔) اب تخم ریزی تو ہوگئی ہے امید ہے کہ کچھ اور امور بھی ظاہر ہونگے عادة اللہ اسیطرح ہے۔ یہ خواب بالکل سچا ہے اور اسکے ساتھ کسیطرح کی آمیزش نہیں ہے مجھے اُسوقت خواب میں معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بڑا عظیم الشان کام ہے جیسے کسیکو لڑائی پر جانا ہوتا ہے اس سے یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ ہماری فراست نے خطا نہیں کی یہ عقدہ اللہ تعالی حل کر دے تو صدہا برسوں کا کام ایکساعت میں ہو جاتا ہے اور عیسائیوں اور ان مولویوں کے گھر میں ماتم پڑجاوے۔ ایک صحابی نے عرض کی کہ حضور پھر تو سارے انگریز رجوع باسلام ہو جاویں فرمایا دنیا میں ایک حرکت ہو اسکی مثال تو یہ ہے کہ جیسے تسبیح کا دانا نکلجاوے تو باقی بھی نہیں ٹھہرتے خواہ پادری پیٹتے ہی رہیں تمام انگریز ٹوٹ پڑیں اللہ تعالی کے داؤ ایسے ہی ہوتے ہیں مَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ پھر ڈوئی کا اخبار آپنے سنا اور فرمایا کہ پگٹ کی شہرت ڈوئی سے بہت زیادہ ہے۔ نماز عشا ادا کرکے حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

---

۱۹ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر اسوقت کی نماز حضرة اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر حضرة اقدس قریباً ۸ بجے کے سیر کے لیے تشریف لائے کل احباب ہمراہ تھے اعجاز احمدی کے متعلق ذکر شروع ہوا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے کہا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارے نزدیک کوئی استدعا نہ تھی حضرة نے فرمایا کہ خود انکا خط موجود ہے پھر مخالفوں کے خیال کا فوٹو مختلف احباب کھینچتے رہے۔

يَوْمَ اَمْوُتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا۔ اس آیت پر فرمایا کہ ان مولویوں کی سمجھ میں ہی ہوگی کہ اُبْعَثُ کا لفظ کیوں آیا بلکہ حق کہ اُنزل کا لفظ ہوتا۔

اسکے بعد مسٹر پگٹ کا ذکر ہوا کہ ان لوگوں کو اسلیے دعوی کرنیکی جرأت ہو جاتی ہے کہ قوم نے مان لیا ہے کہ وہ وقت قریب ہے کہ مسیح آوے ورنہ کثرت رائے قوم کی اسطرف ہوتی کہ وقت دور ہے تو یہ دعوی نہ کرتا شیطان کے بھی مظہر ہوتے ہیں شیطان نے اس زمانہ میں اپنے مظہر کے لیے پگٹ کو ہی پسند کیا ہے۔

تصویر و فوٹو ذکر آیا تصویر کی ان لوگوں کے بالمقابل کسقدر حاجت ہے ہر ایک رزم بزم میں آجکل تصویر سے اثر ڈالا جاتا ہے پگٹ کی بھی تصویر شائع ہوتی ہے فوٹو کے بغیر آجکل جنگ ناقص ہے خدا تعالی فرماتا ہے کہ جسطرح ہتھیار مخالف لوگ طیار کریں تم بھی ویسے ہی طیار کرو اس سے فوٹو کا جواز ثابت ہے۔ بندوقوں اور توپوں سے جنگ کرنیکا جواز بھی اسیطرح کیا گیا ہے ورنہ آگ سے مارنا تو حرام ہے جناب صرف حقہ محرک اور بندگی ہوتی ہے یا اس کے متعلق الہام ہوتا ہے اس سے عام پر تصویر کی حرمت کی سند پیش کرنی حماقت ہے جبرئیل نے حضرت عائشہ کی تصویر آنحضرت کو دکھائی مولوی محمد احسن صاحب نے کہا کہ سلیمان کے وقت میں بھی ایسی ہی ضرورة پیش آئی ہوگی + + + + + + + حضرة اقدس نے فرمایا ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پھر فرمایا ایک حرمت حقیقی ہوتی ہے ایک غیر حقیقی جو غیر حقیقی ہوتی ہے وہ اسباب داعیہ سے اُٹھ جاتی ہے۔

قرآن راستہ میں ایک سائل بلک بلک کر سوال کر رہا تھا فرمایا ایک یہ بھی انسان ہے اور ہم بھی ایک انسان ہیں کیطرح یہ در دانہ پر گرتا اور سوال کرتا ہے اگر خدا کیطرف رجوع کرتا تو ایسا کبھی نہ رہتا مصرعہ

می تواند شد مسیحا می تواند شد یہود

. . . .

. . . .

. . . .

پگٹ کے نام کا جو شہر ہے اسمیں خنزیر کے معنی پائے جاتے ہیں اب لکھیں کہ ...... عیسائیوں کا خدا آسمان پر جاتا ہے کہ زمین میں دفن ہوتا ہے۔ دراصل خدا کو اُن لوگوں پر سخت غیرت ہے جو خدائی کا دعوی کرتے ہیں اُسکی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ ایسے لوگ ہوں۔ اس جاہ تو موسی اور دوسرے کل نبی معاذ اللہ اسکو (پگٹ) بہتر ہوا اور بھی عجیب بات ہے کہ ایک ہی سلطنت کے نیچے دو مدعی ایک جھوٹا ایک سچا جیسے طاعون ہمارے مفید پڑی ہے ویسے ہی پگٹ نے گردن نکالی ہے جو کچھ اول مقرر ہو چکا ہے ضرور ہے کہ وہ تمام ظاہر ہو جاوے۔

ڈوئی کے ذکر پر فرمایا کہ جو دولت کی مشکلات میں پھنستا ہے اُسے دین میں کب راہ ملتی ہے۔

سوائے عربی کے کوئی اور ایسا علم نہیں ہے کہ خدا تعالی اُسمیں کلام کرے تو پھر ہر ایک امر کا فیصلہ ہو سکے یہ عربی ہی وہ کلام ہے پھر مکان قریب آیا اور حضرة السلام علیکم کہکر تشریف لے گئے

ظہر و عصر ان اوقات میں حضرت اقدس صرف نماز باجماعت ادا کرکے تشریف لے گئے۔

۲۵ نومبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

مغرب وعشاء بعد ادائے نماز مغرب لوگوں کا دستور ہے کہ وہ پروانہ وار ایک دوسرے پر گرتے ہیں اور ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے کہ ایک قدم آگے ہو جاؤں تاکہ دہن مبارک سے جو کلمات طیبات نکلتے ہیں ان کے الفاظ کان تک پہنچیں اسئے احباب میں بیٹھنے کی کشمکش دیکھکر فرمایا کہ آپس میں مل جل کر بیٹھ جاؤ جس **قدر تم آپس میں محبت کرو گے اسی قدر اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرے گا**

مضمون زیر قلم لکھنے کی نسبت ایک کے استفسار پر فرمایا کہ یونہی امتحاناً میں نے دیکھنا چاہا تھا کہ کچھ لکھ سکتا ہوں کہ نہیں مگر چند ہی حرف لکھنے کے بعد سر کو چکر آ گیا اور میں گرنے کے قریب ہو گیا ۔

مصر کے اخبار **اللواء** نے کشتی نوح کی کسی آیت پر اعتراض کیا تھا کیونکہ قرآن کو نہیں سمجھتے اور انکو پتہ نہیں ہے کہ **مامن داء الا وله دواء** حدیث میں ہے یہ اس پر ایمان نہیں لائے آپنے فرمایا کہ اس نے ہمارے مطلب کو نہیں سمجھا اور پہلی آیت کو دیکھکر صرف اپنے اندرونی بغض کی وجہ سے ایک شاعرانہ مذاق پر مضمون لکھنا شروع کر دیا ہم دواؤں سے کب انکار کرتے ہیں ہم تو قائل ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک شے میں بعض فوائد رکھے ہیں چونکہ اللہ تعالےٰ نے اسکے متعلق ہمیں قبل از وقت سمجھا دیا ہے کہ یہ اسکا حقیقی علاج ہے اور یہ امر اوس میں بطور نشان کے دیا ہے تو اب ہم نشان کو کیسے مشتبہ کریں جب اللہ تعالیٰ کوئی نشان دیوے تو اس کی بے قدری کرنا صرف **معصیت** ہی نہیں بلکہ **کفر** تک نوبت پہنچا دیتا ہے ع ہر مرتبہ از وجود اثرے دارد ✦ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

حفظ مراتب کا لحاظ ان لوگوں کے دہم گمان میں کبھی نہیں آتا **یا افراط ہے یا تفریط** اسی لئے سمجھ اسکی نام ہے۔ خیر اب اس کے مقابلہ میں بھی لکھنے کا عمدہ موقع ملگیا ہے بہتر ہے کہ ایک اشتہار میں مختصر اً اپنے دعاوی اور دلائل لکھدئے جاویں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اب پہانا ڈھونڈتا ہے آنحضرت صلعم کے وقت میں جب تبلیغ کا کوئی عمدہ ذریعہ نہ تھا تو اللہ تعالےٰ اسی طرح دشمنوں کے ہاتھوں سے تبلیغ کراتا تھا کوئی شاعر آتا تو شعر کہہ جاتا لوگ بڑے بڑے پیراؤں میں آپ کا ذکر کرتے مگر سعید روحیں انہی کے الفاظ سے آپکی طرف کھچی چلی آتیں یہ بھیڈ سے سنت اللہ ہے ✦

عذاب سے حفاظت بٹالہ میں طاعون کا ذکر سنکر فرمایا کہ یہ سرزمین بہت گندی ہے خوف ہے کہیں تباہ نہ ہو جاوے اللہ رحم ہے اس شخص پر جو امن کی حالت میں اسی طرح ڈرتا ہے جسطرح کسی پر مصیبت وارد ہوتی ہو تو وہ ڈرے جو امن کے وقت خدا کو نہیں بھلاتا خدا اسے مصیبت کے وقت میں نہیں بھلاتا اور جو امن کے زمانے کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں جب عذاب الٰہی کا نزول ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے پس کیا ہی سعید وہ ہے جو عذاب الٰہی کے نزول سے پیشتر دعائیں معروف رہتا ہے صدقات دیتا ہے اور امر الٰہی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے اپنے اعمال کو سنوار کر بجا لاتا ہے یہی ہیں جو سعادت کے نشان ہیں درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اسیطرح سعید اور شقی کی شناخت بھی آسان ہوتی ہے

گھر میں کوئی بیمار تھا اس کی تکلیف کی خبر سنکر حضرۃ اقدس جھٹ تشریف اندر لے گئے اور دوا دیکر آئے تو آتے ہی فرمایا کہ اصل میں انسان جوں جوں اپنے ایمان کو کامل کرتا ہے اور یقین میں پکا ہوتا جاتا ہے توں توں اللہ تعالےٰ اس کے واسطے خود علاج کرتا ہے اسکو ضرورت نہیں رہتی کہ دوائیں تلاش کرتا پھرے وہ خدا کی دوائیں کھاتا ہے اور خدا خود اس کا علاج کرتا ہے بھلا کوئی دعوے سے کہہ سکتا ہے کہ فلاں دوا سے فلاں مریض ضرور ہی شفا پا جاویگا ہرگز نہیں بلکہ بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ دوا الٹا ہلاکت کا موجب ہو جاتی ہے اور ان علاجوں میں سو سو بند ہوتے ہیں بعض وقت تشخیص میں غلطی ہوتی ہے بعض وقت دوا کے اجزا میں غلطی ہو جاتی ہے غرض حتمی علاج نہیں ہو سکتا ہاں خدا تعالےٰ جو فرماتا ہے وہ حتمی علاج ہوتا ہے اس سے نقصان نہیں ہوتا مگر ذرا یہ بات مشکل ہے نرے کامل ایمان کو چاہتی ہے اور یقین کے پہاڑ سے پیدا ہوتی ہے ایسے لوگوں کا اللہ تعالےٰ خود **معالج** ہوتا ہے مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ دانت میں سخت درد تھی میں نے کسی سے دریافت کیا کہ اس کا کیا علاج ہے اس نے کہا کہ موٹا علاج مشہور ہے ۔ علاج دندان اخراج دندان اسکا یہ فقرہ میرے دل پر بہت گراں گذرا کیونکہ دانت بھی ایک **نعمت الٰہی** ہے اسے نکال دینا ایک **نعمت** سے محروم ہونا ہے اسی فکر میں تھا کہ غنودگی آئی تو زبان پر جاری ہوا **واذا مرضت فھو یشفین** اسکے ساتھ ہی معاً درد ٹھیر گیا اور پھر نہیں ہوا غرضیکہ لوگ اعتراض کے واسطے حقیقت کے واسطے نہیں ڈھونڈتے اور نہ اسے دیکھتے ہیں ۔

اعتراض کی صورت کوئی آجاوے تو انکے واسطے عید ہو جاتی ہے ہم نے کشتی نوح میں کہاں لکھا ہے کہ دوا نہیں لغو محض ہیں ٹیکہ نہ کرانے کی صاف وجہ لکھی ہے کہ چونکہ ہمیں آسمانی ٹیکہ لگایا گیا ہے جو کہ ایک نشان ہے اس لئے اس مادی علاج کو خدا کے نشان میں مشترک کر کے ہم شرک کے مرتکب ہونا نہیں چاہتے حقائق اپنے اپنے محل پر ہی چسپاں ہو سکتے ہیں دیکھئے (ماہ رمضان کا) روزہ ہر کیسے خدا کی رضا اور ثواب کا موجب ہے لیکن اگر کوئی عید کے دن روزہ رکھے تو کیا وہ ثواب کا مستحق ہو گا کسی اور خطا کا ۔ ان لوگوں نے ہمارے متعلق ذرا سوچ سے کام نہیں لیا اگر تقویٰ اور نیک نیتی سے کام لیتے اور سوچتے تو اتنا غوغا نہ کرتے بلکہ انکو حق سمجھ آ جاتا اور ہلاک نہ ہوتے خدا نیک نیت کو ضائع نہیں کرتا ✦

حضرت کی خدمت میں عرض کی گئی کہ معلوم ہوا ہے کہ گاؤں میں کوئی خط ایسا پہنچ جاتا ہے کہ محمد یوسف کے گھر کا پانی بند کر دو ان سے میل جول نہ رکھو تعلقات لین دین گفتگو سلام پیام سب ترک کرو اس لئے انکے گھر والے کو سخت تکلیف ہے فرمایا کہ خدا آسمان پر دیکھتا ہے ان کو اس کا اجر دیگا اور ان لوگوں کی سزا انکو دیگا یونہی انکو چھوڑتا نہیں ۔

جنات کے وجود اور اُن کی معرفت اشیا منگوانے اور کھانے کا سوال ہوا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اسپر ہمارا ایمان ہے مگر **عرفان** نہیں جنات کی ہمیں اپنی عبادت معاشرت غذا لباس وغیرہ امور میں ضرورت ہی کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمدہ فرمایا ہے **من حسن الاسلام المرء ترکه مالا یعنیه** انسانی عمر بہت تھوڑی ہے سفر بڑا کڑا اور لمبا ہے اسواسطے زاد راہ لینے کی **طیاری** کرنی چاہئے ان بیہودہ محض اور لغو کاموں میں مومن کی شان سے **بعید** ہے خدا کے ساتھ ہی صلح کرو اور اسی پر بھروسہ کرو اس سے بڑھکر کوئی **قادر** نہیں لا فتور نہیں بات یہ ہے نرے الفاظ جو پالون سے کچھ نہیں بنتا جب تک خدا اپنے فضل سے دلوں میں نہ گاڑ دے خدا پر بھروسہ کرنا ہی ہر مرض کا علاج ہوتا ہے میرے نزدیک یہ عالم گیر موت جو آتی ہے اسکا علاج بجز ایمان کے صیقل اور یقین کی **جلا** کے ہرگز ممکن نہیں ۔ یہ زمینی چیز نہیں ہے کہ زمین اس کا علاج کرے یہ آسمان سے آئی ہے اور اسے کوئی روک نہیں سکتا یہ **رجز من السماء** ہے ۔ سالقہ انبیا کے وقت بھی یہ بطور عذاب کے **ایک نشان** ہوتا رہا ہے بس اس کا علاج یہی ہے کہ اپنے ایمان کو اسکی **انتہائی غایت تک** پہنچا دو اسکے آنے سے پیشتر اوس خدا سے **صلح کرو استغفار** کرو توبہ کرو ۔ دعاؤں میں لگو اس کی کوئی دوائی نہیں ہے مرض جو تو دوا ہو یہ تو ایک **عذاب الٰہی** اور تہدید ہے بجز تقویٰ کے اسکا کیا علاج ہے یاد رکھو کہ اگر گھر میں ایک بھی **متقی** ہو گا تو خدا اس کے سارے گھر کو بچا دیگا بلکہ اگر اسکا تقویٰ کامل ہے تو وہ اپنے **محلے کا** بھی شفیع ہو سکتا ہے اگرچہ متقی مر بھی جاوے تو وہ سید ہو جنت میں جاتا ہے مگر ایسے وقت میں جبکہ یہ موت **ایک قہر الٰہی کا نمونہ** ہے اور بطور نشان کے دنیا پر آتی ہے میرا دل ہرگز شہادت نہیں دیتا کہ کوئی متقی اس ذلت کی موت سے مرے **متقی ضرور بچایا جاویگا**

میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں قشر پر صبر کرنیوالا مغز سے محروم رہتا ہے اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اُسے کچھ فائدہ نہیں دیتی جب کوئی طبیب کسیکو نسخہ دیوے اور وہ نسخہ لیکر طاق میں رکھ دیوے تو اُسے ہرگز فائدہ نہ ہو گا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکھے ہوئے عمل کا نتیجہ تھا جس سے وہ خود محروم ہے ✦

کشتی نوح کو بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپکو بناؤ **قد افلح من زکها** یوں تو ہزاروں چور ۔ زانی بدکار شرابی ۔ بدمعاش آنحضرت صلعم کی امت ہونیکا دعوے کرتے ہیں مگر کیا وہ درحقیقت ایسے ہیں ہرگز نہیں امتی وہی ہے جو آپ کی تعلیمات پر پورا کاربند ہے ۔ یہ طاعون کوئی مرض نہیں ہے صرف لوگوں کو سیدھا کرنے آئی ہے تم اُسکے سیدھا کرنے سے سیدھے نہ ہو بلکہ خدا کے واسطے سیدھے ہو جاؤ ۔ تاکہ **شرک سے بری** رہو بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اس سے صرف غریب لوگ ہی مرتے ہیں یہ ایک اور بدقسمتی ہے بجائے عبرت پکڑنے کے **الٹا اعتراض** کرتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ صرف بیماری ہے اس کو نماز روزہ سے کیا تعلق ہے ڈاکٹروں سے علاج کرانا چاہئے غرضیکہ بیباکی کی یہانتک نوبت پہنچی ہوئی ہے اور طاعون تو خدا کا ایک

آئینہ ہے جس مین خدا اپنا چہرہ دکہائیگا۔ یاد رکھو کہ طاعون کا نام خدا نے رحمت نہین رکہا کہ اس سے مرینوالا شہید ہو یہ تو زمانہ تحدی کا ہے بطور نشان کے آئی ہے مومن اور غیر مومن مین فرق کرکے جاویگی اس کا نام رجز ہے اور میرے الہام مین بھی اسے غضب کہا گیا ہے آج سے ۱۳۰۰ سو برس پیشتر قرآن مین اس کی خبر ہے واخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم ...الخ۔ یعنی جب گمراہی اور ضلالت کا زمانہ ہوگا ایسے وقت مین لوگون کا ایمان خدا پر صرف ایک بچون کی کہیل کی طرح ہوگا تب ہم ان مین ایک کیڑا نکالین گے جو انکو کاٹیگا غرض یہ خدا کا ایک قہر ہے جس سے بچنے کے واسطے ہر ایک کو لازم ہے کہ اپنی نجات کا آپ سامان کرے ✦

۲۶ نومبر ۱۹۰۲ء بروز چہار شنبہ

مغرب و عشا حضرت اقدس حسب معمول نماز با جماعت گزار کر مسجد کے گوشے مین جلوہ افروز ہوئے اور چند ایک نو وارد احباب نے بیعت کی طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے خدا اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو لاپرواہ ہے خدا اس سے لاپرواہ ہے اب اس وقت بھی جو نہ سمجھے تو اس کی قسمت ہی بد ہے ✦

بیعت مین تین نوجوان ایسے بھی شامل تھے جو کہ صرف ایک دن کی رخصت پر آئے تھے عصر کے وقت قادیان مین پہونچے اور اگلے روز انہون نے کیمپ مین حاضر ہونا تھا انکے اس اخلاص اور محبت پر فرمایا کہ باوجودیکہ فوجی نوکر ہین مگر خدا نے دین کی محبت ڈالدی ہے صدق اور اخلاص لیکر آئے ہین خدا ہر ایک کو یہ نصیب کرے۔

ایک صاحب نے عرض کی کہ میرے سر مین درد رہتا ہے اور ہمیشہ گرمی مین تنگ رہتا ہے۔ شام کو جب ٹھنڈ شروع ہوتی ہے تو آرام ہو جاتا ہے ورنہ تمام دن اور گرمی کے وقت مجھے سخت تکلیف رہتی ہے دعا فرمائی جاوے حضرت اقدس نے فرمایا کہ علاج بھی کیا ہے اس نے کہا ہان وہ ٹکیہ بھی کہائی ہین جو کہ سر درد کے آرام کے لئے آجکل مشہور ہین مگر فائدہ نہین فرمایا کہ ہڈیون کا شوربا پیا کرو۔ ہڈیان ایسی لین جس مین کچھ گوشت چڑہا ہو اسکو ابال کر شوربا ٹھنڈا کرو کہ چربی جم جاوے اس چربی کو نکالدو یا ایک رومال پانی مین تر کرکے شوربہ اس مین چہالو کہ چربی اس مین لگ جاوے اور خالص شوربا رہ جاوے وہ پیا کرو اور ہم دعا بھی کرینگے پہر اس شخص نے عرض کی کہ میرے گاؤن مین ایک مولوی مدرسہ مین ملازم سخت مخالف ہے اور مجھے بہت تکلیف دیتا ہے حضور دعا کرین کہ خدا اس کی تبدیلی وہان سے کردے حضرت اقدس نے اس مقام پر تبسم فرمایا اور پہر اسے اسطرح سے سمجھایا کہ اس جماعت مین جب داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو اگر تکالیف نہ پہنچین تو پہر ثواب کیونکر ہو پیغمبر خدا صلعم نے مکہ مین ۱۳ برس دکہ اٹہائے تم لوگون کو اس زمانے کی تکالیف کی خبر نہین اور نہ وہ تم کو پہنچی ہین مگر آپ نے صحابہ کو صبر ہی کی تعلیم دی آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکہو گے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر آوینگے اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا مین پہیلا دے اب اس وقت یہ لوگ تہوڑے دیکہکر دکہ دیتے ہین مگر جب یہ جماعت کثیر ہو جاویگی تو یہ سب خود ہی چپ کر جاوینگے اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ دکہ نہ دیتے اور دکہ دینے والے پیدا نہ ہوتے مگر خدا انکے ذریعے سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے تہوڑی مدت صبر کے بعد دیکہو گے کہ کچہ بھی نہین ہے جو شخص دکہ دیتا ہے یا تو توبہ کر لیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے کئی خط اسطرح کے آتے ہین کہ ہم گالیان دیتے تہے اور ثواب جانتے تہے لیکن اب توبہ کرتے ہین اور بیعت کرتے ہین۔ صبر بھی ایک عبادت ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صبر والون کو وہ بدلے ملینگے جنکا کوئی حساب نہین ہے یعنی ان پر بے حساب انعام ہون گے یہ اجر صرف صابرون کے واسطے ہے دوسری عبادۃ کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہین ہے جب ایک شخص ایک کی حمایت مین زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے دکہ پر دکہ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دکہ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے اسیطرح ہماری جماعت خدا کی حمایت مین ہے اور دکہ اٹہانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے صبر جیسی کوئی شے نہین ہے ✦

بعد ازین مفتی محمد صادق صاحب ڈوئی کا اخبار سناتے رہے اس زمانے کی نسبت فرمایا کہ عجیب بات ہے کہ ہندو بھی کہتے ہین کہ یہ زمانہ ایک بڑے اوتار کا ہے نواب صدیق الحسن خان نے لکہا ہے کہ نزول مسیح مین کوئی شخص چودہوین صدی سے آگے نہین بڑہتا (یعنی حجج الکرامہ و اقتراب الساعۃ اور اخبار مین وہ تمام چودہوین صدی تک کی خبر دیتی ہین) ترقی عمر بھی بہانہ ہی معلوم ہوتی ہے جیسے قرآن شریف مین ہے وقدرنا منازل حتی عاد کالعرجون القدیم۔

ایک حافظ صاحب نے درخواست کی کہ مین کوشش کرتا ہون کہ قرآن میری منزل ٹہر جاوے مگر ناکامیاب ہی رہتا ہون دعا فرمائیے حضرت اقدس نے فرمایا کہ قرآن خود یہ خاصیت رکہتا ہے کہ اس تفرقہ کو رفع کر دے محبت سے پڑہتے رہو ہم بھی دعا کرینگے پہر عشا کی نماز ادا کرکے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے ✦

۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے با جماعت ادا کی اور آج تمام دن حضرت کی طبیعت ناساز رہی اس لئے سیر بھی ملتوی رہی ظہر اور عصر کی نمازون مین حضور شریک ہوئے مگر بعد ازان دوران سر کثرت سے رہا اور ہاتہ پاؤن سرد ہوتے رہے اس لئے مغرب اور عشا کے وقت حضور تشریف نہ لا سکے ✦

۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے با جماعت ادا کی **جمعہ** مسجد اقصیٰ مین ادا کیا بعد نماز جمعہ مولوی غلام علی صاحب احمدی مرحوم ساکن جہلم کی نماز جنازہ حضرۃ اقدس نے پڑہائی عصر کے وقت حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تہوڑی دیر مجلس کی بمبئی سے ایک عیسائی اخبار نے آپکے متعلق ناشائستہ الفاظ لکہے تہے اس کا ذکر سنایا گیا ✦

مغرب و عشا حضرت اقدس بعد نماز مغرب مسجد کے گوشے مین حسب معمول آبیٹھے جعفر زٹلی نے اپنے اخبار مین اعجاز احمدی کی نسبت لکہا تہا کہ یہ بیان غلط ہے کہ یہ ۵ دن مین طیار ہوئی بلکہ اس کا مسودہ ایک عرصہ سے طیار ہو رہا تہا صرف مد کے واقعات کا تہوڑا سا مضمون ان ایام مین بنا لیا ہے اس سفید جہوٹ پر حضرت اقدس تبسم فرماتے رہے اور تعجب کرتے رہے ان لوگون کو اس قدر جہوٹ پر جہوٹ کی کسطرح جرأت ہوتی ہے پہر فرمایا کہ ہر ایک بات کے واسطے فیصلہ ہوتا ہے جب تک خدا تعالیٰ ان لوگون پر اول سبقت نہ کرے ہم بھی نہین کرتے اس کے بعد حضرت اقدس نے ارادہ ظاہر فرمایا کہ اگر طبیعت درست ہو جاوے تو نزول مسیح کو مکمل کرکے ایک رسالہ بزبان فارسی تحریر کیا جاوے جسمین دلائل کی بنیاد ۳ چیزون پر رکہی جاوے جسکو ہر ایک نبی پیش کرتا رہا ہے اول نصوص۔ دوسرے معجزات تیسرے عقل پہر فرمایا مشکل یہ ہے کہ عادت بھی ایک زنگ ہے جب دل پر بیٹھ جاوے تو ہزارہا دلائل ہون ان کا کوئی اثر نہین ہوتا جیسے ایک ہندو کے دل مین جو گنگا کی عظمت بیٹھی ہے اس سے دلائل پوچہو تو کچہ نہ دیگا صرف عادت کے طور پر اسکی بزرگی بھی مانتا جاویگا اسیطرح نزول مسیح کے بارے مین ان لوگون کی عادت ہوگئی ہے کہ وہ یہی مانتے ہین کہ اسی جسم کے ساتہ آسمان سے آوےگا یہ مرض بھی دق کی طرح لگا ہے لیکن مین اسپر خوش ہون کہ میرا خدا ہر ایک شے پر قادر ہے وہ اس مرض کے دفعیہ کے ہزارہا سامان پیدا کر دیگا ✦

جمعہ کی تعطیل کے لئے ایک میموریل دربار دہلی کی تقریب پر گورنمنٹ ہند کی خدمت مین پیش کرنے کی تجویز حضرت اقدس نے کی ہے جو کہ عنقریب شائع ہوگا ✦

اس کے بعد ترقی جماعت کا ذکر ہوا کہ یہ ایک عظیم الشان امر ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان تین سالون مین ظاہر کیا ہے ان ۳ سالون سے پیشتر ہماری جماعت صرف کئی سو تہی اور ان ۳ سالون مین ایک لاکہ سے زیادہ ہو گئی باوجودیکہ ہر طرف سے مزاحمت ہوتی رہی مخالفت مین کوئی فرق نہین رکہا اور ناخنون تک زور لگایا ✦

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے مباحثہ پر مسیح موعود حکم ربانی کا ریویو

اور

اپنی جماعت کیلئے ایک نصیحت

فریقین کی تحریر سے معلوم ہوا کہ مباحثہ مندرجہ عنوان کے پیش آنے کی وجہ یہ تھی کہ مولوی عبد اللہ صاحب احادیث نبویہ کو محض ردی کیطرح خیال کرتے ہیں اور ایسے الفاظ منہ پر لاتے ہیں جنکا ذکر کرنا بھی سوء ادب میں داخل ہے اور مولوی محمد حسین صاحب نے انکے مقابل پر یہ حجت پیش کی تھی کہ اگر احادیث ایسی ہی ردی اور لغو اور ناقابل اعتبار ہیں تو اس سے اکثر حصے عبادات اور مسائل فقہ کے باطل ہو جائینگے کیونکہ احکام قرآنی کی تفاصیل کا پتہ حدیث کے ذریعے سے ہی ملتا ہے۔ ورنہ اگر صرف قرآن کو ہی کافی سمجھا جائے تو پھر محض قرآن کے رو سے اس پر کیا دلیل ہے کہ فریضہ صبح کی دو رکعت اور مغرب کی تین رکعت اور باقی تین نمازیں چار چار رکعت ہیں یہ اعتراض ایک زبردست پیرایہ میں ہے گو اپنے اندر ایک غلطی رکھتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اس اعتراض کا مولوی عبد اللہ صاحب نے کوئی شافی جواب نہیں دیا محض فضول باتیں ہیں جو لکھنے کے بھی لائق نہیں ہاں اس اعتراض کا نتیجہ آخر کار یہ ہوا کہ مولوی عبد اللہ صاحب کو ایک نئی نماز بنانی پڑی جسکا جمیع اسلام کے فرقوں میں نام ونشان نہیں پایا جاتا انہوں نے التحیات اور درود اور دیگر تمام ادعیہ ماثورہ جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں درمیان سے اڑا دیں اور ان کی جگہ صرف قرآنی آیتیں رکھ دیں ایسا ہی اور بہت کچھ نماز میں تبدیلی کی جسکے ذکر کی اس جگہ ضرورت نہیں اور شاید مسائل حج وزکوۃ وغیرہ میں بھی تبدیلی کی ہوگی۔ لیکن کیا یہ سچ ہے کہ حدیثیں ایسی ہی ردی اور لغو ہیں جیسا کہ مولوی عبد اللہ صاحب نے سمجھا ہے۔ معاذ اللہ ہرگز نہیں ٭

اصل بات یہ ہے کہ ان ہر دو فریق میں سے ایک فریق نے افراط کی راہ اختیار کر رکھی ہے اور دوسرے نے تفریط کی۔ فریق اول یعنی مولوی محمد حسین صاحب اگرچہ اس بات میں سچ پر ہیں کہ احادیث نبویہ مرفوعہ متصلہ ایسی چیز نہیں ہیں کہ ان کو ردی اور لغو سمجھا جائے لیکن وہ حفظ مراتب کے قاعدہ کو فراموش کرکے احادیث کے مرتبہ کو اُس بلند مینار پر چڑھا دیتے ہیں جس پر قرآن شریف کی ہتک لازم آتی ہے اور اس سے انکار کرنا پڑتا ہے اور کتاب اللہ کی مخالفت اور معارضت کی وہ کچھ پرواہ نہیں کرتے اور حدیث کے قصے کو اُن قصوں پر ترجیح دیتے ہیں جو کتاب اللہ میں بتصریح موجود ہیں اور حدیث کے بیان کو کلام اللہ کے بیان پر ہر ایک حالت میں مقدم سمجھتے ہیں اور یہ صریح غلطی اور جادۂ انصاف سے تجاوز ہے اللہ جلشانہٗ قرآن شریف میں فرماتا ہے فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ۔ یعنے خدا اور اس کی آیتوں کے بعد کس حدیث پر ایمان لائینگے اس جگہ حدیث کے لفظ کی تنکیر جو فائدہ عموم کا دیتی ہے صاف بتلا رہی ہے کہ جو حدیث قرآن کے معارض اور مخالف پڑے اور کوئی راہ تطبیق کی پیدا نہ ہو اس کو رد کر دو اور اس حدیث میں ایک پیشگوئی بھی ہے جو بطور اشارۃ النص اس آیت سے مترشح ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالےٰ آیت ممدوحہ میں اس بات کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ ایک ایسا زمانہ بھی اس امت پر آنے والا ہے کہ جب بعض افراد اس امت کے قرآن شریف کو چھوڑ کر ایسی حدیثوں پر بھی عمل کرینگے جنکے بیان کردہ بیان قرآن شریف کے بیانات سے مخالف اور معارض ہونگے غرض یہ فرقہ اہل حدیث اس بات میں افراط کی راہ پر قدم مار رہا ہے کہ قرآنی شہادت پر حدیث کے بیان کو مقدم سمجھتے ہیں اور اگر وہ انصاف اور خدا ترسی سے کام لیتے تو ایسی حدیثوں کی تطبیق قرآن شریف سے کر سکتے تھے مگر وہ اس بات پر راضی ہو گئے کہ خدا کے قطعی اور یقینی کلام کو بطور متروک اور مہجور کے قرار دیدیں اور اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ ایسی حدیثوں کو جنکے بیانات کتاب اللہ سے مخالف ہیں یا تو چھوڑ دیں اور یا انکی کتاب اللہ سے تطبیق کریں پس یہ وہ افراط کی راہ ہے جو مولوی محمد حسین نے اختیار کر رکھی ہے ٭

اور انکے مخالف مولوی عبد اللہ صاحب نے تفریط کی راہ پر قدم مارا ہے جو سرے سے احادیث سے انکار کر دیا ہے اور احادیث سے انکار ایک طور سے قرآن شریف کا بھی انکار ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ پس جبکہ اللہ تعالےٰ کی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے وابستہ ہے اور آنجناب کے عملی نمونوں کے دریافت کے لئے جو اتباع موقوف ہے حدیث بھی ایک ذریعہ ہے پس جو شخص حدیث کو چھوڑتا ہے وہ طریق اتباع کو بھی چھوڑتا ہے اور مولوی عبد اللہ صاحب کا یہ قول کہ تمام حدیثیں محض شکوک اور ظنون کا ذخیرہ ہے یہ قلت تدبر کی وجہ سے خیال پیدا ہوا ہے اور اس خیال کی اصل جڑ محدثین کی ایک غلط اور نا مکمل تقسیم ہے جس نے بہت سے لوگوں کو دھوکا دیا ہے کیونکہ وہ یوں تقسیم کرتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں ایک تو کتاب اللہ ہے اور دوسری حدیث اور حدیث کتاب اللہ پر قاضی ہے گویا احادیث ایک قاضی یا جج کی طرح کرسی پر بیٹھی ہیں اور قرآن ان کے سامنے ایک مستغیث کیطرح کھڑا ہے اور حدیث کے حکم کے تابع ہے ایسی تقریر سے بیشک ہر ایک کو دھوکا [illegible] کہ جب کہ حدیثیں سو ڈیڑھ سو برس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جمع کی گئیں ہیں اور انسانی ہاتھوں کے مس سے وہ خالی نہیں ہیں اور باایں ہمہ وہ احاد کا ذخیرہ اور ظنی ہیں اور ان میں قسم متواترات شاذ و نادر جو حکم معدوم کا رکھتی ہیں اور پھر وہی قرآن شریف پر قاضی بھی ہیں تو اس سے لازم آتا ہے کہ تمام دین اسلام ظنیات کا ایک تودہ اور انبار ہے اور ظاہر ہے کہ ظن کوئی چیز نہیں ہے اور جو شخص محض ظن کو پنجہ مارتا ہے وہ مقام بلند حق سے بہت نیچے گرا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا یعنی محض ظن حق الیقین کے مقابلہ پر کچھ چیز نہیں پس قرآن شریف تو یوں ہاتھ سے گیا کہ وہ بغیر قاضی صاحب کے فتووں کے واجب العمل نہیں اور متروک اور مہجور ہے اور قاضی صاحب یعنی احادیث صرف ظن کے میلے کچیلے کپڑے زیب تن رکھتے ہیں جن سے احتمال کذب کسیطرح مرتفع نہیں کیونکہ ظن کی تعریف یہی ہے کہ وہ دروغ کے احتمال سے خالی نہیں ہوتا پس اس صورت میں نہ تو قرآن ہمارے ہاتھ میں رہا اور نہ حدیث اس لائق کہ اس پر بھروسہ ہو سکے گویا دونوں ہاتھ سے گئے یہ غلطی ہے جس نے اکثر لوگوں کو ہلاک کیا*۔

نوٹ * میں جب اشتہار کو ختم کر چکا شاید دو تین سطریں باقی تھیں تو خواب نے میرے پر زور کیا یہانتک کہ میں مجبوری کاغذ کو ہاتھ سے چھوڑ کر سو گیا تو خواب میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی نظر کے سامنے آ گئے میں نے ان دونوں کو مخاطب کرکے یہ کہا خسف القمر والشمس فی رمضان فبای اٰلاء ربکما تکذبان یعنی چاند اور سورج کو تو رمضان میں گرہن لگ چکا پس تم اے دونوں صاحبو کیوں خدا کی نعمت کی تکذیب کرتے ہو۔ پھر میں خواب میں اخویم مولوی عبد الکریم صاحب کو کہتا ہوں کہ آلاء سے مراد اسجگہ میں ہوں اور پھر میں نے ایک دالان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کہ اسمیں چراغ روشن ہے گویا رات کا وقت ہے اور اسی الہام مندرجہ بالا کو چند آدمی چراغ کے سامنے قرآن کھولکر اس سے یہ دونوں فقرے نقل کر رہے ہیں گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف میں وہ موجود ہے اور انمیں سے ایک شخص کو شناخت کیا کہ میاں نبی بخش صاحب امرتسری ہیں منہ

اور صراط مستقیم جسکو ظاہر کرنے کے لئے میں اس مضمون کو لکھا ہے یہ ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھ میں اسلامی ہدایتوں پر قائم ہونے کے لئے تین چیزیں ہیں (۱) قرآن

شریف جو کتاب اللہ ہے جس سے بڑھکر ہمارے ہاتھ مین کوئی کلام قطعی اور یقینی نہین وہ خدا کا کلام ہے وہ شک اور ظن کی آلائشون سے پاک ہے +

(۲) دوسری **سنت** اور اس جگہ ہم اہلحدیث کی اصطلاحات سے الگ ہو کر بات کرتے ہین یعنی ہم حدیث اور سنت کو ایک چیز قرار نہین دیتے جیسا کہ رسمی محدثین کا طریق ہے بلکہ حدیث الگ چیز ہے اور سنت الگ چیز۔ سنت سے مراد ہماری صرف آنحضرت کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتدا سے قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ رہیگی یا بہ تبدیل الفاظ یون کہہ سکتے ہین کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا قول ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اور قدیم سے عادت اللہ یہی ہے کہ جب انبیا علیہم السلام خدا کا قول لوگون کی ہدایت کے لئے لاتے ہین تو اپنے فعل سے یعنی عملی طور پر اس قول کی تفسیر کر دیتے ہین تا اس قول کا سمجھنا لوگون پر مشتبہ نہ رہے اور اس قول پر آپ بھی عمل کرتے ہین اور دوسرون سے بھی عمل کراتے ہین (۳) تیسرا ذریعہ ہدایت کا **حدیث** ہے اور حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہین کہ جو قصون کے رنگ مین آنحضرت صلعم سے قریباً ڈیڑھ سو برس بعد مختلف راویون کے ذریعون سے جمع کئے گئے ہین۔ پس سنت اور حدیث مین مابالامتیاز یہ ہے کہ سنت ایک عملی طریق ہے جو اپنے ساتھ تواتر رکھتا ہے جسکو آنحضرت صلعم نے اپنے ہاتھ سے جاری کیا اور وہ یقینی مراتب مین قرآن شریف سے دوسرے درجے پر ہے اور جسطرح آنحضرت صلعم قرآن شریف کی اشاعت کے لئے مامور تھے ایسا ہی سنت کی اقامت کے لئے بھی مامور تھے پس جیسا کہ قرآن شریف یقینی ہے ایسا ہی سنت معمولہ متواترہ بھی یقینی ہے۔ یہ دونون خدمات آنحضرت صلعم اپنے ہاتھ سے بجا لائے اور دونون کو اپنا فرض سمجھا مثلاً جب نماز کیلئے حکم ہوا تو آنحضرت صلعم نے خدا تعالیٰ کے اس قول کو اپنے فعل سے کھولکر دکھا دیا اور عملی رنگ مین ظاہر کر دیا کہ فجر کی نماز کی یہ رکعات ہین اور مغرب کی یہ اور باقی نمازون کے لئے یہ یہ رکعات ہین۔ ایسا ہی حج کر کے دکھلایا اور پھر اپنے ہاتھ سے ہزارہا صحابہ کو اس فعل کا پابند کر کے سلسلہ تعامل بڑے زور سے قائم کر دیا پس عملی نمونہ جو ابتک امت مین تعامل کے رنگ مین مشہود و محسوس ہے اسی کا نام سنت ہے لیکن حدیث کو آنحضرت صلعم نے اپنے روبرو نہین لکھوایا اور نہ اسکے جمع کرانے کے لئے کوئی اہتمام کیا۔ کچھ حدیثین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمع کی تھین لیکن پھر تقوے کے خیال سے انہون نے وہ سب حدیثین جلا دین کہ یہ میرا سماعی بلا واسطہ نہین ہے خدا جانے اصل حقیقت کیا ہے پھر جب وہ دور صحابہ رضی اللہ عنہم کا گذر گیا تو بعض تبع تابعین کی طبیعت کو خدا نے اس طرف پھیر دیا کہ حدیثون کو بھی جمع کر لینا چاہیئے تب حدیثین جمع ہوئین اس مین شک نہین ہو سکتا کہ اکثر حدیثون کے جمع کرنے والے بڑے متقی اور پرہیزگار تھے انہون نے جہان تک ان کی طاقت مین تھا حدیثون کی تنقید کی اور ایسی حدیثون سے بچنا چاہا جو اُن کی رائے مین موضوعات مین سے تھین اور ہر ایک مشتبہ الحال راوی کی حدیث نہین لی بہت محنت کی مگر تاہم چونکہ وہ ساری کاروائی بعد از وقت تھی اس لئے وہ سب ظن کے مرتبہ پر رہی باایہمہ یہ سخت ناانصافی ہوگی کہ یہ کہا جائے کہ وہ سب حدیثین لغو اور نکمی اور بیفائدہ اور جھوٹی ہین بلکہ اُن حدیثون کے لکھنے مین اس قدر احتیاط سے کام لیا گیا ہے اور اسقدر تحقیق اور تنقید کی گئی ہے جو اسکی نظیر دوسرے مذاہب مین نہین پائی جاتی یہودیون مین بھی حدیثین ہین اور حضرت مسیح کے مقابل پر بھی وہی فرقہ یہودیون کا تھا جو عامل بالحدیث کہلاتا تھا لیکن ثابت نہین کیا گیا کہ یہودیون کے محدثین نے ایسی احتیاط سے وہ حدیثین جمع کی تھین جیسا کہ اسلام کے محدثین نے تاہم یہ غلطی ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ جب تک حدیثین جمع نہ ہوئی تھین اس وقت تک لوگ نمازون کی رکعت سے بیخبر تھے یا حج کرنے کے طریق سے ناآشنا تھے کیونکہ سلسلہ تعامل نے جو سنت کے ذریعے سے اُنمین پیدا ہو گیا تھا تمام حدود اور فرائض اسلام اُنکو سکھا دئے تھے اس لئے یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ان حدیثون کا دنیا مین اگر وجود بھی نہ ہوتا جو مدت دراز کے بعد جمع کی گئین تو اسلام کی اصلی تعلیم کا کچھ بھی حرج نہ تھا کیونکہ قرآن اور سلسلہ تعامل نے اُن ضرورتون کو پورا کر دیا تھا تاہم حدیثون نے اس نور کو زیادہ کیا گویا اسلام نور علیٰ نور ہو گیا اور حدیثین قرآن اور سنت کے لئے گواہ کی طرح کھڑی ہو گئین اور اسلام کے بہت سے فرقے جو بعد مین پیدا ہو گئے اُنمین سے سچے فرقے کو احادیث صحیحہ سے بہت فائدہ پہنچا پس مذہب اسلم یہی ہے کہ نہ تو اس زمانہ کے اہلحدیث کی طرح حدیثون کی نسبت یہ اعتقاد رکھا جائے کہ قرآن پر وہ مقدم ہین اور نیز اگر اُنکے قصے صریح قرآن کے بیانات سے مخالف پڑین تو ایسا نہ کرین کہ حدیثون کے قصون کو قرآن پر ترجیح دیجاوے اور قرآن کو چھوڑ دیا جائے اور نہ حدیثون کو مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے عقیدہ کی طرح محض لغو اور باطل ٹہرایا جائے بلکہ چاہیئے کہ قرآن اور سنت کو حدیثون پر قاضی سمجھا جائے اور جو حدیث قرآن اور سنت کے مخالف نہ ہو اسکو بسر و چشم قبول کیا جاوے یہی صراطِ مستقیم ہے مبارک وہ جو اس کے پابند ہوتے ہین اور نہایت بد قسمت اور نادان وہ شخص ہے جو بغیر لحاظ اس قاعدہ کے حدیثون کا انکار کرتا ہے

ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کرین اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دین اور اگر حدیث مین کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت مین اور نہ قرآن مین مل سکے تو اس صورت مین فقہ حنفی پر عمل کر لین کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے اور اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفی کوئی صحیح فتوی نہ دے سکے تو اس صورت مین علماء اس سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہاد سے کام لین لیکن ہوشیار رہین کہ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کی طرح بیوجہ احادیث سے انکار نکرین ہان جہان قرآن اور سنت سے کسی حدیث کو معارض پاوین تو اس حدیث کو چھوڑ دین۔ یاد رہے کہ ہماری جماعت بہ نسبت عبد اللہ کے اہل حدیث سے اقرب ہے اور عبد اللہ چکڑالوی کے بیہودہ خیالات سے ہمین کچھ بھی مناسبت نہیں ہر ایک جو ہماری جماعت مین ہے اُسے چاہیے کہ وہ عبد اللہ چکڑالوی کے عقیدون سے جو حدیثون کی نسبت وہ رکھتا ہے بدل متنفر اور بیزار ہو اور ایسے لوگون کی صحبت سے حتی الوسع نفرت رکھین کہ یہ دوسرے مخالفون کی نسبت زیادہ برباد شدہ فرقہ ہے اور چاہیئے کہ نہ وہ مولوی محمد حسین کے گروہ کی طرح حدیث کے بارہ مین افراط کی طرف جھکین اور نہ عبد اللہ کی طرح تفریط کی طرف مائل ہون بلکہ اس بارہ مین وسط کا طریق اپنا مذہب سمجھ لین یعنی نہ تو ایسے طور سے بکلی حدیثون کو اپنا قبلہ و کعبہ قرار دیدین جس سے قرآن متروک اور مہجور کی طرح ہو جائے (باقی آئندہ)

الہام

آج رات مجھے رویا مین دکھایا گیا کہ ایک درخت باردار اور نہایت لطیف اور خوبصورت پھلون سے لدا ہوا ہے اور کچھ جماعت اور زور سے ایک بوٹی کو اس پر چڑھانا چاہتی ہے جس کی جڑ نہین بلکہ چڑھا رکھی ہے وہ بوٹی افتیمون کی مانند ہے اور جیسے جیسے وہ بوٹی اس درخت پر چڑھتی ہے اُس کے پھلون کو نقصان پہنچتی ہے اور اُس لطیف درخت مین ایک کھجاہٹ اور بدشکلی پیدا ہو رہی ہے اور جن پھلون کی اس درخت سے توقع کی جاتی ہے اُنکے ضائع ہونیکا سخت اندیشہ ہے بلکہ کچھ ضائع ہو چکے ہین تب میرا دل اس بات کو دیکھ کر گھبرا گیا اور پگھل گیا اور مین نے ایک شخص کو جو ایک نیک اور پاک انسان کی صورت پر کھڑا تھا پوچھا کہ یہ درخت کیا ہے اور یہ بوٹی کیسی ہے جس نے ایک لطیف درخت کو شکنجہ مین دبا رکھا ہے تب اُس نے جواب مین مجھے یہ کہا کہ یہ درخت قرآن خدا کا کلام ہے اور یہ بوٹی وہ احادیث اور اقوال وغیرہ ہین جو قرآن کے مخالف ہین یا مخالف ٹہرائی جاتی ہین اور ان کی کثرت نے اس درخت کو دبا لیا ہے اور اسکو نقصان پہنچا رہی ہین۔ تب میری آنکھ کھل گئی چنانچہ مین آنکھ کھلتے ہی اس وقت جو بات تھی اس مضمون

اظہار قبول صداقت

سید عبد الحی صاحب احمدی عرب ساکن بغداد جنہون نے قریبًا چار سال سے حضرۃ اقدس امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر اپنے تمام عقائد اہل التشیع وغیرہ سے توبہ کر کے بیعت کی ہے چند ایام مین ملک عرب کو تشریف لے جانے والے ہین ان کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ صرف کلمۃ الحق کی تبلیغ اور اشاعت کی خاطر یہ سفر اختیار کرتے ہین تاکہ اہل عرب کو اس نور کی طرف دعوت کرین جو خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق کی نجاۃ کے واسطے **قادیان** مین چمکایا ہے اس سے پیشتر تو اہل التشیع انکو ایک بڑا مقدس عالم اپنے مذہب کا خیال کر کے ان کو اپنے ماتم کی محفلون کا امام بناتے تھے اور اسی لئے سید عبد الحی صاحب احمدی عرب کو کئی ہزار شعر عربی اور فارسی زبان مین یاد ہے مگر حق اور راستی کی قبولیت کے بعد بڑے سے بڑا عالم بھی راستی کے منکرون کے نزدیک ایک عامی اور ادنیٰ آدمی گمان کر لیا جاتا ہے اس لئے خدا جانے وہ انکی نسبت کیا رائے ظاہر کرین ذیل مین ہم انکا ایک اشتہار درج کرتے ہین جو انہون نے قادیان مین اس غرض سے چھپوایا ہے کہ وہ بعض بلاد مین شائع کرین ۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابلاغ للمومنین والسادۃ الاکرمین اعنی السادۃ البحاریہ والمدانیۃ من اہل البطالۃ

نمبر اول

ناظرین پر واضح ہو کہ مین اہل التشیع مین سے ایک سخت شیعہ تھا اور ہمیشہ اپنے وعظون مین بھی یہی بیان کرتا رہا اور منبر پر چڑھ کر مرثیہ خوانی کرتا رہتا تھا مثلاً لودیانہ ۔ پشاور ۔ لکہنؤ وغیرہ اور مین ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ جس آدمی کو مذہب حق کی تلاش ہو وہ شیعہ مذہب مین داخل ہو بجز شیعہ کے کہین حق نہین پائیگا مگر جب مین پنجاب مین سیاحت کرتا ہوا آیا تو مین نے سنا کہ ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ مین امام منتظر ہون اور مسیح موعود ہون مجھ اسکے دیکھنے کا شوق ہوا اس خیال سے مین قصبہ قادیان ضلع گورداسپور تک پہنچا مین نے خود اس کو دیکھا اور فرماتا تھا کہ جو شخص میرے پاس رہیگا وہ ضرور میری تائید مین نشان دیکھیگا مین تین ماہ تک سخت مخالفت کی حالت مین رہا اور اس عرصے مین نے کئی نشان دیکھے اور حقائق و معارف خوب سنے رفتہ رفتہ فضل الٰہی میرے شامل حال ہوتا گیا تو مین نے مذہب شیعہ سے توبہ نصوح کی اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو سچے مومن اور پکے مسلم سمجھا اور رضی اللہ عنہ ورضو کا مصداق یقین کیا غرض مین نے اس انسان کو امام منتظر سمجھ لیا اور اس کی بیعت کر لی اور مین قریبًا چار برس قادیان مین رہا اور میرا اب عرب جانے کا ارادہ ہے لیکن مین مناسب سمجھتا ہون کہ عرب جانے سے پیشتر اپنے یہان کے شیعہ بھائیون پر وہ حق جو مین نے دیکھا اور سمجھ لیا ہے اچھی طرح ظاہر کرون اور ان کو امام منتظر علیہ السلام کی طرف توجہ دلاؤن جسکا ظہور قادیان مین ہو چکا ہے اور جس کی انتظار مین صدیان گذر گئین اور مین رستہ پر ہر شہر مین چار یا پانچ دن تک قیام کرونگا اور بازار مین تمام شیعون کے سامنے بزبان عربی فارسی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات کی بابت بیان کرونگا کہ مین نے وہان جا کر بچشم خود کیا دیکھا اور کیسا خدا کی ہستی پر یقین ہوا اور جہان مین پہنچونگا وہان کے شہر والون کو یہ اطلاع دیونگا کہ ہر شخص جو طالب حق ہے میرا وعظ سننے کے واسطے بازار مین تشریف لاوین ۔

المشتہر سید عبد الحی العربی الحویزی خادم المسیح الموعود والمہدی المسعود الساکن بلدۃ قادیان علیہ السلام

البدر (نمبر ۶)

منشی نبی بخش صاحب احمدی کلرک اگزمینر آفس لاہور ایک ایسے احمدی بھائی کے نام البدر جاری کرواتے ہین جو خود خریداری کی مقدرت نہین رکھتے خدا اس نصرت کی انکو جزاء خیر دیوے اور دیگر اہل وسعت احباب کو ایسی توفیق عطا کرے ۔

شیخ نور احمد صاحب از افریقہ سے تشریف لا کر اپنے دو رشتہ دارون کے نام ۶ ۶ ماہ کے واسطے البدر جاری کرواتے ہین ۔

میاں محمد یمین صاحب داتہ سے ایک خریدار البدر دیتے ہین ۔

نوٹ ابھی تک بہت سے مقامات ایسے ہین جہان کے احباب کے نام اور پتہ ہمین معلوم نہین ہین ہم ان احباب کے بہت مشکور ہونگے جو انکے پتہ لکھکر ہمین روانہ کر دیوین کہ البدر ان کے پاس بطور نمونہ کے روانہ کیا جاوے

نقل خط میاں احمد دین صاحب از گوجرانوالہ

مین آپکے اخبار کی اشاعت مختلف اور دور دور کے شہرون مین کرتا ہون اور میرا دل چاہتا ہے کہ حضرت اقدس امام ہمام کے کلمات کی خریدار تمام دنیا ہو جاوے اور مین یہ بھی چاہتا ہون کہ کچھ نہین تو کم از کم **پانچسو** خریدار اکیلا آپ کو دون آپ مجھے اپنا مقروض سمجھین اور دعا کرین کہ مین آپ کا قرض باسانی اتار دون اور نیز دعا کرین کہ اللہ تعالےٰ مجھکو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دیوے آمین

عملی شکریہ

ناظرین پر واضح ہو کہ آج تک قریب ۳۰ خریدار کے میاں احمد دین صاحب موصوف البدر کو دے چکے ہین خدا تعالیٰ ان کی آرزو کو پورا کرے اور ہر ایک کے دل مین نیکی اور راستی کی باتون کی قبولیت اور اشاعت کی ایسی ہی قدر دانی والے جیسی کہ میاں احمد دین صاحب موصوف نے اپنے خط مین ظاہر کی ہے دراصل ان ضرورتون کے محسوس کرنیکے واسطے بھی دل اور گردہ چاہیئے ورنہ ہر ایک کا یہ کام نہین ہے کہ اپنی ہمتون اور کوششون اور وجاہت تعلقات اخوت و قرابت کو ایسے کامون مین صرف کرے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اوس سے انجام کار ایک بڑی بھاری قوم مستفید ہو سکے دراصل اس وقت **البدر** کو ایسے ایسے ہمدردون کی بڑی ضرورت ہے اور امید ہے کہ جہان خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آجتک دو احباب کے دل مین اس ہمدردی کی روح پھونکی ہے وہ اورون مین بھی پھونک دیگا کیونکہ وہ **قادر** خدا ہے اور جب تک وہ اپنے بندون کو اپنے قادرانہ تصرفات نہ دکھا دے تو یقین کیسے ترقی کرے دوسرے مہربان ہمارے **میر محمد سعید صاحب** کنگی نزیل حیدرآباد دکن ہین جنہون نے آج تک ۲۰ خریدار بہم پہنچائے ہین ایسے ہمدردون کا پیدا ہو جانا ایک نعمت الٰہی ہے جسکا شکریہ ہم پر ضروری ہے اور البدر نمبر ۴ کے اول کالم مین جس عملی شکریہ کی ہم نے توفیق طلب کی تھی اس کی ایک راہ اللہ تعالےٰ نے کہول دی ہے اور [illegible] اسے اسطرح ادا کرتے ہین کہ اگر احمدیہ جماعت مین سے کوئی ایسے دو صاحب بھی ہین جو عیال خرچ کر کے **البدر** کی خریداری کی مقدرت نہین رکھتے اور وہ مشتاق ہین کہ حضرۃ امام زمان کے کلمات طیبات انکے کان تک پہنچین تو وہ صرف ہمارے پاس تیرہ (۱۳) آنے یعنی سالانہ محصولڈاک روانہ کر دیوین تو ہم ایک سال تک پرچہ مفت ان کی خدمت مین پہنچاتے رہینگے مگر یاد رہے کہ وہ ایسے دو صاحب ہون جو ایک تو قادیان سے باہر رہتے ہون اور ان کے پاس کسی ذریعہ سے حضرت کے حالات نہ پہنچ سکتے ہون اور اگر میاں **احمد دین صاحب** اور **میر محمد سعید صاحب** خود ایسے دو صاحب منتخب کر کے انکا مفصل پتہ روانہ کر دیوین اور منتخب شدہ صاحب محصولڈاک سالانہ روانہ کر دین تو انکے نام جاری کر دینے مین ہماری عین خوشی ہے اور جو صاحب ایسی درخواست خود کرین تو ہمین اختیار ہوگا کہ ہم وہان کی جماعت سے دریافت کر لین

ضمیمہ نزول المسیح

بقیہ مضمون اعجاز احمدی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

وہ نشان جو انکو دکھائے گئے اگر نوح کی قوم کو دکھائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتی اور اگر لوط کی قوم ان سے اطلاع پاتی تو انپر پتھر نہ برستے مگر یہ لوگ سورج کو دیکھتے ہین اور کہتے ہین کہ رات ہے یہ تو یہود سے بھی بڑھ گئے خدا کے نشانون کی تکذیب سہل نہین اور کبھی زمانہ مین ٹھیکا انجام اچھا نہین ہوا تو کیا اب اچھا ہو جائے گا مگر اس زمانہ مین دہریت پھیل گئی اور دل سخت ہو گئے اور نہین ڈرتے ہین ان لوگون کو کس سے تشبیہہ دون یہ لوگ اس اندھے سے مشابہ ہین جو آفتاب کے وجود سے انکار کرتا ہے اور اپنے اندھاپن سے متنبہ نہین ہوتا یہ لوگ ان یہودیون اور عیسائیون کی طرح ہین جو صدہا خدا کی تائیدین اور معجزات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور مین آئے نہین دیکھتے اور احد کی لڑائی اور حدیبیہ کے قصہ کو پیش کرتے ہین اور حضرۃ عیسٰی کی نسبت بھی یہودیون کا بھی حال ہے +

حال مین ایک یہودی کی تالیف شائع ہوئی ہے جو میرے پاس اس وقت موجود ہے گویا وہ محمد حسین یا ثناء اللہ کی تالیف ہے وہ اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ اس شخص یعنی عیسٰی سے ایک معجزہ بھی ظہور مین نہین آیا اور نہ کوئی پیشگوئی اسکی سچی نکلی۔ وہ کہتا تھا کہ داؤد کا تخت مجھے ملے گا کہان ملا وہ کہتا تھا کہ بارہ حواری بہشت مین بارہ تخت پائینگے کہان بارہ کو وہ تخت ملے یہودا اسکریوطی تیس روپیہ لے کر اس سے برگشتہ ہو گیا اور حواریون مین سے کاٹا گیا اور پطرس نے تین مرتبہ اسپر لعنت بھیجی کیا وہ تخت کے لائق رہا۔ اور نیز کہتا تھا کہ اس زمانے کے لوگ ہنوز نہین مرین گے کہ مین واپس آجاؤن گا کہان واپس آیا اور پھر یہ یہودی لکھتا ہے کہ اس شخص کے جھوٹا ہونے پر یہی کافی ہے کہ ملاکی نبی کے صحیفہ مین ہمین خبر دی گئی ہے کہ سچا مسیح جو یہودیون مین آنیوالا تھا وہ ہرگز نہین آئے گا جب تک الیاس نبی دوبارہ دنیا مین نہ آجائے پس کہان الیاس آسمان سے نازل ہوا اور پھر اس جگہ بہت شور مچاتا ہے اور لوگون کے سامنے اپیل کرتا ہے کہ دیکھو ملاکی نبی کی کتاب مین پیشگوئی تو یہ تھی کہ خود الیاس اس دنیا مین دوبارہ آئے گا اور یہ شخص یوحنا کو (جو مسلمانون مین یحیٰی کے نام سے مشہور ہے) الیاس بتاتا ہے گویا اسکا مثیل قرار دیتا ہے مگر خدا نے تو ہمین مثیل کی خبر نہین دی اس نے تو صاف فرمایا تھا کہ خود الیاس دوبارہ آجائے گا اور ہم قیامت کو اگر پوچھے بھی جائین تو یہی کتاب خدا کے سامنے پیش کر دینگے کہ تو نے کہان لکھا تھا کہ مثیل الیاس قبل مسیح موعود بھیجا جائیگا اور ان تحریرات کے بعد حضرت مسیح کی نسبت سخت بدزبانی کرتا ہے کتاب موجود ہے جو چاہے دیکھ لے +

اب بتاؤ کہ اس یہودی اور مولوی محمد حسین اور میان ثناء اللہ کے دل باہم متشابہ ہین یا نہین میری کسی پیشگوئی کے خلاف ہونے کی نسبت کس قدر جھوٹ بولتے ہین حالانکہ ایک بھی پیشگوئی جھوٹی نہین نکلی بلکہ تمام پیشگوئیان صفائی سے پوری ہو گئین شرطی پیشگوئیان شرط کیموافق پوری ہوئین اور ہون گی اور جو پیشگوئیان بغیر شرط کے ہین جیسا کہ لیکھرام کی نسبت پیشگوئی وہ اسیطرح پوری ہو گئین یہ تو میری پیشگوئیون کی واقعی حقیقت ہے۔ مگر جو اس یہودی فاضل نے حضرۃ عیسٰی علیہ السلام کی پیشگوئیون پر اعتراض کئے ہین بلکہ وہ ایسے سخت ہین کہ ان کا تو ہمین بھی جواب نہین آتا اور اگر مولوی ثناء اللہ یا مولوی محمد حسین یا کوئی پادری صاحبون مین سے ان اعتراضات کا جواب دے سکے تو ہم ایک سو روپیہ نقد بطور انعام اس کے حوالے کرینگے خدا کیلئے پیشگوئیون کا یہ حال اس سے تو ہمین بھی تعجب ہے ایسی پیشگوئیون پر تو نسخ بھی جاری نہین ہو سکتا تا یہ خیال کیا جائے کہ وہ منسوخ ہو گئین ہین۔ ہان وعید کی پیشگوئیان جیسا کہ آتھم کی پیشگوئی یا احمد بیگ کے داماد کی پیشگوئی ایسی پیشگوئیان ہین جن کی قرآن اور توریت کے رو سے تاخیر بھی ہو سکتی ہے اور ان کا التوا انکے کذب کو مستلزم نہین کیونکہ خدا اپنے وعید کے روکنے پر اختیار رکھتا ہے جیسا کہ مسلمانون اور عیسائیون کا یہی عقیدہ ہے کیونکہ یونس نبی کی پیشگوئی جو عذاب کے لئے تھی اسکے ساتھ کوئی شرط توبہ وغیرہ کی نہین تب بھی عذاب ٹل گیا اور کوئی مسلمان یا عیسائی نہین کہہ سکتا کہ یونس جھوٹا تھا۔ دیکھو کتاب یونہ نبی اور درمنثور +

اب کس قدر تعجب کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میرے پر وہ اعتراض کرتے ہین جن کی رو سے ان کو اسلام ہی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے اگر ان کے دلمین تقوے ہوتی تو ایسے اعتراض کبھی نکرتے جنمین دوسرے نبی شریک غالب ہین اور پھر تعجب یہ کہ ہزارہا پیشگوئیاں جو بین صفائی سے پوری ہو گئین نظر نہین اٹھاتے اور اگر کوئی پیشگوئی اپنی حماقت سے سمجھ مین نہ آوے تو بار بار اسکو پیش کرتے ہین کیا یہ ایمانداری ہے اگر ان کو طلب حق ہوتی تو انکے لئے طریقہ تصفیہ آسان تھا کہ وہ خود قادیان آتے اور مین انکی آمدورفت کا خرچ بھی دیدیتا اور بطور مہمانون کے ان کو رکھتا تب وہ دل کھولکر اپنی تسلی کر لیتے دور بیٹھے بغیر دریافت پوری حقیقت کے اعتراض کرنا بجز حماقت یا تعصب کے اور کیا اس کا سبب ہو سکتا ہے +

اسیطرح کے بیوقوف ایک مرتبہ پانسو کے قریب حضرۃ مسیح سے مرتد ہو گئے تھے کہ اس شخص کی پیشگوئیان صحیح نہین نکلین اور دراصل یہودا اسکریوطی مرتد ہونے کا بھی یہی سبب تھا کہ علانیہ متیار بھی غیدی ہو گئے تھے مگر سب بات کچی تھی اور داؤد کے تخت والی پیشگوئی پوری نہ ہوئی آخر یہودا بیزار ہو کر مرتد ہو گیا مسیح کو یہ بھی خبر نہ ہوئی کہ یہ بے ایمان ہو جائیگا اور خواہ نخواہ اسکے لئے بھی بہشتی تخت کا وعدہ کیا ایسا ہی بعض مخالفون نے حدیبیہ کے سفر پر اعتراض کیا کہ یہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی اور سفر طول طویل دلالت کرتا تھا کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا رجحان اسی طرف تھا کہ ان کو کعبہ کے طواف کے لئے اجازت دیجائیگی جیسا کہ پیشگوئی تھی اس پر بعض بدبخت مرتد ہو گئے اور حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ چند روز ابتلا مین رہے اور آخر اس لغزش کی معافی کیلئے کئی اعمال نیک بجالائے جیسا کہ ان کے قول سے ظاہر ہے یہ نمونے بدبختون کیلئے موجود ہین مگر پھر بھی اس وقت کے نادان مخالف بدبختی ہی کیطرف دوڑتے ہین اور شقاوت سر پر سوار ہے باز نہین آتے کیا کیا افترا بنا رکھے ہین مثلاً کہتے ہین کہ مسیح موعود کا دعوی کرنیسے پہلے براہین احمدیہ مین عیسے علیہ السلام کے آنے کا اقرار موجود ہے اے نادانو اپنی عاقبت کیون خراب کرتے ہو اس اقرار مین کہان لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہون اور مجھے کب اس بات کا دعوی ہے کہ مین عالم الغیب ہون جب تک مجھے خدانے اس طرف توجہ ندی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسٰی فوت ہو گیا ہے تب تک مین اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگون کا عقیدہ ہے اسی وجہ سے کمال سادگی سے مینے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین مین لکھا ہے جب خدانے مجھ پر اصل حقیقت کھولدی تو مین اس عقیدہ سے باز گیا مین نے بجز کمال یقین کے جو میرے دلپر محیط ہو گیا اور مجھے نور سے بھر دیا اس رسمی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین مین میرا نام عیسی رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفا ٹھیرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کرے گا مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث مین موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ مین کھلے کھلے طور پر درج تھا خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے باوجودیکہ مین براہین احمدیہ مین صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھیرایا

گیا تہا مگر پہر بھی مین نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ مین لکھدیا پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی ہتی مگر مین نے اس رسمی عقیدہ کو براہین مین لکھدیا مین خود تعجب کرتا ہون کہ مین نے باوجود کہلی کہلی وحی کے جو براہین احمدیہ مین مجھے مسیح موعود بناتی تہی کیونکر اس کتاب مین یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا ✦

پھر مین قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بےخبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین مین مسیح موعود قرار دیا ہے اور حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا جب بارہ برس گذر گئے تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھولدی جائے تب تواتر سے اس بارہ مین الہامات شروع ہوئے کہ **تو ہی مسیح موعود ہے** ✦

پس جب اس بارہ مین انتہا تک خدا کی وحی پہنچی اور مجھے حکم ہوا **فاصدع بما تؤمر** یعنی جو تجھے حکم ہوتا ہے وہ کہول کر لوگون کو سنا دے اور بہت سے نشان مجھے دیئے گئے اور میرے دل مین روز روشن کیطرح یقین بٹھا دیا گیا تب مین نے یہ پیغام لوگون کو سنا دیا یہ خدا کی حکمت عملی میری سچائی کی ایک دلیل تہی اور میری سادگی اور عدم بناوٹ پر ایک نشان تہا اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور انسانی منصوبہ اس کی جڑ ہوتی تو مین براہین احمدیہ کے وقت ہی یہ دعوے کرتا کہ مین مسیح موعود ہون مگر خدا نے میری نظر کو پہیر دیا مین براہین کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے یہ میری سادگی تہی جو میری سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل ہتی ورنہ میرے مخالف مجھے بتلا دین کہ مین نے باوجودیکہ براہین احمدیہ مین مسیح موعود بنایا گیا تہا بارہ برس تک یہ دعوے کیون نہ کیا اور کیون براہین مین خدا کی وحی کے مخالف لکھدیا گیا یہ امر قابل غور نہین جو ظہور مین آیا کیا یہ طریق بے ایمانی نہین کہ براہین احمدیہ کی اس عبارت کو توپیش کرتے ہین جہان مین نے معمولی اور رسمی عقیدہ کی رو سے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا ہے اور یہ پیش نہین کرتے کہ اُسی براہین احمدیہ مین مسیح موعود ہونے **کا دعوی** بھی موجود ہے یہ ایک لطیف استدلال ہے جو خدا نے میرے لئے براہین احمدیہ مین پہلے سے طیار کر رکھا ہے ایک دشمن بھی گواہی دیسکتا ہے کہ براہین احمدیہ کے وقت مین اس سے بےخبر تہا کہ مین مسیح موعود ہون تبھی تو مین نے اسوقت یہ دعوی نہ کیا پس وہ الہامات جو میری بیخبری کے زمانے مین مجھے مسیح موعود قرار دیتے ہین ان کی نسبت کیونکر شک ہو سکتا ہے کہ وہ انسان کا افترا ہین کیونکہ اگر وہ میرا افترا ہوتے تو مین اسی براہین مین اُس سے فائدہ اٹہاتا اور اپنا دعوے پیش کرتا اور کیونکر ممکن تہا کہ مین اسی براہین مین یہ بھی لکھ دیتا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا مین آئے گا ان دونون متناقض مضمونون کا ایک ہی کتاب مین جمع ہونا اور **میرا اس وقت مسیح موعود کا دعوی نہ کرنا ایک منصف جج** کو اس رائے کو ظاہر کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے کہ درحقیقت میرے دل کو اس وحی الٰہی کیطرف سے غفلت رہی جو میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ مین براہین احمدیہ مین موجود تہی اس لئے مین نے ان دو متناقض باتون کو براہین مین جمع کر دیا ✦

اگر براہین احمدیہ مین فقط یہ ذکر ہوتا کہ وہی عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا مین آئے گا اور میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھ ذکر نہ ہوتا تو البتہ ایک جلد باز کسی قدر اس کلام سے فائدہ اٹہا سکتا تہا کہ براہین احمدیہ سے بارہ برس بعد کیون اس پہلے عقیدہ کو چھوڑ دیا گیا گویا ایسا کہنا بھی فضول تہا کیونکہ انبیا اور ملہمین صرف وحی کی سچائی کے ذمہ وار ہوتے ہین اپنے اجتہاد کے کذب اور خلاف واقعہ نکلنے سے وہ ماخوذ نہین ہوسکتے کیونکہ وہ ان کی اپنی رائے ہے نہ خدا کا کلام تاہم عوام کے آگے یہ دھوکا پیش جاسکتا تہا مگر اب تو ایسے بیہودہ اعتراض کو قدم رکھنے کی جگہ نہین کیونکہ اسی براہین احمدیہ مین اظہار دعوی سے بارہ برس پہلے جا بجا مجھے مسیح موعود قرار دیا گیا ہے اور عقلمند کے آگے میری سچائی کے لئے یہ نہایت صاف دلیل ہے

غرض براہین احمدیہ مین حضرت عیسیٰ کی دوبارہ آمد کا ذکر ایک نادان کو اس وقت دھوکا دیسکتا تہا جبکہ براہین احمدیہ مین میرے مسیح موعود ہونے کی نسبت کچھ ذکر نہ ہوتا مگر وہ ذکر تو ایسا صاف تہا کہ لودیانہ کے مولویون محمد اور عبد العزیز اور عبد اللہ نے اسی زمانہ مین اعتراض کیا تہا کہ یہ شخص اپنا نام **عیسیٰ** رکہتا ہے اور عیسیٰ کی نسبت جسقدر پیشگوئیان ہین وہ سب اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور ان کا جواب مولوی محمد حسین نے اپنے **ریویو** مین دیا تہا کہ یہ اعتراض فضول ہے کیونکہ اسی براہین مین حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا اقرار بھی تو موجود ہے ✦

پس مین خدا کی حکمت عملیون پر قربان ہون کہ کیسے لطیف طور سے پہلے سے میری بریت کا سامان براہین مین تیار کر رکھا۔ اگر براہین احمدیہ مین حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا کچھ بھی ذکر نہ ہوتا اور صرف میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر ہوتا تو وہ شور جو سالہا سال بعد پڑا اور تکفیر کے فتوے طیار ہوئے یہ شور اسی وقت پڑ جاتا اور اگر براہین مین صرف حضرت مسیح کی آمد ثانی کا ذکر ہوتا اور میرے مسیح موعود ہونے کے الہامات اسمین مذکور نہ ہوتے تو جاہلون کے ہاتھ مین ایک حجت آجاتی کہ براہین مین تو حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا اقرار تہا اور پھر بارہ برس بعد اس آمد سے انکار کیون کیا گیا مگر ایکطرف وحی الٰہی کا براہین مین مجھے مسیح موعود قرار دینا اور ایکطرف اسکے برخلاف میرے قلم سے رسمی عقیدہ کے طور پر آمد ثانی مسیح کا ہونا یہ ایسا امر ہے کہ عقلمند اُس سے سمجھ سکتا ہے کہ یہ خاص خدا کی حکمت عملی ہے۔ غرض خدا کی حکمت عملی نے مجھے اس غلطی کا مرتکب کرکے کہ مین نے عیسٰے کی آمد ثانی کا اسی کتاب مین ذکر کر دیا جہان میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر تہا میری سادگی اور عدم افترا کو ظاہر کر دیا ورنہ کیا شک تہا کہ وہ سب الہامات جو براہین احمدیہ مین مندرج ہین جو مجھے مسیح موعود بناتے ہین وہ تمام افترا پر محمول ہوتے۔ اور یہ بات تو کوئی عقل سلیم قبول نہین کریگی جو دعوے مسیح موعود ہونے کا براہین احمدیہ سے بارہ سال بعد پیش کیا گیا اسکا منصوبہ اتنی مدت پہلے بنا رکہا تہا۔ غرض اسی کتاب مین جسمین میرے مسیح موعود ہونے کا ذکر ہے حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا بھی ذکر ہونا ہی میری سادگی اور عدم افترا پر **ایک زندہ گواہ ہے** ✦

افسوس کہ ہمارے مخالفون کی کچھ ایسی عقل ماری گئی ہے کہ وہ ہر بات کی ایک ٹانگ لے لیتے ہین اور دوسری چھوڑ دیتے ہین آتھم عیسائی کے ذکر کے **وقت شرط** کا نام نہیں لیتے اور اس کا پیشگوئی کے مطابق مرجانا اور داخل قبر ہوجانا جو پہلے سے بیان کیا گیا تہا زبان پر نہین لاتے اور جن واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ آتھم نے آنحضرۃ صلعم کو دجال کہنے سے رجوع کیا اُن واقعات کا نام نہین لیتے کیا مجال کہ ان واقعات کی طرف اشارہ بھی کرین سب کہا جاتے ہین اور جب احمد بیگ کے داماد کا ذکر کرتے ہین تو ہرگز لوگون کو نہین بتلاتے کہ ایک حصہ اس پیشگوئی کا میعاد کے اندر پورا ہوچکا ہے یعنی احمد بیگ میعاد کے اندر مرگیا اور دوسرا حصہ قابل انتظار ہے اور یہ بھی نہین بتلاتے کہ پیشگوئی وعید کے متعلق اور نیز شرطی تہی جیسا کہ الہام **توبی توبی فان البلاء علی عقبک** سے ظاہر ہوتا ہے جو کئی دفعہ شائع ہوچکا تہا اور ظاہر ہے کہ ایسی موت کے بعد جو احمد بیگ کی موت تہی **خوف** دامنگیر ہونا ایک طبعی امر تہا پس اسی خوف سے دوسرے حصے کے پورے ہونے مین تاخیر ہوگئی جیسا کہ وعید کی پیشگوئیون مین عادت اللہ ہے مگر یہ بداندیش مخالف ان امور کا کبھی ذکر بھی نہین کرتے اور یہودیون کی طرح اصل صورت حال کو مسخ کر کے ایسے طور سے تقریر کرتے ہین جس سے جاہلون کے دلون مین شبہات ڈالدین بلکہ ان لوگون نے تو یہودیون کے بھی کان کاٹے کیونکہ یہ لوگ تو بات بات مین افترا سے کام لیتے ہین جیسا کہ مولوی ثناء اللہ نے موضع مد کی بحث مین یہی کارروائی کی اور دھوکا دیکر کہا کہ دیکھو اس شخص نے اپنی ایک پیشگوئی مین لکہا تہا کہ لڑکا پیدا ہوگا مگر لڑکی پیدا ہوئی اور بعد مین لڑکا پیدا ہوکر مرگیا اور پیشگوئی جھوٹی نکلی ✦ (باقی آئندہ)

اب ان بیطے مانسون کوئی پوچھے کہ اگر تمہارے بیان مین کوئی بے ایمانی اور جھوٹ نہین تو تم وہ الہام شائع کردہ پیش کرو جسمین خدا خبر دیتا ہو کہ ضرور اب کے دفعہ لڑکا پیدا ہوگا یا یہ خبر دیتا ہو کہ لڑکی کے بعد پیدا ہونیوالا وہی موعود لڑکا ہے نہ اور کوئی۔ اگر ہم نے یہ خیال بھی کیا ہو کہ شاید یہ لڑکا وہی ہے تو ہمارا خیال کیا چیز ہے جب تک کھلی کھلی وحی الٰہی نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس کے خیال سے یہ گمان کیا تھا کہ یمامہ کی طرف میری ہجرت ہوگی مگر وہ خیال صحیح نکلا اور آخر مدینہ کی طرف ہجرت ہوئی۔ اور اگر پیشگوئی مین یہ ضرور تھا کہ پہلے ہی حمل سے وہ لڑکا پیدا ہوگا تو وحی الٰہی مین یہ الفاظ ہونے چاہیئے تھے مگر کیا کوئی دکھلا سکتا ہے کہ وحی مین کوئی لفظ تھا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بنی اسرائیل کے کئی نبیون نے پیشگوئیاں کی تھین کہ وہ پیدا ہوگا مگر بہت سے نبیون کے آنے کے بعد سب کے آخر مین آنحضرت صلعم مبعوث ہوئے اب کیا کوئی اعتراض کرسکتا ہے کہ ان نبیون کی پیشگوئیاں جھوٹی نکلین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ کے بعد پورے دو ہزار برس گذرنے کے بعد پیدا ہوئے حالانکہ توریت کی پیشگوئی کی رو سے یہودی خیال کرتے تھے کہ وہ نبی جلد پیدا ہو جائیگا۔ اور ایسا نہوا بلکہ درمیان مین کئی نبی آئے۔ پس ایسے اعتراض یا تو دیوانہ کرتا ہے اور یا نہایت درجہ کا خبیث انسان جسکو خدا کا خوف نہین ✦

یہ باتین مولوی ثناء اللہ نے مقام مُدّ کے مباحثہ مین پیش کی تھین ان باتون سے ہر ایک خدا ترس سمجھ سکتا ہے کہ کہان تک ان مولوی صاحبون کی نوبت پہنچ گئی ہے وہ جوش تعصب سے منہاج نبوۃ کو اور اُس معیار کو جو نبیون کی شناخت کے لئے مقرر ہے پیش نظر نہین رکھتے اور ہر ایک اعتراض ان کا سراسر جھوٹ اور شیطانی منصوبہ ہوتا ہے اگر یہ سچے ہین تو قادیان مین آکر کسی پیشگوئی کو جھوٹا تو ثابت کرین اور ہر ایک پیشگوئی کے لئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جائیگا اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ لیکن اس تفتیش کیوقت منہاج نبوت کو معیار صدق و کذب کے لئے ٹہراوین مین یقیناً کہتا ہون کہ اگر میرے معجزات اور پیشگوئیاں انکے نزدیک صحیح نہین تو انکو تمام انبیا علیہم السلام سے انکار کرنا پڑے گا اور آخر اُن کی موت کفر پر ہوگی ✦

افسوس کہ یہ لوگ خدا سے نہیں ڈرتے۔ انبار در انبار ان کے دامن مین جھوٹ کی نجاست ہے عیسائیون اور یہودیون کی پیروی کرتے ہین عیسائی کہا کرتے تھے کہ آنحضرت کے لئے قرآن شریف مین فتح کی پیشگوئی کی گئی تھی تو آپ نے جنگین کیون کین اور دشمنون کو حیلون تدبیرون سے قتل کیون کیا آج اسی قسم کے اعتراض یہ لوگ پیش کر رہے ہین مثلاً کہتے ہین کہ احمد بیگ کی لڑکی کے لئے انکو قلوب کی تالیف کے لئے حیلون سے کیون کوشش کیگئی اور کیون احمد بیگ کی طرف ایسے خط لکھے گئے مگر افسوس کہ یہ دونون یعنی عیسائی اور نئے یہود یہ نہین سمجھتے کہ پیشگوئیون مین جائز کوشش کو حرام نہین کہا گیا جس شخص کو خدا یہ خبر دے کہ فلان بیمار اچھا ہوجائیگا اس کو منع نہین ہے کہ وہ دعا بھی کرے کیونکہ شاید دوا کے ذریعے سے اچھا ہونا مقدر ہو غرض ایسی کوشش کرنا نہ عیسائیون اور یہودیون کے نزدیک ممنوع ہے نہ اسلام مین مولوی ثناء اللہ نے اسی مُدّ کے مباحثہ مین یہ اعتراض بھی پیش کیا ہے کہ جو ذلت کی پیشگوئی محمد حسین اور جعفر زٹلی اور انکے دوسرے رفیق کی نسبت کی گئی تھی وہ پوری نہیں ہوئی اگر یہ لوگ ایسا اعتراض کرتے تو پھر یہود کے مشابہت کیونکر ہوتی میرے نزدیک ضروری تھا کہ ایسے اعتراض ہوتے اے بیطے مانس جس حالت مین اسی مقدمہ کے اثناء مین مولوی محمد حسین کی وہ تحریر پکڑی گئی جو فتوی تکفیر کے مخالف ہے تو کیا ایک عالمانہ حیثیت کی نظر سے اس کی ذلت اور رسوائی نہین ہوئی یعنی میرے مقابل تو اُس نے اشاعۃ السنۃ مین مہدی موعود کا انکار کفر قرار دیا اور شور مچایا کہ یہ شخص اسلام کے عقیدہ مسلمہ کیمخالف ہے اور حق یہی ہے کہ مہدی موعود نہ آئیگا ہوگا اور مسیح آسمان سے نازل ہوگا اور پھر گورنمنٹ کے خوش کرنے کے لئے مہدی کا انکار کردیا وہ رسالہ اُس کا پکڑا گیا اور اسپر مسلمانون کے بھائیون کا کفر کا فتوی بھی لگایا گیا اب کہو اس منافقانہ کارروائی سے اُس کی عزت ہوئی یا ذلت۔ ذلت صرف اسیکا نام نہین کہ بر سر بازار کسی کے سر پر جوتے پڑین بلکہ جو شخص مولوی اور متقی ہونے کا دعوی کرتا ہے اس کا منافقانہ چلن اگر ثابت ہوجائے تو اس سے بڑھکر اس کی کوئی ذلت نہین منافق سے ذلیل تر اور کوئی نہین ہوتا ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار یہ کس قدر سیاہی کا ٹیکا ہے کہ لوگونکے سامنے بیان کرنا کہ مہدی کا آنا حق ہے اور انکار کفر ہے اور خوب لڑائیاں ہونگی اور گورنمنٹ کو خوش کرنیکیلئے یہ کہنا کہ یہ سب جھوٹ ہے اگر اب بھی ذلت نہین ہوئی تو ہمین اقرار کرنا پڑیگا کہ آپ لوگون کی عزتین ایک ریختہ کی عمارت سے بھی زیادہ پکی ہین کہ کسی بدچلنی سے انمین فرق نہین آتا۔ رہی عزت جعفر زٹلی کی پس ان لوگون کا کوئی مستقل وجود نہین یہ سب مولوی محمد حسین کے سایہ ہین وہ ان کا ایڈوکیٹ جو ہوا جبکہ آنجہ ایڈوکیٹ کی ذلت ثابت ہوگئی تو کیا ان کی ذلت پیچھے رہ گئی سایہ ہمیشہ اصل کا تابع ہوتا ہے جبکہ اصل درخت ہی گر پڑا تو سایہ کیونکر کھڑا رہ سکتا ہے ابھی اگر کسیکو شک ہو تو دونون بیان مولوی محمد حسین کے میرے پاس موجود ہین ایک بیان تو قوم کے خوش کرنیکیلئے اور دوسرا بیان گورنمنٹ کے خوش کرنیکیلئے وہ دونون بچشم خود دیکھ لے اور پھر آپ انصاف کرے کہ مولوی کہلا کر اور موحدون کا ایڈوکیٹ بنکر یہ منافقانہ کارروائی۔ کیا یہ موجب عزت ہے یا ذلت ✦

ہم نے تو اس زمانے مین یہود دیکھ لئے اور ہم ایمان لائے کہ آیت غیر المغضوب علیہم اسی بات کی طرف اشارہ کر رہی تھی کہ اس قوم مین بھی مغضوب علیہم ضرور پیدا ہونگے سو ہو گئے اور پیشگوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہو گئی مگر کیا امت کچھ ایسی ہی بدقسمت ہے کہ انکی تقدیر مین یہود بننا ہی لکھا تھا اس کو ہم خدائے کریم کی طرف ہرگز کبھی منسوب نہین کر سکتے کہ یہود مردود بننے کے لئے تو یہ امت اور مسیح اسرائیل سے آوے ایسی کارروائی سے تو اس امت کی ناک کٹتی ہے اور اس خطاب کے لائق نہین رہتی کہ اسکو امت مرحومہ کہا جاوے پس اس امت کا یہود بننا جیسا کہ آیت غیر المغضوب علیہم سے سمجھا جاتا ہے اسبات کو چاہتا ہے کہ جو یہود مغضوب علیہم کے مقابل مسیح آیا تھا اس کا مثیل بھی اس امت مین سے آوے اسی کی طرف تو اس آیت کا اشارہ ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم افسوس کہ وہ حدیث بھی اسی زمانہ مین پوری ہوئی جسمین لکھا تھا کہ مسیح کے زمانے کے علماء ان سب لوگون سے بدتر ہون گے جو زمین پر رہتے ہونگے اور پہلے یہودیون پر ہم کیا افسوس کرین وہ تو اعتراض کے وقت کتاب اللہ کو پیش کرتے تھے گو معنے نہین سمجھتے تھے مگر یہ لوگ صرف من گھڑت باتین پیش کرتے ہین اور یہود تو حضرۃ عیسٰی کے معاملہ مین اور ان کی پیشگوئیون کے بارہ مین ایسے قوی اعتراض رکھتے ہین کہ ہم بھی ان کا جواب دینے مین حیران ہین بغیر اسکے کہ یہ کہدین کہ ضرور عیسٰی نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہین یہ احسان قرآن کا انپر ہے کہ انکو بھی نبیون کے دفتر مین لکھ دیا اسیوجہ سے ہم ان پر ایمان لائے کہ وہ سچے نبی ہین اور برگزیدہ ہین اور ان تہمتون سے معصوم ہین جو انپر اور انکی مان پر لگائی گئی ہین قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ بڑی تہمتین انپر دو تہین ✦

(۱) ایک یہ کہ انکی پیدائش نعوذ باللہ لعنتی ہے یعنی وہ ناجائز طور پر پیدا ہوئے

(۲) دوسری یہ کہ اُن کی موت بھی لعنتی ہے کیونکہ وہ صلیب کے ذریعے سے مرے ہین اور توریت مین لکھا تھا کہ جو ولد الزنا ہو وہ ملعون ہے وہ ہرگز بہشت مین داخل نہ ہوگا اور اسکا خدا کی طرف رفع نہین ہوگا اور ایسا ہی یہ بھی لکھا تھا کہ جو لکڑی پر لٹکایا جائے یعنی جس کی صلیب کے ذریعے سے موت ہو وہ بھی لعنتی ہے اور اس کا بھی خدا کی طرف رفع نہین ہوگا یہ دونون اعتراض بڑے سخت تھے خدا نے قرآن شریف مین ان دونون اعتراضات کا ایک ہی جگہ جواب دیا ہے اور وہ یہ ہے

وبکفرھم وقولھم علی مریم بھتانا عظیما وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ

ولکن

شبہ لہم (الجزو ۶ سورۂ نساء) اس آیت مین دونون جملون کا جواب ہے اور خلاصہ آیت کا یہ ہے کہ نا تو عیسٰی کی نا جائز ولادت ہے اور نہ وہ صلیب پر مرا بلکہ دہوکہ سے سمجھ لیا گیا کہ مر گیا ہے اس لئے وہ مقبول ہے اور اسکا نبیون کی طرح رفع ہو گیا ہے اب کہان ہین وہ مولوی جو آسمان پر حضرت عیسٰی کا جسم پہنچاتے ہین یہان تک تو سب جہگڑا ان کی روح کے متعلق تہا جسم سے اسکو کچہ علاقہ نہیں +

غرض قرآن شریف نے حضرت مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی پیشگوئیون پر یہود کے سخت اعتراض ہین جو ہم کسیطرح انکو دفع نہین کر سکتے صرف قرآن کے سہارے سے ہم نے مان لیا ہے اور سچے دل سے قبول کیا ہے اور بجز اس کے ان کی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہین عیسائی تو ان کی خدائی کو رو تے ہین مگر یہان نبوت بھی انکی ثابت نہین ہو سکتی ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائین کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تین پیشگوئیان صاف طور پر جھوٹی نکلین اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے ان لوگون پر واویلا ہے جو مریے معاملہ مین سچ کو جہوٹ بنا رہے ہین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا نہایت فضل ہے کبھی وہ شخص لوگون کے سامنے شرمندہ نہین ہوگا جو اس نبی مقبول کا سچا تابع ہے مین ان نادانون کو کیا کہون اور کیونکر ان کے دل مین سچائی کی محبت ڈالدون جو نقالون کی طرح پہرتے ہین اور ٹھٹھا اور ہنسی انکا کام ہے اور مسخری ان کا شیوہ ہے صدہا نشان آفتاب کی طرح چمک رہے ہین مگر انکے نزدیک ابتک کوئی نشان ظاہر نہین ہوا مین نے سنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر مین نے دیکھی ہے جسمین وہ درخواست کرتا ہے کہ مین اسطور کے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہون کہ فریقین یعنی مین اور وہ یہ دعا کرین کہ جو شخص ہم دونون مین سے جہوٹا ہے وہ سچے کی زندگی مین ہی مر جائے اور نیز یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ وہ اعجاز المسیح کی مانند کتاب طیار کرے جو ایسی ہی فصیح بلیغ ہو اور انہین مقاصد پر مشتمل ہو سو اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ خواہش دل سے ظاہر کی ہے نفاق کے طور پر نہین تو اس سے بہتر کیا ہے اور وہ اس امت پر اس تفرقہ کے زمانہ مین بہت ہی احسان کرینگے کہ مرد میدان بنکر ان دونون ذریعون سے حق و باطل کا فیصلہ کر لینگے یہ تو انہون نے اچھی تجویز نکالی اب اسپر قائم رہین تو بات ہے +

اگر ایک کذاب دنیا سے کوچ کر جائے اور باقی لوگون کو ہدایت ہو جائے تو ایسے مقابلہ والا نبی کا اجر پائیگا لیکن ہم موت کے مباہلہ مین اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہین کر سکتے کیونکہ حکومت کا معاہدہ ایسے چیلنج سے ہمین مانع ہے ہان مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مخالفون کو منع نہین کہ ایسے چیلنج سے ہمین جواب دینے کے لئے مجبور کرین خواہ وہ مولوی ثناء اللہ ہون یا کوئی ایسا مولوی ہو جو مشاہیر مین سے اور اپنی جماعت مین عزت رکہتا ہو جس کے بارہ مین کم سے کم پچاس معزز آدمی اس کے اشتہار پر تصدیقی شہادت ثبت کر دین اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کے رو سے ایسے چیلنج کے لئے طیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہین پس ہمین اس سے کوئی انکار نہین کہ وہ ایسا چیلنج دین بلکہ ہماری طرف سے انکو اجازت ہے کیونکہ ان کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موت قتل کے رو سے نہ ہو بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے تا ایسی کارروائی حکام کے لئے تشویش کا موجب نہ ٹھہرے اور ہم یہ بھی دعا کرتے رہین گے کہ ایسی موتون سے فریقین محفوظ رہین صرف وہ موت کاذب کو آوے جو بیماری کی موت ہوتی ہے اور یہی مسلک فریق ثانی کو اختیار کرنا ہوگا اور یاد رہے کہ ہماری قتل کی پیشگوئی ایک خاص پیشگوئی تھی جو لیکھرام کے متعلق تھی اس مین خدا نے یہی ظاہر کیا تھا کہ وہ قتل کے ذریعے سے مریگا اور ایسا ہی شائع کیا گیا اور مین خیال کرتا ہون کہ اس کے قتل کئے جانے کا بہید یہ تہا کہ اس نے سخت زبان درازی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام نبیون کی نسبت اختیار کی اور خدا نے دیکھا کہ اس کی زبان درازی انتہا تک پہنچ گئی ہے اور اس نے گالیان دینے مین کسی نبی کو باقی نہ چہوڑا اپس آخر وہی زبان کی چہری متمثل ہو کر اس پر پڑی اور عظیم الشان نشان تہا او زمین پر یہ بڑا گناہ کیا گیا کہ ایسی چمکدار پیشگوئیون سے دنیا کے لوگون نے انکار کر دیا +

بعد تہوڑے دنون مین ہی میری ہی زندگی مین ہی قبر مین داخل ہو گئے اور میری سچائی کو اپنے مرنے سے ثابت کر گئے مگر مولوی ثناء اللہ اگر چاہین تو بذات خود آزما لین ان کو غلام دستگیر سے کیا کام کیونکہ وہ خود بھی اس کے لئے مستعدی ظاہر کرتے ہین +

یہ چیلنج جو در حقیقت ایک مباہلہ کا مضمون ہے اس کو لفظ بلفظ جو نمونہ مذکورہ کے مطابق ہو لکہنا ہوگا جو اوپر مین نے لکہدیا ہے ایک لفظ کم یا زیادہ نہ کرنا ہوگا اور اگر کوئی خاص تبدیلی منظور ہو تو پرائیوٹ خطوط کے ذریعہ سے اس کا تصفیہ کرنا ہوگا اور پہر ایسے اشتہار مباہلہ پر کم سے کم پچاس معزز آدمیون کے دستخط ثبت ہونے چاہئے اور کم سے کم اس مضمون کا سات سو اشتہار ملک مین شائع ہونا چاہئے اور بیس اشتہار بذریعہ رجسٹری مجھے بھی بہیجدین ؛

مجھے کچہ ضرورت نہین کہ مین مباہلہ کے لئے چیلنج کرون ان کا اپنا مباہلہ جس کے لئے انہون نے مستعدی ظاہر کی ہے میری صداقت کے لئے کافی ہے کیونکہ خدا تعالے نے براہین احمدیہ کے زمانہ سے جس کی تالیف پر تخمیناً ۲۴ سال گذر چکے ہین میرے لئے یہ نشان قائم کر رکھا ہے مین اقرار کرتا ہون کہ اگر مین اس مقابلہ مین مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہئے جو ایک لاکہ سے بھی اب زیادہ ہے کہ سب مجھ سے بیزار ہو کر الگ ہو جائین کیونکہ جب خدا نے مجھے جہوٹا قرار دیکر ہلاک کیا تو مین جہوٹے ہونے کی حالت مین کسی پیشوائی اور امامت کو نہین چاہتا بلکہ اس حالت مین ایک یہودی سے بھی بدتر ہون گا اور ہر ایک کے لئے جائے عار و ننگ +

پس اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے چیلنج کے لئے مستعد ہون تو صرف تحریری خط کافی نہ ہوگا بلکہ ان کو چاہئے کہ ایک چہپا ہوا اشتہار اس مضمون کا شائع کرین کہ اس شخص کو (اور اس جگہ میرا نام بتصریح لکہین) مین کذاب اور دجال اور کافر سمجہتا ہون اور جو کچہ یہ شخص مسیح موعود ہونے اور صاحب الہام اور وحی ہونے کا دعوی کرتا ہے اس دعوے کا مین جہوٹا ہونا یقین رکہتا ہون اور اے خدا مین تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ اگر یہ میرا عقیدہ صحیح نہین ہے اور اگر یہ شخص فی الواقع مسیح موعود ہے اور فی الواقع عیسٰی علیہ السلام فوت ہو گئے ہین تو مجھے اس شخص کی موت سے پہلے موت دے اور اگر مین اس عقیدہ مین صادق ہون اور یہ شخص در حقیقت دجال بے ایمان کافر مرتد ہے اور حضرت مسیح آسمان پر زندہ موجود ہین جو کسی نامعلوم وقت مین پھر آئینگے تو اس شخص کو ہلاک کرتا فتنہ اور تفرقہ دور ہو اور اسلام کو ایک دجال اور مغوی اور مضل سے ضرر نہ پہنچے آمین ثم آمین

پہلے اس سے اسی قسم کا مباہلہ کتاب فتح رحمانی کے صفحہ ۲۷ مین مولوی غلام دستگیر قصوری بھی کر چکے ہین اور اس

اور جو شخص ایسے چیلنج سے فتنہ کو فرو کریگا بشرطیکہ وہ صادق نکلے گا صفحہ روزگار مین اس کا نام بڑی عزت کے ساتھ منقوش رہیگا اور جو شخص دجال بے ایمان مفتری ہوگا اس کی ہلاکت سے مقولہ مشہورہ کی رو سے کہ خس کم جہان پاک دنیا کو راحت حاصل ہوگی اس سے زیادہ مین کیا لکہ سکتا ہون اور اگر کوئی ضروری امر مجھ سے رہ گیا ہے جسکو اضافہ چاہتا ہے تو مجھے اطلاع دیجائے مین خوشی سے اس کو قبول کرونگا بشرطیکہ وہ بیہودہ نہ ہو اور حیلہ اور بہانہ کی اس سے بدبو نہ آوے اور تقوی کی بنا پر ہو نہ دنیاداروں کی چالبازی کے رنگ مین اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ مین چاہتا ہون کہ کسیطرح حق کہل جاوے اگرچہ مین خدا کے نشانون کو ایسا دیکہ رہا ہون جیسا کہ کوئی آفتاب کو دیکہتا ہے اور مین خدا کی وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہون

+ یہ بھی لکہدین کہ اس مقابلہ کے لئے مین پیش دستی کرتا ہون اور میری طرف سے باتمام تر یہ چیلنج ہے ورنہ صرف بیہودہ اور گول بیان پر توجہ نہ ہوگی +

عام خبرین

ٹیکہ طاعون سے جو ۱۹ موتین ملک وال ضلع گجرات مین ہوئی تہین اُن کی نسبت ہم نے زبانی خبرین سنی تہین مگر اب سول ملٹری اخبار اور پانیئر اخبار کے حوالے سے اس واقع کی تصدیق ہوئی ہے کہ واقعی مین وہ لوگ ٹیکا لگانے سے ہلاک ہوئے ہین ابھی تک امر تحقیق طلب ہے کہ آیا ٹیکہ کے عرق مین کسطرح سے زہریلا مادہ پیدا ہو گیا ہے ہمارے نزدیک بھی یہ امر قابل تعجب ہے کہ اس ٹیکہ کا عمل عرصہ چار سال سے ہندوستان مین ہے مگر اس قدر خطرناک نتائج پیدا نہین ہوئے تہے یہ سنا گیا تہا کہ اس ٹیکہ سے اکثر لوگ بعض دیگر عوارض مین مبتلا ہو گئے ہین کسی کی نظر مین فرق آگیا ہے کوئی کئی ماہ تک تپ مین مبتلا رہا ہے کسی کے قوائے رجولیت پر اس کا حسرتناک اثر پڑا ہے وغیرہ وغیرہ مگر موت اسکے نتائج مین سے نہ سنی تہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف جو کہ اس ٹیکہ پر اس قدر نازان تہے کہ گویا انکے نزدیک ٹیکہ ایک ایسا عمل ہے جو کہ خدا تعالےٰ کا مقابلہ کرتا ہے اور اس کے ہوتے ہوئے طاعون سے نجات کے لئے تقوی طہارۃ کی کوئی ضرورت نہین ہے خدا جانے اب بھی شرمندہ ہونگے یا نہیں

امیر کابل اور روس سول ملٹری گزٹ ولائتی اخبار سینٹ جیمز کے حوالے سے لکھتا ہے کہ پارلیمنٹون مین آجکل ان امور پر گفتگو ئین ہوتی ہین جو کہ کابل مین واقع ہوئی ہین فروری ۱۹۰۰ء مین جب برٹش گورنمنٹ جنوبی افریقہ کے معاملات مین الجہی ہوئی تہی روس نے موقع دیکہکر گورنمنٹ برٹش سے یہ درخواست کی تہی کہ وہ اپنے تعلقات براہ راست افغانستان کے ساتھ قائم رکہنا چاہتا ہے مگر برٹش گورنمنٹ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا پھر روس نے چاہا کہ وہ دوسری طاقتون سے اس معاملہ مین مدد لے مگر اس مین اسے کوئی کامیابی نہ ہوئی اس اثنا مین روس کے ایجنٹ افغانستان مین برٹش اثر کو کم کرنے کی کوشش مین مصروف تہے اور جس شخص کی معرفت یہ خبر پہونچی ہے اس کی رائے ہے کہ موجودہ تغیر جو افغانستان اور برٹش انڈین گورنمنٹ کے درمیان واقع ہوا ہے اس کا یہی باعث ہے انڈین گورنمنٹ نے بعض امور کی نسبت دوستانہ طور پر امیر کابل سے بعض تحریکات کی نسبت بدین خیال دریافت کیا تہا کہ شاید امیر صاحب نے دیدہ و دانستہ ایسی کوئی کارروائی نہین کی لیکن دوستانہ تعلقات کی وجہ سے جیسے ایک جواب کی امید کی جاسکتی تہی امیر صاحب کی طرف سے کچھ جواب نہ آیا اس پر گورنمنٹ ہند نے امیر صاحب کا سالانہ وظیفہ دینے سے انکار کیا ہے نامہ نگار کی رائے ہے کہ خواہ کچھ ہی ہو گورنمنٹ ہند کبھی اس امر کو جائز نہین خیال کریگی کہ روس کے تعلقات براہ راست افغانستان کے ساتھ قائم ہون کیونکہ اس سے عمدہ نتائج پیدا نہین ہو سکتے ٭

لنڈن مین ۱۹ جون سے لیکر ۲ نومبر ۱۹۰۲ء تک جو چاہ نیلام کے واسطے ہندوستان لنکا اور جاوا سے آئی ہے اس مین سے سنہ ۱۹۰۲-۳ کے واسطے ۳۷۳۲۶۶ گٹھے ہندوستانی چاء اور ۵۶۲۹۸۵ گٹھے لنکا کی چاء اور ۴۷۸۵۳ گٹھے جاوا کی چاء کے تہے حالانکہ سنہ ۱۹۰۱-۲ء کے لئے جو چاء آئی تہی اوس مین ۲۰۶۱۲۸ گٹھے ہندوستانی چاء ۶۵۷۵۳۰ لنکا کی چاء کے اور ۲۱ ۳۰۲ جاوا کی چاء کے تہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاء کا استعمال دن بدن ترقی پر ہے۔

ٹائمز آف انڈیا کا کارسپانڈنٹ سمالی لینڈ بربرا سے لکہتا ہے کہ سومالی ملا کی طرف سے ایک عجیب خط آیا ہے وہ ایک فہرست اوس سامان کی دیتا ہے جو اس کے قبضہ مین آیا ہے اور پھر لکہتا ہے کہ اگر صلح کی خواہش ہے تو مین صلح کرنے کو طیار ہون اور اس کے شرائط درج کر دئے ہین اور اگر لڑائی چاہتے ہو تو اسکے لئے بھی طیار ہون پھر تمسخر سے لکہتا ہے کہ چونکہ کالے فوجیون کو مارتے مارتے اس کی تلوار کند ہو گئی ہے اس لئے اب گورے فوجی اسکے مقابلہ پر آنے چاہئین برٹش گورنمنٹ کے بہت لیوی ہے ... باقاعدہ ٹرپ اور ۱۵۰۰ سے زیادہ سومالی لیوی ہے اور ابھی ۷۰۰ نو اعدادان نوجوان زنجبار سے آنے والے ہین اور قریب ۱۵۰ کے توپ خانہ ہندسے جانے والا ہے اسکے علاوہ انوپین ۹ درے پونڈر کی اور لامیکسم توپین روانہ کی گئی ہین اور اس وقت وہان ۵۴ برٹش آفیسر ۸ میڈیکل افسر اور ۴ اسپیشل اسسٹنٹ ہین اور ابھی اور فوج بھی روانہ کرنے کی تجویز ہے اس حالت مین برٹش گورنمنٹ کو کیا خطرہ ہے ملا اپنی خیر منوا لے۔

لارڈ کچنر صاحب بہادر اپنے سٹاف کے ساتھ بمبئی مین ۲۸ نومبر کو پہونچے بمبئی کے تمام عمائد اور تمام افسر ریولو بندر پر آپکے استقبال کے واسطے جمع ہوئے تہے اسی رات لارڈ کچنر صاحب بہادر دہلی کی طرف روانہ ہوئے **والنیٹر** جو کہ دہلی دربار پر جاوینگے ان کی تنخواہ برابر ملتی رہیگی

امریکہ کے علاقہ کینڈا سے ایک عیسائی جماعت نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے کہ اب عیسیٰ علیہ السلام آنے والے ہین اور ان کی تلاش کے واسطے وہ جماعت اپنے ملک سے نکلی وہ ایک ایسے گاؤن کے قریب پہونچے کہ وہان سخت برف باری ہونے والی تہی حکام نے بدین خیال کہ وہ برف باری سے تباہ نہ ہو جاوین ایک دستہ فوج کا ان کو واپس لانے کے واسطے روانہ کیا گیا اون متلاشیان مسیح نے سخت مقابلہ کیا لیکن فوج آخرکار ان کو محصور کر کے لے آئی اور فی الحال وہ زیر حراست ہین وہ اپنے خیال مین ایسے راسخ ہین کہ کہتے ہین کہ ہم جب رہا ہونگے ضرور مسیح کو تلاش کرینگے ٭

(فری تھنکر)

جرمنی مین ایک ماہر چشم نے تحقیق کی ہے کہ یورپین لیڈیان جو ایک جالی کا نقاب اپنے چہرے پر ڈالتی ہین اس سے ان کی بینائی کو نقصان پہنچتا ہے اور ایسی عورتون مین سے ۷۵ فیصدی کو یہ نقصان ہوتا ہے۔

چہہ سے آٹہہ سال تک کے لڑکے پانچ ہندسون کی رقم کو ـ دس سال کے لڑکے چہہ ہندسون کی رقم کو اور جوان آدمی سات ہندسون کی رقم کو یاد رکہہ سکتے ہین اور اس سے حافظہ کی قوت جاذبہ کا اندازہ کیا گیا ہے ٭

یادگار دربار قیصری اور انکم ٹکس کی معافی کی درخواست

انگلشمین کا یہنا ہو کہ جس نے گورنمنٹ ہند کو ادہر توجہ دلائی ہے کہ جشن قیصری دہلی کی یادگار مین گورنمنٹ ہند انکم ٹیکس معاف کر دے اب یہ دیکہنا باقی ہے کہ لارڈ کرزن بہادر اس براہ راست ٹکس کو جس کا دینا ہر شخص کو گران گذرتا ہے معاف کرتے ہین یا نہین شاید لارڈ کرزن اس فکر مین ہونگے کہ ہندوستان مین جو فوج بڑہانے کی تجویز کی گئی ہے اسکے لئے روپیہ درکار ہے ـ اور اور ایسی ہی کئی تجاویز کے لئے روپیہ درکار ہے ـ پھر انکم ٹیکس معاف کیا گیا تو یہ بہت بڑا رخنہ خزانہ ہند مین کسطرح پورا ہوگا جسطرح کسی فضول خرچ آدمی کی قرض اور تکلیف سے بچنے کے لئے اُسے صرف یہی ایک مشورہ دیا جاسکتا ہے کہ کفایت شعاری سے گزارہ کرو تو تم سب خرچ پورے کر کے کچہ پس اندازی بھی کر سکتے ہو یہی مشورہ گورنمنٹ ہند کے اخراجات کی بابت دیا جا سکتا ہے ـ لیکن بالفرض اگر لارڈ موصوف اس عظیم الشان یادگار تاجپوشی قیصری پر انکم ٹکس بتمام موقوف نہ کر سکین تو کم ازکم ہزار روپے سے کم آمدنی والون کو اس بوجھ سے سبکدوش کر دیا جاوے

حضور وائسرائے نے اجمیر مین تالاب آنا ساگر اور شاہجہان کی سنگ مرمر کی بارہ دری اور اڑہائی دن کا جہونپڑا مسجد بھی دیکہے اور اپنی تقریر مین ان سب مقامات کی مرمت کے متعلق فرمایا کہ ان کی مرمت جاری ہے مسجد کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ گو ہم شاہجہان کی طرح اڑہائی دن مین اس کی مرمت نہین کر سکے کہ جتنی دیر مین اس نے اسے تعمیر کرایا ہے تاہم مرمت مین بھی بہت جلدی کی جاویگی

نوجوان مہاراجہ صاحب میسور کی رسم گدی نشینی کی تقریب پر رنڈیون کا ناچ بالکل نہین ہوا بہت سے والیان ریاست کم درجے کے امراء اور غریب شائقین ناچ کو اس سے عبرت پکڑ لی چاہئے ٭

مطبع الصدیق قادیان مین باہتمام شیخ فیض علی صابر احمدی چہپکر شائع ہوا

قحط اور طاعون کا حقیقی علاج

محتاجوں اور مریضوں کو مژدہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْہًا فَنَرُدَّہَا عَلٰۤی اَدْبَارِہَاۤ اَوْ نَلْعَنَہُمْ کَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا ۔ النساء

آیت مرقومہ بالا سے عیاں ہے کہ جو لوگ سبت یعنی زمانہ امن و آرام کی قدر نہیں کرتے ان پر خدا کی لعنت اور پھٹکار پڑا کرتی ہے۔ چونکہ ہر ایک انسان ذی عقل طبعاً یہ خواہش رکھتا ہے کہ میری روح اور جسم ہمیشہ امن و آرام میں رہے اسی لئے اس فطرتی خواہش کے پورا کرنے کے لئے جناب الٰہی نے ابتدائی آفرینش سے آج تک ہمیشہ ایسے سامان پورے طور پر مہیا کئے ہیں جن سے یہ فطرتی خواہش سیر ہو جاتی ہے۔ پھر جب انسان امن و آرام کے ان حقیقی اسباب کا استعمال ترک کر دیتا ہے تو لازماً وہ دکھ اور درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اے مسلمانان ہند اگر تم قلب سلیم لیکر غور کرو تو تم پر منکشف ہو جائیگا کہ ہمارے اس زمانہ میں بھی یہ حقیقی اسباب امن و آرام کے پورے طور پر مہیا ہیں **اول** جسمانی آرام کے لئے جناب الٰہی نے محض اپنے فضل و کرم سے ایک ایسی محسن اور قدر شناس گورنمنٹ کا سایہ ہمارے سر پر کیا ہے کہ جس کے ظل حمایت میں آنے سے ہم ہر طرح کے جسمانی دکھ پہنچانیوالے چوروں۔ ڈاکوؤں۔ رہزنوں ظالموں اور سکھا شاہی کرنیوالی شریروں کے پنجہ ظلم سے محفوظ و مامون ہیں ہماری عزت و آبرو میں اب کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ ہماری تعلیم و تہذیب کیلئے ہر ایک قسم کے علوم کے مکاتب کھولے گئے ہیں ہمارے سفر و حضر کیلئے انکی موافق طرح طرح کے آرام کے وسائل ہم پہنچائے گئے۔ روزگار اور ملازمت حاصل کرنیکے لیے بیشمار محکمے کھولے گئے جنمیں انسان حسب لیاقت عہدے حاصل کر سکتا ہے یہانتک کہ اکثر صاحب اس قدر شناس اور محسن گورنمنٹ نے بڑے بڑے جلیل القدر عہدوں پر ممتاز کیا ہے۔ زمینداروں کی بہبودی کیلئے جہانتک ممکن تھا نہریں نکالکر آبپاشی کے وسائل بہم پہنچا دیئے ہیں غرض **شعر** زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ٭ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست ٭

تم جانتے ہو کہ ایشیا اور افریقہ میں زیادہ تر اہل اسلام ہی آباد ہیں یا در جسقدر علاقے اس دولۃ عظمیٰ کے تحت میں آگئے ہیں وہاں کی رعایا کو نہایت امن و امان ملا ہے۔ سرکاری ملازمت کے طفیل جسقدر مختلف بلاد و امصار دیکھنے کا موقع ملا اسیقدر اس محسن گورنمنٹ کا احسان دل گرویدہ ہو گیا دیکھنے میں یہی نظر آتا ہے کہ بنی نوع کی ہمدردی کیلئے یہ گورنمنٹ ہر ایک طرح کوشش کر رہی ہے بمقابلہ اس کے جو علاقے دوسری اقوام یورپ کے ماتحت ہیں وہاں کے باشندوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ یونان کا حال تو آپ لوگوں نے سنا ہی ہوگا کہ انہوں نے غیر اقوام کے ساتھ کیسا ذلیل سلوک کیا ہے روس کا تو اپنے ملک میں دیسی ریاستوں اور سرکاری علاقوں کی رعایا کا مقابلہ کر کے دیکھ لو جنمیں ابھی تک اس روشنی نے کرن... ایشیائی قعر ظلمت میں پڑی ہوئی ہیں کہ اذان تک دینے کی اجازت نہیں دیتیں۔ روسیہ کے ممالک کے دائمی قحط اور متواتر بغاوت کے حالات تو آپ روزمرہ پڑھتے ہیں۔ وہاں رعایا حکام کی سختیوں سے کسطرح بغاوت پر مجبور ہے۔ اسکے مقابل سرکار عالیہ کے نائب عالیجناب لارڈ کرزن صاحب بہادر کی بے انتہا فیاضی کو دیکھو جو حال ہی میں انہوں نے بعض مساجد واگذار کر دی ہیں۔ بلکہ اپنی طرف سے ان متبرک مقاموں کو ایسے تحائف بھی عنایت کئے۔ ایسا ہی اس عہد امن میں تار۔ ڈاک۔ ریل۔ جہاز۔ مطابع کے ہونے سے کسقدر آرام اور سہولتیں ہو گئی ہیں۔ وہ نادر کمیاب دینی کتابیں جنکے دیکھنے کی خواہش میں ہمارے آباؤ اجداد چل بسے اب چند روپیوں پر بازار سے ہر جگہ مل سکتی ہیں۔ غرض ایسی محسن گورنمنٹ اور ایسے پر امن زمانے ہوتے ہوئے کہ جسمیں تمہاری دینی اور دنیاوی بہبودی کے ہر ایک طرح کے سامان موجود ہیں پھر تمہارے دلیں یہ کمینہ خیالات بھرے ہوئے ہیں کہ ایک مہدی خونی بھی آئیگا اور کافروں کے قتل سے دین کو بڑھائیگا اور قتل اور خونریزی سے زمین کو لہولہان کر دیگا۔ حالانکہ **شعر** اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں ٭ بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں ٭

تم ان خونی مہدیوں کے حالات پڑھکر دیکھلو جو گذشتہ صدیوں میں گذرے جنہوں نے بسبب ان اختلاف کے جو ذاتی اغراض پر مبنی تھے ہزارہا مسلمانوں کا خون بہا دیا اور ملت پاک کو بڑے ضعف اور نقصان پہنچائے جیسا کہ تواریخ سے عیاں ہے۔ گذشتہ واقعات اگر یاد نہوں تو اور ایک تازہ خونی مہدی کا حال سن لو جسکا نام محمد عبداللہ حسن ہے جو ملک سمالی لینڈ افریقہ مشرقی میں اٹھا ہے اس نالائق نے آج تک جسقدر نقصان جان و مال اپنی قوم سومالی کا جو مسلمان ہے کیا ہے وہ اندازہ سے باہر ہے۔ یہ شخص سنگدلی۔ بیرحمی۔ سفاکی غضب میں اپنا نظیر نہیں رکھتا۔ اس مظلوم قوم سومالی کی مدد کیلئے اگر یہ گورنمنٹ عالیہ ابر رحمت کیطرح دقت پر نہ پہونچتی تو اس سیاہ دل کا ذبحے آج تک انکا خاتمہ ہی کر رہا ہوتا۔ اس نابکار کے پنجہ ظلم سے ان غریب مسلمانوں کو چھڑانے کیلئے اس دولۃ عظمیٰ نے اخراجات کے بار گراں اٹھانے کے علاوہ بہت سے لائق برٹش افسروں کی قیمتی اور عزیز جانوں کو خطرہ میں ڈالنے سے بھی دریغ نہیں کیا تاکہ جلد تر اس پلید طبع نفس کا خاتمہ ہو چونکہ تمنے اس قیام امن گورنمنٹ کی ایسی قدر نہ کی جیسا کہ حق تھا اور خدا کے اس احسان کا شکریہ ادا نہ کیا کہ اسنے ایک ایسا امن اور آزادی کا زمانہ دیا ہے اسلئے پھر غضب الٰہی تم پر ٹوٹ رہا ہے جسکو تم دیکھ رہے ہو۔ اندرونی افریقہ کے جنگلی بھی یہ خواہش رکھنے میں کہ اس پر عدل گورنمنٹ کے زیر حفاظت ہو جائیں (جیسا کہ میجر سوین صاحب بہادر کی کتاب متعلقہ سومالی لینڈ سے ظاہر ہے) اور تم باوجود اسقدر احسانات دیکھنے کے پھر ان کمینہ خیالات سے بھرے پڑے ہو کہ کوئی سفاک آئیگا حالانکہ قرآن شریف میں صاف حکم ہے وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِہَا تمہارے اسی نفاق کے سبب گورنمنٹ کی کوششیں بھی جو تمہاری بہبودی کیلئے تھیں پورے طور پر بار آور نہیں ہو تیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں فیصلہ کر دیا ہے کہ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ۔ چونکہ تم اس نعمت کے حصول کے بعد ناشکر ہوئے اسلئے عذاب شدید کے دروازے تم پر کھولے جا رہے ہیں۔ باوجودیکہ نہروں کی آبپاشی کثرت پیداوار غلہ کا موجب ہوئی پھر بھی قحط دور نہیں ہوتا اور اسقدر قواعد حفظان صحت پر عمل کرنے کا رنٹین لگانے سیگریگیشن کیمپ بنانے کے پھر بھی بیماری کی ترقی نہیں تھمی بلکہ قحط اور طاعون دونوں ترقی پر ہیں۔ **دوم** جب زمین و آسمان کے مالک نے دیکھا کہ تمہاری جسمانی ضروریات کا پہلو بسبب اس دولۃ عظمیٰ کے قریب التکمیل ہو گیا اور تمہاری روحانی حالت نہایت پستی میں ہے اور بسبب غفلت مجذوم ہو گئی ہے تو عین وقت پر باران بہار کیطرح تمہاری دستگیری کی اور اس صدی کے مجدد کو بسبب اس مماثلت کے جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ کے ساتھ تھی مسیح موعود بنا کر اور بسبب اس نسبت کے جو اسکو اپنے آقا و مولیٰ صلعم سے تھی مہدی مسعود کا خطاب دیکر آسمانی اسلحہ اور روحانی قوتوں سے مسلح کر کے بدر کامل کیطرح چودھویں صدی کے سر پر مبعوث کیا تاکہ وہ تمکو روحانی ظلمتوں سے نکالے اور وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ جیسے عظیم الشان پیشگوئی زمانی طور پر بھی پورا کر دکھائی تاکہ جو ذلتیں تغیر زمانہ سے تم پر پڑی ہیں وہ دور ہوں پھر اسکی صداقت ظاہر کرنیکے لیے اپنے پیارے نبی صلعم کی پیشگوئیوں کو جو اس اصدق الصادقین نے مسیح موعود کیلئے بطور آیت نشانی تھیں پورا کر دیا تاکہ پاکدل مومن ان عظیم الشان پیشگوئیوں کو پورا ہوتا دیکھکر اپنے نبی کریم اور اسکے ظل مسیح موعود پر تازہ ایمان لائیں جیسا کہ سورج اور چاند کا گرہن عین حدیث دارقطنی کے بموجب رمضان ۱۳۱۱ھ میں پورا ہوا۔ بسبب پلی اونٹ بیکار ہو کر ترک کی العلاص

کیونکہ اسکی تکذیب سے کتاب اللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام پاک نوشتوں کو جو اپنے وقت پر پوری ہو گئے تھے جھوٹا کر دیا اور اپنی شقاوت سے غیرت الٰہی کو جوش دلایا۔

کتاب اللہ اور خود جناب الٰہی کی تکذیب اسطرح کی کہ اس پاک کتاب میں اس پاک ذات نے اس اُمت مرحومہ کے لیے سلسلہ خلفا موسیٰ کیطرح ایک سلسلہ خلافت کا وعدہ کیا ہے جیسا کہ سورہ نور میں ہے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ ...... الآیۃ اس وعدہ صادقہ کے مطابق ضروری تھا کہ جسطرح حضرت مسیح ابن مریم حضرت موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں آئے تھے مثیل موسیٰ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اس اُمت کا خلیفہ مسیح ابن مریم کے قدم پر چودھویں صدی میں ظاہر ہو۔ دوم یہ کہ کتاب اللہ نے نہایت تاکید سے متواتر جگہ اس بات کو بیان کیا ہے کہ مفتری ضرور بسبب افترا کے ہلاک ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکو اسقدر مہلت نہیں دیتا جس سے زمین میں فساد پھیلے اور صادق اور کاذب کے معیار کا کوئی پیمانہ نہ رہے جیسا کہ فرمایا اِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ۔ باوجود ان آیات بینات کے تم ایک ایسے شخص کو مفتری کہہ رہے ہو جسکو علاوہ بے انتہا نصرتوں اور تائیدوں کے نبی کریم صلعم سے بھی زیادہ مہلت دی گئی ہے اور اسطرح تم وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ کی مُہر کو جو نبی کریم کی صداقت پر اللہ تعالیٰ نے لگائی ہے توڑ رہے ہو اب خدا کیلیے غور کرو کہ کیا تم کتاب اللہ اور اسکے نازل کرنیوالے کی تکذیب کرتے ہو یا نہیں۔ نبی کریم کی تکذیب اسطرح کیگئی کہ اُس اصدق الصادقین نے فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔ اب خدا کیلیے بتلاؤ کہ اگر یہ چودھویں صدی کا بدر کامل مجدد نہیں تو اور کون ہے اگر تمہارے زعم باطل میں کوئی نہیں ہے تو دیکھو تم کسطرح اُس قوت عالی کی تکذیب کرتے ہو جسکی شان میں ہے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ ایسا ہی کسوف خسوف والی حدیث (اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ الخ) جو دارقطنی مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۸۸ پر ہے اور رمضان ۱۳۱۱ میں پوری ہو چکی ہے نہیں مانتے ہو۔ ایسا ہی کسر صلیب اور قتل خنزیر کی پیشگوئیاں جو پوری ہو گئی ہیں انکو بھی تمنے بیقدر کیا۔

اب آؤ تمکو قحط اور طاعون کا یقینی علاج بتائیں۔ تمنے سُنا ہوگا کہ اصول طبابت میں علاج کیلیے یہ پہلا اصول ہے کہ اسباب مرض کو دور کیا جاوے جسطرح قحط اور طاعون دو مرض ہیں ایسے ہی اسباب بھی دو ہی ہیں ایک اس محسن گورنمنٹ کے ساتھ منافقانہ عقیدہ رکھنا اور باوجود امن و آزادی کے ہوتے بھی قتل اور فساد کی خواہش رکھنا اور وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا اور ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ کے خلاف کیا۔ دوسرے خدا کے اس نور کا جو مسیح اور مہدی جیسے خطابات عالیہ سے موسوم ہو کر حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ظاہر ہوا ہے انکار کرنا۔ اب اصول طبابت کے مطابق علاج بھی دو ہیں ایک یہ کہ امن گورنمنٹ کے ساتھ حسن عقیدہ کو پیدا کرو اور خون انگیز خیالات دل سے دور کر کے اس خدا کی نعمت کی قدر کرو جو اُسنے ایک ایسی فراخ حوصلہ عادل اور قدر شناس گورنمنٹ دی ہے کیونکہ ؎ بود آں فرمایہ ہر گوہرے کہ از نعم خویش نابر سرے۔ اور دعا کرو کہ خدا کی نصرتیں اس گورنمنٹ کے شامل حال رہیں اور تم اسیطرح امن و آزادی سے اسکے مہد رافت میں آرام کرتے رہو۔ تم پہلی صدی کے ابتدائی زمانہ پر غور کر کے دیکھو کہ تم کیسے آہنی تنور میں تھے اور کسطرح ابر رحمت کیطرح اس گورنمنٹ نے آکر تمہیں درندوں کے مُنہ سے چھڑایا۔ **دوسرا علاج** یہ ہے کہ تم اس امام صادق مرسل من اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے اُسکی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھلو تاکہ وہ تم کو ان ابدی دکھوں سے چھڑادے جو بغیر ایسے ہادیوں کی صحبت کے دور نہیں ہو سکتے۔ اسوقت خطہ زمین میں یہی ایک شخص ہے جسنے اسلام۔ قرآن۔ اور نبی کریم صلعم کی عزت کو ظاہر کیا ہے اور ان دریدہ دہنوں کے مونہوں کو جو عیب گیری اور خباثت کی نجاست کھانے سے خنزیر کی طرح ہو گئے تھے بند کیا ہے اور اسکے ذریعہ حسب فرمودہ الٰہی پھر پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم ہو گا۔ اسکی تائید اسقدر آسمانی نشانوں سے ہوئی ہے کہ وہ اسجگہ لکھے نہیں جا سکتے۔ میں تمہیں دردمندوں کی طرح نصیحت کرتا ہوں کہ تم تعصب اور آبائی خیالات اور دنیاوی عزتوں کے جھوٹے ننگ و ناموس کو دور کر کے صرف چند گھنٹے اس کی کتابوں کا مطالعہ کرو پھر تم پر حق کھُل جائے گا۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں بھی تمہاری طرح ظلمت میں تھا مگر اللہ تعالیٰ نے برادر محمد افضل اور ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب پر رحم فرماوے جنکے ذریعہ مجھے اس امام صادق کی ایک کتاب عقد القرآن حصہ دوم کے دیکھنے کا اتفاق ہوا جسکے پڑھنے کے بعد ہی میں نے خدا کے فضل سے امام کی بیعت کر لی اور مجھے دوسری کتاب کے دیکھنے کی اُسوقت ضرورت نہ پڑی۔ کیونکہ اس کتاب میں اس جری اللہ نے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لیے ایسی غیرت ظاہر کی ہے کہ جب تک کوئی فنا فی الرسول نہ ہو ہرگز نہیں دکھا سکتا۔

پس اے عزیزو ہر دو عامر امن کے ہر دو علاج تمہارے آگے پیش کیے ہیں۔ ان کو قبول کرو تا تمہارا بھلا ہو اور تم اس غضب اور لعنۃ الٰہی سے جو قحط اور طاعون کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے نجات پاؤ۔ اس علاج کے مجرب اور یقینی کے مزید اطمینان کے لیے ایک واقعہ سُن لو اور عبرت پکڑو وہ یہ ہے کہ یہ لعنت اور غضب جس کے اب تم وارث ہو رہے ہو جب یہود پر نازل ہونا شروع ہوا تو اُسوقت بھی بعینہٖ یہی دو وجہیں تھیں۔ ایک یہ کہ باوجود اس کے کہ ہماری اس گورنمنٹ کیطرح رومن گورنمنٹ نے یہود کی بڑی عزت کی اور بڑے بڑے اختیارات اُنکو دیے اور ہر طرح اُن کی بات اُن کی عدالت میں سُنی جاتی تھی اسیطرح امن و آزادی بھی ملی ہوئی تھی پھر بھی وہ ناشکر گذار قوم ایک خونی مسیح کا انتظار کر رہی تھی اور اس زعم میں تھی کہ مسیح آکر انکو پھر داؤد کی تخت پر بٹھا دے گا اور دوسرے جب مسیح علیہ السلام ہمارے آقا و مولا حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی طرح غربا کی شکل میں ظاہر ہوئے اور ہمارے امام صادق کیطرح فرمایا کہ مجھے زمینی سلطنتوں سے کوئی غرض نہیں میں آسمانی بادشاہت لیکر آیا ہوں وہ تمہاری طرح ہی غیظ و غضب میں آکر حضرت مسیح کی تکفیر کرنے لگے یہاں تک کہ صلیب پر لٹکا دیا جس پر اُس ذات مقتدر نے اُنھیں زندہ اُتار کر بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے اکٹھا کرنیکو دوسرے ممالک میں روانہ کر دیا اور آخر سرینگر محلہ خان یار میں اپنی سنت قدیمہ کے مطابق کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ وفات دیکر اس خاک پاک کشمیر جنت نظیر میں سُلا دیا اس واقعہ پر خوب غور کرو بالکل تمہارے حالات سے ملتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ کاٹا نہیں جاتا۔ اگر تم مومن ہو تو باز آؤ اور ٹھوکر نہ کھاؤ۔

نہ ماننے والوں کا اسوقت جو انجام ہوا اُسکو جناب الٰہی نے اپنی پاک کلام میں اسطرح بیان کیا ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَاُعَذِّبُھُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ۔ ایسا ہی اس صادق کے انکار کا انجام ہو گا جسکو اُسنے آپ اسطرح بیان کیا ہے ؎ واللہ کہ ہمچو کشتی نوحم ز کردگار ۔ بے دولت آنکہ دور بماند ز لنگرم ۔ ای آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر ۔ از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم ۔ آخر زماں بسوخت ز انوار حق ۔ از مہر چاروایش بخدا مہر گو نرم ۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا ؎ بگوش ہوش بشنو از من اے ملک من ۔ کہ من گواہ برین کردگار خود بکنم ۔ ز فکر تفرقہ باز آ و باستی پروانہ ۔ وگرنہ گریہ بر غمگسار خود بکنم ۔ عمارت ہمہ دوناں خراب خواہم ساخت ۔ اگر ز چشم رواں آبشار خود بکنم ۔ یہ اشعار مدت ہوئی بطور پیشگوئی فرمائے تھے کہ جیا ماس کا نام و نشان نہ تھا مگر چونکہ مکفر تفرقہ اندازی سے باز نہ آئے اور نہ آشتی کی اسلیے گریہ بر غمگسار کا نتیجہ ظاہر ہونا شروع ہوا مگر ابھی ؎ ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ۔ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا ۔ اس لیے اپنی جانوں پر اپنی اولاد پر رحم کرو اور اس کشتی نوح یعنی بیعت پر سوار ہو جاؤ تا کہ اس طوفان آتش خیز سے نجات پاؤ۔ والسلام

خاکسار رحمت علی ہاسپٹل اسسٹنٹ از بربرا صومالی لینڈ مشرقی افریقہ

نمبر ۷ | قادیان دارالامان - ۱۱- رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۲- دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد اول

البدر

جسطرح کہ چاند جب اپنے کمال پر پہنچا ہوا ہوتا ہے اور اس کی چاندنی فرش زمین پر چھٹکی ہوئی ہوتی ہے اور ہر نوع کا آدمی اپنے اپنے مذاق پر اوس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور اس روشنی سے ایک خاص قسم کا نور در و دیوار اور شجر و حجر پر آیا ہوا ہوتا ہے کہ یکایک ایک بادل کا ٹکڑا اوس چاند کے مقابل آتا ہے اور اس کی روشنی کو مات کر دیتا ہے اور مسافر جو اوس چاندنی پر نازان اپنے گھر سے لالٹین لیکر نہ نکلا تہا اسے بھی فکر پڑتی ہے کہ اب اندھیرے میں ٹہوکرین لگینگی غرض کہ اوس بادل کے ٹکڑہ کے درمیان آجانے سے ہر ایک کے لطف میں فرق آجاتا ہے اور ایک قسم کی بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسیطرح ہمارے البدر نے ٹہیک اپنے وقت پر طلوع کیا اور طلوع کرتے ہی مستعد دلون کی زمین اس سے منور ہوئی اور اس کی روشنی سے ہر ایک نے اپنے اپنے مذاق پر مستفید ہونا چاہا کہ چند ایک ابتلا اور مشکل کے بادل سامنے آگئے اور وہ تمام آب تاب جاتی رہی اور بجائے لطف کے ایک بدمزگی پیدا ہوئی۔ مگر ہمیں امید ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم کی ہوا بادلون کو اڑا کر لیجاویگی اور البدر اپنی خوشنما روشنی سے اہل دل کے دلون کی زمینون کو منور کرتا رہیگا۔ مشکلات کے جو بادل البدر کے سامنے حجاب تھے ان میں سے بہت تو فضل خدا کی ہوائین اڑا کر لیگئین ہین جس سے ہمین امید ہے کہ باقی بھی بہت جلد اڑ جاوینگے اور پھر البدر بڑی صفائی سے اس ظلمت بھری راتمین اپنے منور چہرہ سے دلون اور آنکھونکو انشاء اللہ پر نور کرتا رہیگا۔

تخفیف قیمت کے متعلق ضروری اطلاع

البدر نمبر ا میں شائع کیا تھا کہ اگر تین اشخاص ایک پتہ اور مقام پر ۳ کاپی البدر کی خریدین تو ہم انکو ۳ سال میں دیوینگے لیکن پیچھے معلوم ہوا کہ حساب میں غلطی ہوئی ہے اور اسطرح سے قریب ۲ کے فی پرچہ ہمین نقصان ہے اسلیئے اب ہم اطلاع دیتے ہین کہ ایسے مجموعی خریدارون سے ۳ فی پرچہ لیا جاویگا کیونکہ اس صورت مین ہم صرف محصول ڈاک مین رعایت خریدارون کو دینا چاہتے ہین نہ کہ اصل قیمت مین وہ خود حساب کر کے دیکھ لین۔

ماہ رمضان المبارک

یہ مہینہ ایک بڑا بابرکت مہینہ ہے حتی الوسع اس مین ہر ایک کو روزہ رکھنا چاہیئے اس کے بارہ مین حضرت اقدس کی تقریر اور مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے ایک خطبہ کا خلاصہ ہم نے اس نمبر مین درج کیا ہے اسے غور سے مطالعہ کر کے اوس پر عمل درآمد کی توفیق اللہ تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیئے۔

درخواست خریداری

البدر کی نسبت بعض احباب لکھدیتے ہین کہ فلان کے نام جاری کیا جائے مگر اوس مین کوئی تصریح اس امر کی نہین ہوتی کہ وی پی کیا جاوے یا نہ لہذا اس امر کو واضح کر کے لکھنا چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ سردست البدر کی ضروریات ہرگز اس بات کی مقتضی نہین ہین کہ وہ کسی کے نام مابعد کے وعدے پر جاری ہو۔ اور جو بعض احباب کے نام وی پی روانہ کرنے کی بابت تحریر فرماتے ہین ان کی خدمت مین التماس ہے کہ اول وہ آن سے بذریعہ خط وکتابت کے قطعی فیصلہ کر لیا کرین کہ وہ خریدار ضرور ہوینگے یا نہ اور بصورت واپس وی پی وہ اس کے اخراجات کے متکفل ہوا کرین کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ اسطرح کے بعض وی پی واپس آ گئے ہین اور کارخانہ کو فی وی پی ۲ کا نقصان ہوتا ہے اور وقت اور محنت الگ ضائع جاتی ہے۔

تاپ تلی یعنی طحال کا ایک مجرب علاج

سہاگہ - صبر سقوطری - نوسادر - پھٹکڑی - قلمی شورہ
تولہ ۲ تولہ تولہ تولہ تولہ
سجی سفید - جوکھار - بائبڑنگ - کلونجی - رائی ملتانی
تولہ تولہ تولہ تولہ تولہ
نمک سیاہ - نمک لاہوری - نمک سانبھر - دار فلفل
تولہ تولہ تولہ تولہ

ان تمام ادویہ کو کوٹ چھانکر ایکتولہ تیزاب گندہک خالص اسمین ڈال دین اور کھرل کرین اور گھیکوار (کوار گندل) کے لعاب مین بقدر کنار (کوکن بیر) گولیان بنا دین اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو کھا لیا کرین۔

اور ذیل کا پلستر بنا کر مقام طحال پر لگا دین۔

زراوند - صمغ عربی - کتیرہ گوند - اشق - سرکہ انگوری خالص
۲ ماشہ ماشہ ماشہ ۲ ماشہ ۲ تولہ

تمام خشک ادویہ کو کوٹکر سرکہ ملا کر حل کرین۔ اور طحال کے برابر ایک پارچہ برابر لیکر اس پر پلستر لگا دیوین ۳ ۳ دن تک برابر لگا رہے اور جس قدر کپڑا خشک ہو ہو کر مقام سے اٹھتا آوے اسے قینچی سے کاٹتے رہین ۲ دن مین یہ پلستر تین دفعہ لگا دین

مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر قریب ۸ بجے کے حضرت اقدس سیر کے واسطے تشریف لائے طاعون کے ذکر پر ایک جگہ فرمایا کہ خدا کا وجود ثابت ہو رہا ہے مجھے تو اسی مین مزا آتا ہے ساری جڑ تقوے اور طہارت ہے اسی سے ایمان شروع ہوتا ہے اور اسی سے اس کی آبپاشی ہوتی ہے اور نفسانی جذبات دبتے ہین +

پھر اعجاز احمدی اور اپنے سلسلہ کی بے نظیر ترقی پر فرمایا کہ اگر کذاب کا یہ حال ہے تو پھر صدق کی مٹی پلید ہے ان لوگون مین ایسی روحین بھی ہین جنپر ایک سخت انقلاب آویگا جیسے آنحضرتؐ کے زمانے مین ابوسفیان ایک بڑا ضعیف القلب اور کم فراست والا آدمی تھا جب آنحضرتؐ نے مکہ پر فتح پائی تو اُسی کہا کہ تجھپر واویلا +

اس نے جواب مین کہا اب سمجھ آگئی کہ تیرا خدا سچا ہے اگر ان بتون مین کچھ ہوتا تو یہ ہماری اس وقت مدد کرتے۔ پھر جب اُسے کہا گیا کہ تو میری نبوت پر ایمان لاتا ہے تو اُس نے تردد ظاہر کیا اور اس کی سمجھ مین توحید آئی اور نبوۃ نہ آئی + بعض مادے ہی ایسے ہوتے ہین کہ ان مین فراست کم ہوتی ہے جو توحید کی دلیل تھی وہی نبوت کی دلیل تھی مگر ابوسفیان اسمین تفرق کرتا رہا۔ اسیطرح سعید لوگون کے دلون مین اثر پڑ جاویگا سب ایک طبیعت کے انسان نہین ہوتے کوئی اول جیسے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کوئی اوسط درجہ کے اور کوئی آخر درجہ کے میری ایک پرانی وحی ہے **یخرون للاذقان سجدا ربنا اغفرلنا انا کنا خاطئین** یعنے پیچھے آنے والے کہینگے انکے لئے آگے خوشخبری بھی ہے **لا تثریب علیکم الیوم** محمد حسین کو فرعون کہا گیا ہے اور نذیر حسین کو ہامان تو ہامان کو ایمان نصیب نہوا اسیطرح نذیر حسین بے نصیب گیا اور میرا استنباط ہے کہ جسطرح فرعون نے **امنت به بنی اسرائیل** کہا تہا ویسی ہی یہ بھی کہیگا۔ محی الدین ابن عربی نے کہا ہے کہ قرآن سے یہ ثابت نہین کہ فرعون جہنم مین جاوے گا یہ ہے کہ اُس نے اپنی قوم کو جہنم مین ڈالا شاید یہ رعایت اس کے ساتھ اس لئے ہو کہ اُس نے موسیٰ کو پالا۔ پرورش کیا تعلیم دلوائی تربیت کیو مگر ہمارے آنحضرت صلعم کو دوسرے کی تربیت کا ذریعہ نہین ملا صرف خدا نے ہی کی +

سیر سے واپس ہوتے ہوئے ایک حافظ صاحب نے آپ سے مصافحہ کیا اور عرض کی کہ مین نابینا ہون ذرا کھڑے ہو کر میری عرض سن لین حضور کھڑے ہو گئے اس نے کہا مین آپ کا عاشق ہون اور چاہتا ہون کہ غفلت دور ہو حضرت اقدس نے فرمایا کہ نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہین نماز مین دعا کرنی چاہیے کہ مجھ مین اور میرے گناہ مین دوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسیوقت منظور ہو جاوے جلدی کرنی اچھی نہین ہوتی زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہین کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنیوالا بے نصیب ہوتا ہے نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہین کرتے۔ بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بدنصیب دیکھے گئے ہین اگر ایک انسان کوان کہودے اور ۲۰ ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اس وقت صبر سے چھوڑ دے تو اپنی ساری محنت کو برباد کرتا ہے اور اگر صبر سے ایک ہاتھ اور بھی کھودے تو گوہر مقصود پالیوے۔ یہ خدا کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ کے بعد دیا کرتا ہے اگر ہر ایک نعمت آسانی سے ملجاوے تو اس کی قدر نہین ہوا کرتی سعدی نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

گر نباشد بدوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

مخالفت نفس بھی ایک عبادت ہے۔ انسان سویا ہوا ہوتا ہے جی چاہتا ہے کہ اور سو لے مگر وہ مخالفت نفس کرکے مسجد جاتا ہے تو اس مخالفت کا بھی ایک ثواب ہے اور ثواب نفس کی مخالفت تک ہی ہوتا ہے ورنہ جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو پھر ثواب نہین ہوتا عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ جب آدمی عارف ہو جاتا ہے تو اس کی عادۃ کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے کیونکہ جب نفس مطمئنہ ہو گیا امارہ نہ رہا تو ثواب کیسے رہا نفس کی مخالفت کرنیسے ثواب تہا وہ اب رہی نہین قرآن شریف مین ہے **ولمن خاف مقام ربه جنتان** پ۲۷ یعنی وہ جنت مین داخل ہو گیا اور اس کا درجہ ثواب کا نہ رہا تو یہ بات بے صبری سے نہین ملتی انسان کو یہانتک صبر کرنا چاہیئے کہ اس کا دل یقین کرلے کہ میرے جیسا کوئی صابر نہین آخر خدا تعالی مہربان ہو کر دروازہ کہول دیتا ہے اسیطرح ایک اور بزرگ کا قول ہے جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو تمام عبادتین ساقط ہو جاتی ہین اس کے یہ معنے نہین ہین کہ وہ عبادات ترک کر دیتا ہے بلکہ یہ ہین کہ عبادات کی بجا آوری مین جو اوسے تکلیف ہوتی تھی وہ ساقط ہو جاتی ہے۔ اب عبادات محبوبات نفس مین شامل ہو گئین جیسے اور کہانا پینا وغیرہ۔ اس کے محبوبات نفس تھے ایسے ہی نماز روزہ ہو گیا خدا تعالی جیسا وفادار اور کوئی نہین دوستی اور اخلاص کا حق جیسے وہ ادا کر سکتا ہے اور کوئی نہین کر سکتا انسان بڑے جوش والا ہے وہ صبر سے حقوق ادا نہین کر سکتا۔ جلدی بے صبر نہین ہونا چاہیئے (خدا تعالے ہمین اور ہمارے تمام بھائیون کو صبر کی توفیق عطا کرے اور اپنی محبت اور ذوق اور شوق سے بہرہ ور کرے آمین ایڈیٹر)

ہماری جماعت کو چاہیے کہ وقتاً فوقتاً ہمارے پاس آتے رہین اور کچھ دن یہان رہا کرین انسان کا دماغ جیسے خوشبو سے حصہ لیتا ہے ویسے ہی بدبو سے بھی حصہ لیتا ہے اسیطرح زہریلی صحبت کا اثر اس پر ہوتا ہے +

مخالفین کی موجودہ حالت پر فرمایا کہ مکہ کی حالت کا تو کسی نے معائنہ نہین کیا مگر اب اس وقت کی حالت دیکھکر پتہ لگتا ہے کہ ایسا ہی حال اوس وقت تہا۔

ابوجہل کو فرعون کہا گیا ہے مگر میرے نزدیک وہ تو فرعون سے بڑھکر ہے فرعون نے تو آخر کہا کہ **امنت به بنی اسرائیل** پ۱۱ مگر یہ آخر تک ایمان نلایا مکہ مین سارا فساد اسیکا تہا اور بڑا متکبر اور خود پسند عظمت اور شرف کو چاہنے والا تہا اس کا اصلی نام بھی عمرو تہا اور یہ دونون عمرو مکہ مین تھے خدا کی حکمت یہ کہ ایک عمرو کو تو کھینچ لیا اور ایک بے نصیب رہا اس کی روح ... جلنی ہوگی اور حضرۃ عمرؓ نے ضد چھوڑ دی تو بادشاہ ہو گئے جیسے **ان شانئک هو الابتر** آنحضرتؐ کے حق مین ہے ...... یہ کمبخت رسول اللہ صلعم کو جسمانی اور روحانی طور پر ہر دو طرح ابتر قرار دیتے ہین حالانکہ خدا تعالی فرماتا ہے **انا اعطینك الکوثر** یہان کوثر کا قرینہ **فصل لربك وانحر** ہے نحر اولاد کے لئے ہوتا ہے کہ جب عقیقہ ہوتا ہے تو قربانیان دیتے ہین پس اگر نبی کریم کی اولاد نہ روحانی ہوتی نہ جسمانی تو نحر کس کے لئے آیا +

اسوقت قرآن کی عظمت بالکل دلون مین نہین رہی عبداللہ غزنوی صاحب کا بھی ایک کشف ہے جو اس کے متعلق تہا کہ اس مین ان کو الہام ہوا تہا کہ **هذا کتابی هذا عبادی فاقرأ کتابی علی عبادی**۔

عمرو رضؓ نے کسی سے پوچھا کہ آپ بڑے غصے والے ہوتے تھے اب غصہ مسلمان ہونیسے دور ہو گیا فرمایا دور تو نہین ہوا معتدل ہو گیا ہے اور اب اپنے ٹھکانے پر چلتا ہے +

ظہر و عصر ظہر کیوقت حضرت اقدس نے نماز سے قبل قدرے مجلس کی لاہور سے چند احباب آئے تھے ان سے ملاقات کی عصر کی نماز بھی حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر و سیر فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی اور حسب معمول سیر کے لئے تشریف لائے آتے ہی فرمایا کہ آج ہی کے دن سیر ہے کل سے انشاء اللہ روزہ شروع ہوگا تو چار پانچ دن تک سیر بند رہیگی تاکہ طبیعت روزے کی عادی ہو جاوے اور تکلیف محسوس نہ ہو +

اعجاز احمدی کی نسبت اڈیٹر صاحب الحکم نے سنایا کہ شحنۂ ہند نے لکھا ہے کہ شروع سال میں اس کا جواب اعجازی طور پر شائع ہوگا اور اس نے سو ہزار روپیہ لوگوں سے طلب کیا ہے کہ اس روپیہ سے وہ کتاب تصنیف کرکے شائع کریگا اور دس ہزار انعام لے لیوے اسطرح سے ۱۳ ہزار روپیہ وہ لینا چاہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ کیمیاگر دہوکہ باز اسیطرح نادانوں کو دہوکہ دیکر لوٹا کرتے ہیں ✦

مخالفت پر فرمایا کہ اسی تحریک ہوکر نشان ظاہر ہوتے ہیں اور مخالفوں کی تحریک ایسی ہے جیسے (کل مشین) سے ایک کنواں نکالا جاوے ورنہ موافقین جو آمنا کہکر چپ کر گئے ان سے کیا تحریک ہوسکتی ہے اعجاز احمدی سے خود لوگ اس نتیجہ پر پہنچ جاوینگے کہ قرآن دانی اور عربیت کی اصل خبر ان ہی لوگوں میں ہے (احمدیہ میں) کیونکہ وہ نتیجہ نکال لینگے جن کی عربی دانی یہ ہے کہ اس کی مثل لوگ نہیں لا سکتے تو ضرور ہے کہ قرآن دانی بھی انہیں میں ہو اعجاز احمدی میں بہت سی پیشگوئیاں بھی کی ہیں اور ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ میں من مثلہ کے یہ معنے بھی اکثر مفسرین نے کئے ہیں کہ اگر مقابلہ میں کوئی لکھکر لا دیں تو اسمیں پیشگوئیاں بھی اسیطرح ہوں جیسے قرآن شریف میں ہیں

ایک ذرہ حرکت اور سکون نہیں کر سکتا جب تک آسمان پر اول حرکت نہ ہو ذلت وجود کی اس سے ہے کہ وہ اسمقام پر لغزش کہا جاتا ہے طریق تادب یہ تہا کہ اسمقام پر ٹہر جاتے اور جو فرق عبد اور معبود کا ہے اس سے آگے نہ بڑہتے مگر وہ ایسے طریق پر ہیں کہ عملی حالت میں رہ جاتے ہیں نماز روزہ سے آخرکار فارغ ہو بیٹھتے ہیں۔ بہنگ وغیرہ مسکرات استعمال کرنے لگ جاتے ہیں دہریت میں اور ان میں انیس بیس کا فرق ہے اور انکی عیاشی دلالت کرتی ہے کہ اس فرقہ میں خیر نہیں ہے عیسائیوں نے ایک کو خدا بناکر آگ لگائی اور انہوں نے ہر ایک وجود کو خدا بنالیا ہندو تو پیر بھی انکا بد اثر پہنچا ہے حرمت کی پرواہ نہیں ہے اسلئے شراب وغیرہ جائز رکھتے ہیں صورت پرست ہوتے ہیں نامحرمون پر بد نظری کرتے ہیں اس زمانہ کا بگاڑ سخت ہے ✦

اصل تقوی جس سے انسان دہویا جاتا ہے اور صاف ہوتا ہے اور جس کے لئے انبیا آتے ہیں وہ دنیا سے اٹھ گیا ہے کوئی ہوگا جو قد افلح من زکھا کا مصداق ہوگا پاکیزگی اور طہارت عمدہ شئے ہے انسان پاک اور مطہر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں لوگوں میں اسکی قدر نہیں ہے ورنہ ان کی لذات کی ہر ایک شئے حلال ذرائع سے ملے چور چوری کرتا ہے کہ مال ملے لیکن اگر وہ صبر کرے تو خدا اسے اور راہ سے مالدار کر دے اسیطرح زانی زنا کرتا ہے اگر صبر کرے تو خدا اس کی خواہش کو اور راہ سے پوری کر دے جس میں اوس کی رضا حاصل ہو حدیث میں ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا اور زانی زنا نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا۔ جیسے بکری کے سر پر شیر کھڑا ہو تو وہ گہاس بھی نہیں کہا سکتی تو بکری جتنا ایمان بھی لوگوں کا نہیں ہے اصل جڑ اور مقصود تقوے ہے جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے بغیر اسکے ممکن نہیں ہے کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے انسانی حکومتوں کے احکام گناہوں سے نہیں بچا سکتے حکام ساتھ ساتھ تو نہیں پہرتے کہ انکو خوف رہے انسان اپنے آپکو اکیلا خیال کرکے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ کبھی نہ کرے اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا ہے اس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتا کہ خدا میرے ساتھ ہے وہ مجھے دیکھتا ہے ورنہ اگر وہ یہ سمجھتا تو گناہ نکرتا۔ تقوے سے سب شئے ہے قرآن نے ابتدا اسی سے کی ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین سے مراد بھی تقوی ہے کہ انسان اگرچہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرأت نہیں کرتا کہ اسکو اپنی طرف منسوب کرے اور آئندہ خدا کی استعانت سے خیال کرتا ہے اور پہر اوسی سے آئندہ کے لئے استعانت طلب کرتا ہے پہر دوسری سورۃ بھی ھدی للمتقین سے شروع ہوتی ہے نماز روزہ زکوۃ وغیرہ سب اسیوقت قبول ہوتا ہے جب انسان متقی ہو اوس وقت خدا تمام داعی گناہ کے اوٹہا دیتا ہے بیوی کی ضرورت ہو تو بیوی دیتا ہے دوا کی ضرورت ہو تو دوا دیتا ہے جس شئے کی حاجت ہو وہ دیتا ہے اور ایسے مقام سے روزی دیتا ہے کہ اسے خبر نہیں ہوتی ✦

ایک اور آیت قرآن شریف میں ہے ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا الخ پ ۲۴ ع ۱۸ اس کے بھی مراد متقی ہیں ثم استقاموا یعنی انپر زلزلے آئے ابتلا آئے آندھیاں چلیں مگر ایک عہد جو اس سے کر چکے اس سے نہ پہرے آگے خدا فرماتا ہے کہ جب انہوں نے ایسا کیا اور صدق اور وفا دکہلایا تو اس کا جزیہ ملا تتنزل علیہم الملئکۃ یعنی انپر فرشتے اترے اور کہا کہ خوف اور حزن مت کرو تمہارا خدا ولی ہے وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون اور بشارت دی کہ تم خوش ہو اس جنت سے اور اس جنت کر یہاں مراد دنیا کی جنت ہے جیسے ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ پہر آگے ہے نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ دنیا اور آخرت میں ہم تمہارے ولی اور متکفل ہیں بعض لوگ ولمن خاف مقام ربہ جنتان کی آیت کے معارض ایک حدیث الدنیا سجن للمومن پیش کیا کرتے ہیں الدنیا سجن للمومن اس کے اصل معنے یہ ہیں کہ مومن کئی قسم کے ہوتے ہیں فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات پ ۲۲ ع ۱۶ مقتصد سے مراد نفس لوامہ والے ہیں اور یہ تکالیف نفس لوامہ تک ہوتی ہیں کہ اس میں انسان کے ساتھ کشاکش نفس امارہ کی ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ راحت اور آرام کی بات اختیار کر اور لوامہ وہ نہیں کرتا اس وقت انسان مجاہدہ کرتا ہے اور نفس امارہ کو زیر کرتا ہے اور اسیطرح جنگ ہوتی رہتی ہے حتی کہ امارہ شکست کہا جاتا ہے اور پہر نفس مطمئنہ رہ جاتا ہے۔ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ پ ۳۰ الخ اب تو بہر جنت میں داخل ہو جا اور اسی وقت ہو جا اور مومن کا جنت خود خدا ہے یعنی جب وہ خدا کے بندوں میں داخل ہوا تو خدا اتوا وہیں میں ہے اور وہ اس کے عباد میں آگیا تو اب اس حالت میں وہ سجن کہاں رہا۔ ایک مرتبہ جتا ہے کہ اس وقت تک وہ تکالیف میں ہوتا ہے جیسے جب کنواں کہودا جاوے تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ پانی نکل آوے مطلب یہ تہا اصل میں پانی نکالنا ہے جب پانی نکل آیا اب کہودنے کی ضرورت نہیں ہے تو اس آیت میں ظالم سے مراد نفس امارہ والے اور مقتصد سے مراد لوامہ والے اور سابق بالخیرات سے مراد مطمئنہ والے ہیں پوری تبدیلی زندگی میں جب تک آوے تب تک جنگ رہتی ہے اور لوامہ تک یہ جنگ ہے جب یہ ختم ہوتی تو پہر دار النعیم میں آجاتا ہے اس وقت اس کا ارادہ خدا کا ارادہ اس کی مرضی خدا کی مرضی ہوتی ہے اور ان باتوں میں لذت اوٹہاتا ہے جن سے خدا خوش ہوتا ہے ایک عارف جس کی خدا سے ذاتی محبت ہو جاوے تو اگر خدا اسے بتلا بھی دیوے کہ تو دوزخی ہے خواہ عبادت کر خواہ نکر تو اس کی خوشی اسی میں ہوگی کہ خواہ دوزخ میں جاؤں مگر میں ان عبادات سے رک نہیں سکتا جیسے افیمی کو جب افیم کی عادت ہو جاتی ہے تو اسے کیسی ہی تکالیف ہوں اور خواہ گہلتا ہی جاتا ہے مگر افیم کو نہیں چہوڑتا جسطرح دنیا میں نوجوانوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ ان کو ایک دھن جب لگ جاوے تو خواہ والدین کتنا روکیں منع کریں مگر وہ کسی کی نہیں سنتے اور اس دھن کی خوشی میں تکالیف کا بھی خیال نہیں ہوتا ایسے ہی اس دھن عارف کامل کا حال ہوتا ہے کہ اسے اس بات کا خیال بھی نہیں ہوتا کہ اجر ملیگا یا نہیں۔ یہ مقام آخری مقام ہے جہاں سلوک کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور اسکے سوا چارہ نہیں۔ اس حالت میں کسی سہارے پر اس کے جوش نہیں ہوتے کیونکہ جب تک انسان کسی سہارے سے کام کرتا ہے تو ممکن ہے کہ شیطان اس میں کسی وقت دخل دیوے مگر یہاں ذاتی محبت کے مقام میں سہارا نہیں ہوتا جیسے ماں اور بچے کے جو تعلقات ذاتی محبت کے ہیں ان میں انسان تفرقہ نہیں ڈال سکتا ان کی فطرتی محبت ایک دوسرے سے ملاتی ہے مثل مشہور ہے ماں مارے اور بچہ ماں ماں پکارے اسیطرح اہل اللہ خدا کی مار

کہاں کہاں جا سکتے ہیں بلکہ بار پڑے تو وہ ایک قدم اور بڑھاتے ہیں
دوسرے تعلقات میں خدا کی محبت کا جلال بزور کے ساتھ نزول نہیں ہوتا جیسے جب انسان کسی کو اپنا نوکر سمجھتا ہے اور خیال ہوتا ہے کہ یہ نوکری اس لئے کرتا ہے کہ اس کی اجرت ملے تو اس کی طرف محبت کامل کا التفات نہیں ہوتا اور وہ ایک نوکر شمار ہوتا ہے مگر جب کوئی شخص خدمت کرتا ہو اور آقا کو معلوم ہو کہ یہ نوکری کی خواہش سے نہیں کرتا تو آخر کار بیٹوں میں شمار ہوتا ہے۔

خدا بڑا خزانہ ہے خدا بڑی دولت ہے

غفلت غیر معلوم اسباب سے ہے بعض وقت انسان نہیں جانتا اور ایک دفعہ ہی زنگ اور تیرگی اس کے قلب پر آجاتی ہے اس لئے استغفار ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ زنگ اور تیرگی نہ آوے عیسائی لوگ اپنی بیوقوفی سے اعتراض کرتے ہیں کہ اس سے سابقہ گناہوں کا ثبوت ملتا ہے۔ اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ گناہ صادر نہ ہوں۔ ورنہ اگر استغفار سابقہ صادر شدہ گناہوں کی بخشش کے معنے رکھتا ہے تو وہ بتلا دیں کہ آئندہ گناہوں کے نہ صادر ہونے کے معنوں میں کونسا لفظ ہے غفر اور کفر کے ایک ہی معنی ہیں تمام انبیاء اس کے محتاج تھے جتنا کوئی استغفار کرتا ہے اتنا ہی معصوم ہوتا ہے اصل معنے یہ ہیں کہ خدا نے اسے بچایا معصوم کے معنے مستغفر کے ہیں +

عیسویت کی ترقی پر فرمایا کہ جو ترقی انہوں نے کرنی تھی وہ کر چکے پورے طور پر انسان کو خدا بنا لیا اگر انسان خدا بن سکتا ہے تو بگٹ سے کیوں ناراض ہیں بہت خدا بن جاویں تو طاقت زیادہ ہوگی۔

ظہر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی نماز سے پیشتر ایک خادم نے عرض کی کہ ایک تقریب اس کے ہاں خوشی ہے اور کچھ کھانے کا انتظام کیا گیا ہے حضور بھی شام کو تشریف لاکر کھانا میں تناول فرمادیں تو میری سعادت ہے فرمایا کہ دعوت راحت کے واسطے ہوتی ہے مجھے ایسی مرض ہے کہ دن کے آخری حصہ میں وہ عود کرتی ہے اور میں بالکل چل پھر نہیں سکتا اسی لئے دیکھتے ہو کہ پھر نیکا وقت صبح کا رکھا ہے ابھی بھی نماز سے پیشتر پاؤں سرد ہو رہے تھے تو میں دوا پیکر آیا ہوں۔ خیال آتا ہے کہ گھڑی گھڑی کیا کیوں کہ سرد ہو رہا ہوں اس لئے افتاں و خیزاں آجاتا ہوں اس لئے شام کو میں جا نہیں سکتا۔ ورنہ دعوت کا رد کرنا تو اچھی بات نہیں ہے مگر جب بیمار ہو تو انسان مجبور ہے عصر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی +

مغرب کی نماز سے چند منٹ پیشتر ماہ رمضان کا چاند دیکھا گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مغرب کی نماز گزار کر مسجد کی سقف پر تشریف لے گئے کہ چاند کو دیکھیں اور دیکھا اور پھر مسجد میں تشریف لائے

فرمایا کہ رمضان گذشتہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کل گیا تھا۔

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن پ۲ یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔

صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلی قلب کرتا ہے تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہوجاوے اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے پس انزل فیہ القرآن میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنت اہل بیت ہے میرے حق میں پیغمبر خدا نے فرمایا سلمان منا اھل البیت سلمان یعنی اصلح کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہونگی ایک اندرونی دوسری بیرونی اور یہ اپنا کام رفق سے کریگا نہ کہ شمشیر سے اور میں مشرب حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشرب حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ کی میں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے ٭ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا سہ

نشاط نوجوانی تا بہ سی سال
چو چہل آمد فرو ریزد پر و بال

اب جیسے چالیس سال گذر گئے دیکھتا ہوں کہ وہ بات نہیں ورنہ اول میں بٹالہ تک کئی بار پیدل چلا جاتا اور پیدل آتا اور کوئی کسل اور ضعف مجھے نہ ہوتا اور اب تو اگر ۵ یا ۶ میل بھی جاؤں تو تکلیف ہوتی ہے چالیس سال کے بعد حرارت عزیزی کم ہونی شروع ہو جاتی ہے خون کم پیدا ہوتا ہے اور انسان کے اوپر کئی صدمات رنج و غم کے گذرتے ہیں اب کئی دفعہ دیکھا ہے کہ اگر بھوک کے علاج میں زیادہ دیر ہو جاوے تو طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے

خدا تعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں ایک عبادات مالی دوسرے عبادات بدنی عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہیں۔ اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کر سکتا ہے ورنہ ۶۰ سال جب گذرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آجاتا ہے یہ ٹھیک کہا کہ پیری و صد عیب اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں سہ

موئے سفید از اجل آرد پیام۔ انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجا لاوے روزہ کے بارہ میں خدا فرماتا ہے وان تصوموا خیر لکم یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے +

ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔......

پس میرے نزدیک خوب ہے کہ دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت بخشدیگا

اگر خدا چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں تو مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اُسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جاوے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود کو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق حال ہونگے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدا کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا

٭ اس مقام پر حضرت اقدس نے وہ تمام قصہ سنایا جو کہ البدر کے صفحہ ۳ میں درج ہے

دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جیسے اہل دنیا کو دہوکہ دیدیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کرکے ان وسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے تکلفات کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان خدا چاہے تو اسی کے رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل ہی نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص سے رکھتا ہے خدا جانتا ہے کہ اوس کے دل میں درد ہے اور خدا اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایکدفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے ملا (کشف میں) اور انہوں نے کہا تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے۔ اس سے باہر نکل۔ اسیطرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کرکے اوسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے ـــــــ یہ لوگ ہیں کہ تکلف سے اپنے آپکو مشقت سے محروم رکھتے ہیں اس لئے خدا ان کو دوسری مشقتوں میں ڈالتا ہے اور نکالتا نہیں اور دوسرے جو خود مشقت میں پڑتے ہیں ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا اوس کے نفس پر شفقت کرے کیونکہ انسان کی شفقت اوس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے اور خدا کی شفقت جنت ہے ابراہیم علیہ السلام کے قصہ پر غور کرو کہ جو آگ میں گرنا چاہتے ہیں تو (نعوذ باللہ) خدا آگ سے بچاتا ہے اور جو خود آگ سے بچنا چاہتے ہیں وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں یہ سلم ہے اور یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں پیش آوے اس سے انکار نکرے۔ اگر آنحضرت صلعم اپنی عصمت کے فکر میں خود لگتے تو واللہ یعصمک من الناس کی آیت نہ نازل ہوتی۔ حفاظت الٰہی کا بھی سر ہے۔ پھر نماز عشا ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

(اوپر کی تقریر فارسی زبان میں تھی ہمنے افادۂ عام (کی خاطر اردو میں ترجمہ کرکے لکھی ہے)

ایڈیٹر

مورخہ ۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر بوجہ ابتدائے ماہ رمضان ملتوی رہی۔

ظہر و عصر کے اوقات میں کوئی بات قابل اشاعت نہیں ہوئی مرف عصر کیوقت جب حضور کی خدمت میں یہ بات پیش کی گئی کہ ثناء اللہ لکھتا ہے کہ میری موت کی پیشگوئی کرو تو حضور نے فرمایا کہ یہ حیلہ ہے ورنہ وہ جانتا ہے کہ ہم حکومت سے معاہدہ کرچکے ہیں کہ موت کی پیشگوئی نکرینگے اس لئے دیدہ دانستہ لکتا ہے ورنہ ہم نے جو لکھدیا ہے وہ خود حسب شرائط شائع کردے کہ جو کاذب ہے وہ پیشتر مرجاوے اسے اسطرح لکھنے سے کیوں خوف آتا ہے اسطرح نہ لکھنا اور ہمیں لکھنا کہ پیشگوئی کریں یہ صرف حیلہ جوئی ہے۔

مورخہ ۳ر دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر بوجہ ابتدائے رمضان ملتوی رہی۔

ظہر کے وقت حافظ غلام رسول صاحب مدرس وزیرآبادی اپنے حالات قبل از نماز حضرۃ اقدس کو سناتے رہے۔

عصر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور کوئی ذکر نہیں ہوا

مغرب و عشا۔ نماز مغرب باجماعت ادا کرنے اور پھر کھانا تناول فرمانیکے بعد حضرت اقدس تشریف لائے تو ایک شخص سے اپنے بیعت لی۔ بعدازاں ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم تھرڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان عیسائی پرچہ اپی فینی سے ایک مضمون سناتے رہے جو کہ کسی انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں سے لفظ ذنب کے معانی پر مخالفانہ رنگ میں لکھا ہے کہ ذنب ایک ایسا لفظ ہے جو کہ قرآن میں کبائر گناہ پر بولا گیا ہے اور میرزا صاحب اس کے معانی وسعت دیکر جب لفظ نبیوں کے حق میں آوے تو اس کے اور معنے کرتے ہیں اور جب عوام الناس پر بولا جاوے تو اور معنے کرتے ہیں اور یہ لفظ اپنے معانی پر استعمال ہوتا ہے کہ گذشتہ گناہ جو انسان کرچکا ہو اوس کی معافی طلب کی جاوے اس سے اس نے استدلال کیا ہے کہ ضرور ہے کہ پیغمبر خدا (محمد صلعم) سے گناہ سرزد ہوئے ہوں۔ اس کے جواب میں حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اگر استغفار کے یہ معنے ہیں کہ گذشتہ گناہوں سے معافی ہو تو پھر بتلا دیں کہ آئندہ گناہوں سے محفوظ رہنے کے لئے کونسا لفظ ہے۔ گناہ سے حفاظت یعنی عصمت تو انسان کو استغفار سے ملتی ہے کہ انسان خدا سے چاہے کہ اُن قوائے کا ظہور اور بروز ہی نہ ہو جو معاصی کی طرف کھینچتے ہیں کیونکہ جیسے انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ گذشتہ گناہ اس کے بخشے جاویں اسیطرح اس بات کی ضرورت بھی ہے کہ آئندہ اوس کے قوائے سے گناہ کا ظہور و بروز نہ ہو۔ یہ مسئلہ بھی قابل دعا کے ہے ورنہ یہ کیا بات ہے کہ جب گناہ میں مبتلا ہو تو اوس وقت تو دعا کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رہنے کی دعا نکرے اگر انجیل میں یہ دعا نہیں ہے تو پھر وہ کتاب ناقص ہے انجیل میں لکھا ہے مانگو تو دیا جاویگا پس آنحضرت صلعم نے استغفار مانگا آپکو دیا گیا۔ مسیح نے نہ مانگا ان کو نہ دیا گیا۔ غرضیکہ جتنی تقسیم قرآن نے کی ہے کہ گناہ سے حفاظت کے ہر ایک پہلو کو دیکھکر استغفار کا لفظ رکھا ہے کیونکہ انسان بے جھوٹ راہ کا محتاج ہے کبھی گناہ کی معافی کا کبھی اس امر کا کہ وہ قوائے ظہور و بروز نکریں ورنہ یہ کب ممکن ہے کہ قوائے خدا کی حفاظت کے بغیر خود بخود بچے رہیں وہ کتاب کامل ہے جس نے دونوں قسم کی تعلیم بتلائی اور عقل اور ضرورت خود دونوں قسم کی دعا کا تقاضا کرتی ہے پھر دیکھو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی کے ہاتھ پر توبہ بھی نہیں کی کہ آپ کا گنہگار ہونا ثابت ہو حالانکہ مسیح نے تو یحیٰی کے ہاتھ پر گناہوں کی توبہ کی اور اُن سے تو یحیٰی ہی اچھا رہا جس نے کسکی بیعت نہ کی اب بتلاؤ کس کا گنہگار ہونا ثابت ہے اور اگر مسیح گناہ سے صاف تھا تو اس نے غوطہ کیوں لگایا اور پھر روح القدس کا کبوتر ابتدا ہی سے کیوں نہ نازل ہوا۔

پھر استغفار کے معانی پر حضرت اقدس اور آپکے برگزیدہ احباب وہ آیات قرآنی تلاش کرکے سناتے رہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ استغفار کی دعا آئندہ خطاؤں سے حفاظت کے لئے ہے اور پھر تلاش کرتے کرتے انجیل میں سے بھی ایسی آیات نکل آئیں جس میں مسیح نے آئندہ گناہ سے بچنے کے لئے دعا مانگی ہوئی ہے اس کے متعلق مفصل مضمون ریویو آف ریلیجنز میں نکلنے والا ہے پھر نماز عشا گذار کر حضرت اقدس تشریف لے گئے

۴ر دسمبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر بوجہ ماہ رمضان سیر ملتوی رہی۔

ظہر اس وقت بھی حضرۃ اقدس نماز میں شامل ہوئے

عصر مغرب و عشا بوجہ ناسازی طبع ان اوقات میں حضرت اقدس شامل جماعت نہ ہوسکے اور نہ آجکے دن کوئی بات قابل اشاعت ذکر ہوئی۔

۵ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر آج حضرۃ اقدس کی طبیعت کل سے نسبتاً تندرست تھی چنانچہ آپنے نماز باجماعت ادا کی۔

جمعہ آپنے مسجد اقصیٰ میں ادا کیا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے خطبہ پڑہا جس کا خلاصہ برائے افادۂ ناظرین ذیل میں درج ہے

یاایھا الذین امنو کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون پ ۲ ع ۷ اس امت پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے ہر ایک انسان دکھہ دینے والی اور مضر اشیاء سے بچاؤ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاایھا الناس اعبدو ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ یہاں پر بھی **تتقون** ہے جو کہ اس آیت میں ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی بھی ایک عبادت ہے اور غرض یہ ہے کہ تقویٰ کی صفت میں انسان قوی ہوجاوے۔ سارا قرآن جس قدر تقویٰ کی تاکید میں بہرا ہوا ہے اوتنا کسی اور شے سے نہیں اصل غرض قرآن کی

تقویٰ سکھاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور اس کے حکموں سے انسان کا تعلق بندھے صفات الٰہی کے سامنے حیا پیدا ہو جاوے جیسے اُسے علیم۔ لطیف۔ خبیر۔ اور بصیر مانتا ہے اور تمام صفات حسنہ باری تعالیٰ اُس کے سامنے ہیں اسیطرح حیا بھی اُس کے سامنے پیدا ہو جاوے اسکے لئے جیسی تدبیر روزہ کی ہے ویسی کوئی نہیں ہے ہر ایک آدمی کے ہر ایک خواہش کے سامان موجود ہیں پینے کے واسطے چاء یا شربت کھانے کیواسطے نفیس کھانے معاشرت کے واسطے بیوی مگر اسکے منہہ اور ہر ایک قوا ء پر مہر ہے اور وہ ان چیزون سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتا اور وہ کہتا ہے کہ میرے خدا نے حکم دیا ہے کہ سحری سے لیکر غروب آفتاب تک نہ کھا نہ پی اور نہ اور کچھ کر۔ تو یہ پرہیز ایک موٹا حکم ہے۔ ایک عامی آدمی بھی اگر اکیلا ہو اور کسی مکان کے اندر ہو اور اُسے پیاس لگی ہو اور خوشگوار پانی موجود ہو تو وہ روزہ توڑتا نہیں ایسا مسلمان کوئی نہ ہوگا کہ روزہ رکھکر پھر اُسے دلیری ہو کہ کچھ کھا یا پی لیوے خدا نے یہ ایک مشق تبلائی ہے کہ لوگ اس کی حقیقت پر غور کرین جیسے ایک روزہ دار باوجود پیاس ہونے کے پھر پانی نہیں پیتا باوجودیکہ پانی موجود ہے اس لئے کہ اُسے خدا نے حرام کیا ہے تو پھر دوسرے محرمات کی طرف وہ کیون دلیری کریگا خدا نے جیسے کھانے پینے کی اشیاء کو روزہ مین حرام کیا ہے ویسے ہی چوری۔ غیبت چغلی اور بدنظری کو حرام کیا ہے۔ چاہیئے کہ ہاتھ سے کسیکو ایذا نہ دین اور پاؤن سے کسی بدکاری کی جگہ چلکر نہ جاوین روٹی اور پانی کا چھوڑ دینا تو ایک موٹی بات ہے اور اصل مین یہ مشق ہے اس بات کا کہ انسان خدا کی کل محرمات سے بچا رہے جس نے اس بات کو نہیں سمجھا اس نے کیا۔ روزہ رکھا۔ کیا خدا کو ہماری بھوک اور پیاس سے مزا آتا ہے وہ تو فرماتا ہے کہ یہ سب اس لئے ہے کہ لعلکم تتقون تاکہ تم گناہون سے بچو رہو گناہ سے بڑھکر انسان کے وجود کو خراب کرنے والی اور کوئی شے نہیں اور اسکے لئے تریاق روزہ ہے جس سے انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق بندھ جاتا ہے لیکن اگر کوئی صرف موٹی بات بھوک پیاس کو چھوڑتا ہے اور اوس پر کوئی ترقی نہیں کرتا تو افسوس ہے کہ اس کے روزہ نے خدا کے ہان کوئی مول نہ پایا۔ جیسے اگر ایک مکان مین سوراخ موجود ہون تو چور آسانی سے اُسکے اندر داخل ہوسکتا ہے اسیطرح آنکھہ کان منہہ اور شرمگاہین یہ سوراخین ہین کہ جن سے شیطان اندر گھسکر ایمان کے مال متاع کو لوٹتا ہے۔ آنکھ نامحرم کی طرف ایسی جاتی ہے جیسے بکری سبزی کو دیکھکر جا پڑتی اور اُسے کوئی خیال حلال وحرام کا نہین ہوتا اسیطرح منہہ ہے کہ زبان سے بے ساختہ باتین جو جی مین آوین نکلتی جاتی ہین اور اُسے خبر نہین کہ خدا کے فرشتہ ایک ایک لفظ کو لکھہ رہے ہین۔ لہذا ہماری جماعت کو چاہیے کہ ان ایام مین خصوصًا کوشش کرین اور تقویٰ کی باریک راہون کی نگہداشت کرین +

عصر۔ مغرب۔ و عشا عصر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی

مغرب کی نماز ادا کرکے اور کھانا تناول فرماکر حضرت اقدس نے مجلس کی مدراس مین ایک مخلص عہدہ دار حضرت اقدس کے غلیبیہ عاشق ہین اور ان پر یہ شعر خوب صادق آتا ہے۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد + بسا کین دولت از گفتار خیزد

ایک کذاب نے ان کو خبر سنائی کہ قادیان مین طاعون ہے حالانکہ میرزا صاحب نے کہا تہا کہ طاعون وہان نہ آویگی اُنکے ایمان نے صرف اس شنید پر یہ تقاضا کیا کہ ایک تار حضرۃ اقدس کی خدمت مین انہون نے روانہ کیا جو پڑہکر سنایا گیا اس مین درج تہا کہ اس خبر کے سننے سے میرے ایمان مین ترقی ہوئی ہے اور قادیان مین طاعون اس لئے آئی ہے کہ خدا تعالیٰ سچے مومنون اور دوسرے لوگون مین تمیز کرکے دکھلانا چاہتا ہے اور جو جو خبرین ان کو غلط پہونچی ہین ہر ایک ان کی زیادت ایمان کا باعث ہوئی ہین حضرت اقدس نے انکے اخلاص کی تعریف کی اور فرمایا کہ اُن کو اصل واقعات سے اطلاع دیکر اس شخص کا کذاب ہونا جتلا دیا جاوے۔ اس کے بعد معمولی باتین رہین اور حضرت اقدس۔ عشا کی نماز پڑھ کر تشریف لے گئے + ص

مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر اسوقت تشریف لاکر حضرت اقدس نے بیان کیا کہ رات کو میری ایسی حالت تہی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال مین کوئی شک نہ تہا کہ میرا آخری وقت ہے اسی حالت مین میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک جگہ پر مین ہون اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آئے ہین ایک اُنمین سے میری طرف آیا تو مین نے اسے مار کر ہٹا دیا پھر دوسرا آیا تو اُسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پرزور معلوم ہوتا تہا کہ مین نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہین ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہہ ایک طرف پھیر لیا مین نے اس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھہ رگڑ کر نکل جاؤن مین وہان سے بہاگا اور بہاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بہاگے گا مگر مین نے پھر کر نہ دیکہا اس وقت خواب مین خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی +

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ

اور میرے دل مین ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہین کہ جو اسے پڑھیگا ہر ایک آفت سے اُسکو نجات ہوگی۔ ایک آریہ میرے پاس دوا لینے آیا کرتا ہے مین نے اسے یہ خواب سنائی تو اس نے کہا کہ مجھے بھی لکھہ دو مین نے لکھدیا اور اُس نے یاد کر لیا اس خواب کے بعد پھر کیا دیکھتا ہون کہ ایک گھوڑے کا سوار ملا جب مین گھر کے قریب آیا تو ایک شخص نے میرے ہاتھہ پر کچھ رکھی مین نے خیال کیا کہ اس مین دوائی چونی بھی ہوگی آگے آیا تو دیکھا کہ نجو (فضل نشان) کشمیری عورت بیٹھی ہے۔ پھر جب مسجد مین گیا تو دیکھا کہ ہزارہا آدمی بیٹھے ہین اور کپڑے سب کے پرانے معلوم ہوتے ہین۔ مسجد مین اور آگے بڑھا تو دیکھا ایک جنازہ رکھا ہوا ہے اس کی بڑی سی چارپائی ہے یہ معلوم نہین کہ کس کا جنازہ ہے۔ یہ رؤیا آپ نے سنائی اور پھر نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

عصر۔ اس وقت آپ نے نماز باجماعت ادا کی اور کوئی قابل اشاعت ذکر نہیں ہوا +

مغرب و عشا آپ مغرب کی نماز ادا کرکے تشریف لے گئے اور پھر کوئی ایک گھنٹہ کے بعد تشریف لائے فرمایا کہ آج جو مجھے خواب مین الہام سے کلمات تبلائے گئے ہین مین نے ارادہ کیا ہے کہ انکو نماز مین دعا کیطور پر پڑہا جاوے اور مین نے خود تو پڑہنے شروع کر دیئے ہین +

سوء ظن بدظنی پر آپ نے فرمایا کہ دوسرے کے باطن مین ہم تصرف نہین کر سکتے اور اس طرح کا تصرف کرنا گناہ ہے انسان ایک آدمی کو بدخیال کرتا ہے اور پھر آپ اس سے بدتر ہو جاتا ہے کتابون مین مین نے ایک قصہ پڑھا ہے کہ ایک بزرگ اہل اللہ تھے انہون نے ایک دفعہ عہد کیا کہ مین اپنے آپکو کسی سے اچھا نہ سمجھون گا۔ ایک دفعہ ایک دریا کے کنارے پہونچے کہ ایک شخص ایک جوان عورت کیساتھہ کنارے پر بیٹہا روٹیان کہا رہا ہے اور ایک بوتل پاس ہے اوسمین سے گلاس بھر بھر کر پی رہا ہے ان کو دور سے دیکھکر اس نے کہا کہ مین نے عہد تو کیا ہے کہ اپنے کو کسی سے اچھا نہ خیال کرون گا مگر ان دونون سے تو مین اچھا ہی ہون۔ اتنے مین زور سے ہوا چلی اور دریا مین طوفان آیا ایک کشتی آرہی تہی وہ غرق ہو گئی وہ مرد جو کہ عورت کیساتھہ روٹی کہا رہا تہا اوٹہا اور غوطہ لگا کر چھ آدمیون کو نکال لایا اور ان کی جان بچ گئی پھر اُس نے اُس بزرگ کو مخاطب ہو کر کہا کہ تم اپنے آپکو مجھہ سے اچہا خیال کرتے ہو مین نے تو چھ کی جان بچائی ہے اب ایک باقی ہے اُسے تم نکالو۔ یہ سنکر وہ بہت حیران ہوا اور پھر اوس سے پوچھا کہ تم نے یہ میرا ضمیر کیسے پڑھ لیا اور یہ معاملہ کیا ہے۔ تب اوس جوان نے بتلایا کہ اس بوتل مین اسی دریا کا پانی ہے شراب نہین ہے اور یہ عورت میری ماں ہے اور مین ایک ہی اس کی اولاد ہون قوائے اس کے مضبوط ہین اسلئے جوان نظر آتی ہے خدا نے مجھے مامور کیا تہا کہ مین اسیطرح کرون تاکہ تجھے سبق حاصل ہو۔

پھر فرمایا کہ خضر کا قصہ بھی اسی بنا پر معلوم ہوتا ہے سوء ظن جلدی سے کرنا اچھا نہین ہوتا تصرف فی العباد ایک نازک امر ہے اس نے بہت سی قومون کو تباہ کر دیا انہون نے انبیاؤن اور اُن کے اہل بیت پر بدظنیان کین +

اس کے بعد سول ملٹری کا اخبار سنتے رہے اور دیگر احباب ذکر اذکار سناتے رہے پھر نماز عشا پڑہکر حضرۃ اقدس تشریف لیگئے

ص مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ - فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔ ظہر و عصر کیوقت بھی حضرۃ اقدس نمازون مین شامل ہوئے۔ مغرب اور عشا کی نمازون مین

مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر کے وقت بھی آپ شامل جماعت ہوئے۔

عصر اس وقت نماز سے قبل آپنے ایک رویا سنائی۔

رویا

مین دیکھتا ہون کہ ایک جگہ پر وضو کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ زمین پولی ہے اور اسکے نیچے ایک غار سی چلی جاتی ہے مین ذ اس مین پاؤن رکھا تو دھس گیا اور خوب یاد ہے کہ پھر مین نیچے ہی نیچے چلا گیا۔ پھر ایک جست کرکے مین اوپر آگیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مین ہوا مین تیر رہا ہون اور ایک گڑھا ہے مثل دائرے کے گول اور اس قدر بڑا جیسے یہان سے نواب صاحب کا گھر اور مین اوس پر ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر تیر رہا ہون سید محمد احسن صاحب کنارہ پر تھے مین نے انکو بلا کر کہا کہ دیکھ لیجئے کہ عیسیٰ تو پانی پر چلتے تھے اور مین ہوا پر تیر رہا ہون اور میرے خدا کا فضل اون سے بڑھکر مجھ پر ہے حامد علی میرے ساتھ ہے اور اس گڑھے پر ہم نے کئے پھیرے کئے نہ ہاتھ نہ پاؤن ہلانے پڑتے ہین اور بڑی آسانی سے ادھر اُدھر تیر رہے ہین ایک بجنے مین ۲۰ منٹ باقی تھے کہ مین نے یہ خواب دیکھا۔

مغرب وعشا کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور پھر کھانا تناول فرما کر آپ تشریف لائے۔ ایک شخص امرتسری نے حضرت اقدس کو بہت فحش اور گندی گالیان دی تھین ایک باغیرت آپکے مخلص خادم نے اسکا جواب درشتی سے دینا چاہا تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ جوش کے مقابلہ پر جوش ہو تو فساد کا باعث ہوتا ہے اور بات وہ کرنی چاہئے جس سے لڑائی کا خاتمہ ہو۔ اگر ہم بدی کا جواب اوس حد تک کی بدی سے دیوین تو پھر ہمارے کاروبار مین برکت نہین رہتی جوش اور اشتعال کے وقت کے لکھے ہوئے مضامین مین فصاحت و بلاغت جاتی رہتی ہے۔ فصاحت اور بلاغت نرمی کا بیٹا اور فرزند ہے جس قدر نرمی ہوگی اسیقدر عبارت فصیح ہوگی اہل حق کو درہم برہم نہ ہونا چاہئے گندی بات قابل جواب ہی نہین ہوا کرتی۔

اخلاق - اصحاب کبار مین سے آپ نے ایک شے طلب کی حضرة اقدس اسی وقت خود اٹھکر اندر تشریف لے گئے اور وہ شے لاکر دی پھر نماز عشا ہوئی اور آپ ادا کرکے تشریف لیگئے

مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر وعصر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد آپکو بذریعہ خط کے علم ہوا کہ **رسل بابا** امرتسری بعارضہ طاعون فوت ہو گیا ہے اس پر آپ نے لوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے ساتھ انگریزی مین گفتگو فرماتے رہے اور فرمایا کہ گذشتہ شب کو مجھے الہام ہوا تھا (الہام)

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْم

پھر اس کے بعد الہام ہوا

سَلَامٌ عَلٰی اَمْرِكَ صِرْتَ فَائِزًا

یعنی اے ابراہیم تجھ پر سلام تیرے کاروبار پر سلامتی ہو اور تو بامراد ہو گیا۔ ابھی اتنا ہی عصر کا وقت آگیا تو آپ نے مسجد مین تشریف لاکر یہ الہام پھر سنایا اور رسل بابا کی موت پر ذکر ہوتا رہا کہ

نُخْرِجُ الصُّدُوْرَ اِلَی الْقُبُوْر

کا الہام بھی اس پر صادق آتا ہے اور الہام مین صدور کا لفظ ہے جو کہ جمع پر دلالت کرتا ہے اور جمعہ کے دن جب مین بیمار تھا تو مجھے یہ الہام ہوا تھا۔ (الہام)

یَمُوْتُ قَبْلَ یَوْمِیْ ھٰذَا

یعنی یہ میرے اس دن سے پیشتر مریگا یوم سے مراد جمعہ کا دن ہے جو کہ اصل مین عید کا دن ہے۔ پھر فرمایا کہ ان ۳ سالون مین خوارق عادت ترقی ہوئی ہے براہین مین یہ پیشگوئی ہے کہ مین تمہارے لئے فوج طیار کرونگا وہ ابھی ۳ سالون مین طیار ہوئی پھر آپ عصر کی نماز گزار کر تشریف لے گئے۔

مغرب وعشا بعد ادائے نماز مغرب و تناول طعام حضور انور تشریف لائے اور ڈوئی کا اخبار اور میان فتح الدین صاحب کی نظم سنتے رہے۔

دمشق کے لفظ پر فرمایا کہ اصل مین تثلیث کی جڑ دمشق ہے یہ راز کی بات ہے اور سمجھنے کے قابل ہے مگر ہمارے مخالف خیال نہین کرتے دمشق سے مشرقی طرف اترنے کے یہی معنے ہین کہ وہ تثلیث کا استیصال کریگا **شرق** ہمیشہ **غرب** پر غالب ہوتا ہے۔ پھر عشا کی نماز پڑھکر تشریف لے گئے

میان غلام رسول حجام اور باورچی

حضرة اقدس کے ایک مخلص خادم کئی سال سے ہین جب سے رسالہ دافع البلاء شائع ہوا ہے انکے بھائیون نے اپنے اپنے گھرون سے ان کو صرف اس لئے جواب دیدیا ہے کہ وہ کیون حضرت میرزا صاحب کے معتقد ہین اس طرح سے جس قدر تکالیف معاش کی ان کو پہونچی ہین اس کو وہ قریباً ہفتہ وار آکر حضرة کی خدمت مین بیان کرتے ہین آخر حضرة اقدس سے اجازت حاصل کرنیکے بعد وہ اس امر کا اعلان کرتے ہین کہ احمدیہ جماعت کے ذی استطاعت اصحاب اپنی شادی اور خوشی وغیرہ کی تقریبون پر اگر چاہین تو انکو بلوا کر ہر ایک قسم کا کہانا جو ایسے موقعون پر پکتا ہے ان سے پکوا لیا کرین اور اس طرح کی نصرت اور ہمدردی سے وہ ثواب دارین حاصل کرین اسمیں تمین انکے اخراجات سفر و حقوق خدمت انہی اصحاب کے ذمے ہونگے جو ان کو طلب کرینگے۔ ان کا پتہ یہ ہے

متصل حویلی کلکتیان کٹرہ بہنگیان امرتسر

خبرین

ریاست حیدر آباد دکن کی سرحد کی پیمائش کے لئے ایک مشترکہ کمیشن قائم ہوئی ہے جس مین انگریزی افسر اور ریاستی افسر ملکر کام کرینگے۔

---

۲۹ نومبر کو ریلی برادرس کمپنی کے کارخانہ سن واقعہ چت پور روڈ کلکتہ مین آگ لگی ۶ لاکھ روپے کا نقصان ہو۔ مگر اس کارخانہ کا بیمہ ہوا ہوا تھا۔

۲۳ نومبر کو گجراتیون کے مشہور مندر واقعہ پونہ مین آگ لگی جلکر خاکستر ہوگیا لاکھ روپے کے قریب نقصان ہوا ہے مگر کوئی جان تلف نہین ہوئی۔

ہندوستان کا سکہ جس پر شاہ معظم کی تصویر ہوگی غالباً ماہ آئندہ جنوری مین جاری ہو جاویگا۔

۲۵ نومبر کو مسٹر ٹاٹا کے کارخانہ روئی واقع وروہانین آگ لگی جسمین سوا لاکھ روپے کی روئی تھی اور اس کارخانہ کا بیمہ نہین ہوا تھا۔

امرتسر کی تحصیل ترنتارن مین وبائے طاعون نمودار ہوگئی ہے ہوشیارپور مین بھی طاعون کا زور ہے۔

ریاست پونچھ مین وبائے طاعون نمودار ہونے کے باعث ریاست کشمیر کے رزیڈنسی سرجن صاحب کی تحریک سے راجہ صاحب نے اول خود ٹیکہ لگواکر دوسرونکو ترغیب دلائی۔

۱۲ نومبر کو بعد عصر ایک عیسائی صاحب جو مشن سکول لودہیانہ مین ماسٹر تھے معہ اپنی بی بی اور بچون کے مشرف بالاسلام ہوئے

سلطان المعظم نے دار الخیر حمیدیہ کے نام ایک یتیم خانہ طیار کرنے کا حکم دیا ہے جس مین یتیم اور نادار لڑکون کو دستکاری اور حرفت کی تعلیم ہوگی۔

مانچسٹر مین ایک نومسلم کا جنازہ اول دفعہ اسلامی طریق پر شہر سے گذرا۔

پیرس مین ایک ۱۹ سالہ دوشیزہ لڑکی ہے جو ۴ مختلف زبانون مین امتحان پاس کرکے سندات حاصل کرچکی ہے اس نے ایسے شخص سے شادی کا اعلان دیا ہے جو علم زبان مین اس سے فوقیت لے جاوے ایک جرمنی نوجوان نے مقابلہ منظور کیا ہے

۲۰ دسمبر کو انگریزی فوج سنگھائی چھوڑ دیوگی اور آئندہ فروری تک فریچ اور جرمن فوجین بھی اسے خالی کر جاوین گی

اعجاز احمدی کا بقیہ
مضمون

مگر مین ہر ایک پہلو سے منکر پر اتمام حجت چاہتا ہون یا الٰہی تو جو ہمارے کاروبار کو دیکھ رہا ہے اور ہمارے دلون پر تیری نظر ہے اور تیری عمیق نگاہون سے ہمارے اسرار پوشیدہ نہین تو ہم مین اور مخالفون مین فیصلہ کر دے اور وہ جو تیری نظر مین صادق ہے اس کو ضائع مت کر کہ صادق کے ضائع ہونے سے ایک جہان ضائع ہوگا اے میرے قادر خدا تو نزدیک آجا اور اپنی عدالت کی کرسی پر بیٹھ اور یہ روز کے جھگڑے قطع کر۔ ہماری زبانین لوگون کے سامنے ہین اور ہمارے دلون کی حقیقت تیرے آگے منکشف ہے مین کیونکر کہون اور کیونکر میرا دل قبول کرے کہ تو صادق کو ذلت کے ساتھ قبر مین اتار دے گا اور نشانہ زندگی والے کیونکر فتح پائین گے تیری ذات کی مجھے قسم ہے کہ تو ہرگز ایسا نہین کرے گا۔ اور جسقدر مولوی ثناء اللہ صاحب نے خلاف واقعہ اعتراضات اور جھوٹے مضمون سے موضع مُد کے جلسے مین میری توہین کی ہے وہ تمام میرے شکوے خدا تعالیٰ کے سامنے ہیں اور مجھے اس تکذیب کا کچھ رنج بھی نہین کیونکہ جب کہ وہ حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی کذاب قرار دیتے ہین تو اگر مجھے بھی کذاب کہین تو انپر کیا گرنا چاہئے کیونکہ وہ کہتے ہین کہ خدا کے اس سوال پر کہ کیا تو نے ہی کہا تھا کہ مجھ کو اور میری مان کو خدا کر کے مانا کرو۔ عیسیٰ نے جھوٹ بولا یعنی ایسا جواب دیا کہ سراسر جھوٹ تھا کیونکہ انہون نے کہا کہ جب تک مین اپنی امت مین تھا تو انپر گواہ تھا اور جب تو نے وفات دیدی تو پھر تو ان پر رقیب تھا مجھے کیا معلوم کہ میرے پیچھے کیا ہوا۔ اور ظاہر ہے کہ اس شخص سے زیادہ کون کذاب ہو سکتا ہے جو قیامت کے دن جب عدالت کے تخت پر خدا بیٹھیگا اُس کے سامنے جھوٹ بولے گا کیا اس سے بدتر کوئی اور جھوٹ ہوگا کہ وہ شخص جو قیامت سے دوبارہ پہلے دنیا مین آئے گا اور چالیس برس دنیا مین رہیگا اور نصاریٰ کے ساتھ لڑائیان کرے گا اور صلیب کو توڑے گا اور خنزیرون کو قتل کریگا اور تمام نصاریٰ کو مسلمان کر دیگا وہی قیامت کو ان تمام واقعات سے انکار کر کے کہیگا کہ مجھے خبر نہین کہ میرے بعد کیا ہوا اور اسطرح پر خدا کے سامنے جھوٹ بولیگا اور ظاہر کریگا کہ مجھے اس وقت سے نصاریٰ کی حالت اور اُن کے مذہب کی کچھ بھی خبر نہین جب سے تو نے مجھے وفات دیدی دیکھو یہ کیسا گندہ جھوٹ ہے اور خدا کے سامنے اس طور سے حضرۃ مسیح کذاب ٹھیرتے ہین یا نہین قرآن شریف کھولو اور آیت **فلما توفیتنی** کو آخر تک پڑھ جاؤ اور پھر کہو کہ تم نے عیسیٰ علیہ السلام کو کذاب قرار دیا یا نہین۔

مگر اس پر کیا افسوس کرین کیونکہ آپ لوگون کے نزدیک تو خدا بھی کاذب ہے، خدا تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات آیت **فلما توفیتنی** مین صاف طور پر بیان کر دی اور تصریح حضرت عیسیٰ کا یہ عذر پیش کر دیا کہ میری وفات کے بعد یہ لوگ بگڑے ہین پس خدا سمجھا رہا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ فوت نہین ہوئے تو عیسائی ابھی اب تک نہین بگڑے کیونکہ عیسائیون کا راہ راست پر رہنا صرف ان کی حیات تک ہی وابستہ رکھا گیا تھا اور عیسائیون کی ضلالت کی علامت حضرت عیسیٰ کی وفات ٹھہرائی گئی تھی اب کہو اس صورت مین آپکے نزدیک خدا کیونکر سچا ٹھہر سکتا ہے جسکا بیان باور نہین کیا گیا۔

اور ایسا ہی آیت **ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل** مین سب نبیون کی وفات ایک مشترک لفظ مین جو خلت ہے خدا نے ظاہر کی تھی اور حضرت عیسیٰ کے لئے کوئی خاص لفظ استعمال نہین فرمایا تھا یہ بھی نعوذ باللہ آپ لوگون کے نزدیک خدا کا ایک جھوٹ ہے یہ وہی آیت ہے جس کے پڑھنے سے حضرت ابوبکر نے آنحضرت صلعم کی وفات ثابت کی تھی ابوبکر کی بھی یہ منطق خوب تھی کہ باوجودیکہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ بیٹھا ہے پھر وہ لوگون کے سامنے یہ آیت پڑھتا ہے یہ کس قسم کی تسلی دیتا ہے کیا اس کو معلوم نہیں کہ عیسیٰ تو زندہ آسمان پر بیٹھا ہے اور پھر دوبارہ آئیگا اور چالیس برس رہے گا عیسیٰ کی وہ عمر اور افضل الرسل کی یہ عمر **تلك اذا قسمة ضيزى**

اور صحابہ بھی خوب سمجھ کے آدمی تھے جو اس آیت کے سننے سے ساکت ہوگئے اور کسی نے ابوبکر کو جواب نہ دیا کہ حضرت آپ یہ کیسی آیت پڑھ رہے ہین جو اور بھی ہمین حسرت دلاتی ہے عیسیٰ تو آسمان پر زندہ اور پھر آنیوالا اور ہمارا پیارا نبی ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا۔ اگر عیسیٰ اس قانون قدرت سے باہر اور ہزارہا برس کی عمر پانیوالا اور پھر آنیوالا ہے تو ہمارے نبی کو یہ نعمت کیون عطا نہ ہوئی اور سچ تو یہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ نے جو اُس وقت تمام حاضر تھے اُن مین سے ایک بھی غائب نہ تھا اس آیت کے یہی معنے سمجھے تھے کہ **تمام انبیا فوت ہوچکے ہین** اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درایت عمدہ نہین تھی عیسائیون کے اقوال سنکر جو ارد گرد رہتے تھے پہلے کچھ یہ خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے جیسا کہ ابوہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہین رکھتا تھا لیکن جب حضرت ابوبکر نے جنکو خدا نے علم قرآن عطا کیا تھا یہ آیت پڑھی تو سب صحابہ پر موت جمیع انبیاء ثابت ہوگئی اور وہ اس آیت سے بہت خوش ہوئے اور ان کا وہ صدمہ جو ان کے پیارے نبی کی موت کا ان کے دلپر تھا جاتا رہا اور مدینہ کی گلیون کوچون مین یہ آیت پڑھتے پھرے اسی تقریب پر **حسان** بن ثابت نے مرثیہ کے طور پر آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی مین یہ شعر بھی بنائے

شعر

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِي
فَعَمِيْ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ
فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

یعنی تو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھون کی پتلی تھا۔ مین تو تیری جدائی سے اندھا ہو گیا۔ اب جو چاہے مرے عیسیٰ ہو یا موسیٰ۔ مجھے تو تیری ہی موت کا دھڑکا تھا یعنی تیرے مرنے کے ساتھ ہم نے یقین کر لیا کہ دوسرے تمام نبی مر گئے ہمین ان کی کچھ پرواہ نہین مصرعہ

عجب تھا عشق اسد لمین محبت ہو تو ایسی ہو

پھر آپ لوگ خدا تعالیٰ کو اس طرح پر جھوٹا قرار دیتے ہین کہ خدا تو کہتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد عیسیٰ اور اس کی مان کو ہم نے ایک ٹیلہ پر جگہ دی جس مین صاف پانی بہتا تھا یعنی چشمے جاری تھے بہت آرام کی جگہ تھی اور جنت نظیر تھی جیسا کہ فرماتا ہے **وَآوَيْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ** یعنی ہم نے واقعہ صلیب کے بعد جو ایک بڑی مصیبت تھی عیسیٰ اور اس کی مان کو ایک بڑے ٹیلہ پر جگہ دی جو بڑے آرام کی جگہ اور پانی خوشگوار تھا یعنی خطۂ کشمیر۔ اب اگر آپ لوگون کو عربی سے کچھ بھی مس ہے تو آپ سمجھ سکتے ہین کہ اوی کا لفظ اُسی موقعہ پر آتا ہے کہ جب کسی مصیبت پیش آمدہ سے بچا کر پناہ دیجاتی ہے یہی محاورہ تمام قرآن شریف مین اور تمام اقوال عرب مین اور احادیث مین موجود ہے اور خدا تعالیٰ کے کلام سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی تمام عمر مین صرف صلیب کی ہی مصیبت پیش آئی تھی اور حدیث سے ثابت ہے کہ مریم کو تمام عمر مین اسی واقعہ سے سخت غم پہونچا تھا۔ پس یہ آیت بلند آواز سے پکار رہی ہے کہ اس واقعہ صلیب کے بعد خدا تعالےٰ نے اس آفت سے حضرت عیسیٰ کو نجات دیکر اُس موذی ملک سے کسی دوسرے ملک مین پہنچا دیا تھا جہان پانی صاف کے چشمے بہتے تھے اور اونچا ٹیلہ تھا اب سوال یہ ہے کہ کیا آسمان پر بھی کوئی چشمہ دار ٹیلہ ہے جسپر خدا تعالےٰ نے واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح کو جا بٹھایا اور مان کو بھی اور حضرۃ مسیح کے سوانح مین غور کر کے کوئی نظیر تو پیش کرو کہ کسی مصیبت کے بعد انہیں ایسے ملک مین جگہ دی گئی ہو جو آرام گاہ اور جنت نظیر ہو اور بڑا ٹیلہ ہو تمام دنیا سے بلند اور چشمے جاری ہون پس آپ کے خیال کے رو سے خدا تعالیٰ نعوذ باللہ صریح جھوٹا ٹھہرتا ہے کہ وہ تو صلیب کے بعد ٹیلہ کا ذکر کرتا ہے جس مین عیسیٰ اور اس کی مان کو جگہ دی گئی اور آپ لوگ خواہ مخواہ اُس کو آسمان پر بٹھاتے ہین اور محض بیکار۔ بھلا بتلاؤ تو سہی کہ نبی ہو کر اتنی مدت کیون بیکار بیٹھ رہا ہے۔ (باقی آئندہ)

مطبع الصدیق قادیان دارالامان باہتمام شیخ فیض علی صابر احمدی چھپکر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلى على رسوله الكريم

شیخ فیض علی صابر مہتمم و منیجر

البدر

محمد افضل ایڈیٹر

نمبر ۸ | قادیان دارالامان ۸ رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ مطابق ۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد اول

البدر

البدر کے صفحہ ۳۷ کالم ۳ مین یا ۲۹ نومبر ۱۹۰۲ء کی ظہر و عصر کی ڈائری مین ایک رویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درج ہے اور پہر اسیطرح صفحہ ۴۵ کالم ۲ مین ظہر کے وقت کی ڈائری مین ایک رویا درج ہے جس مین تین بار بہینسے کا لفظ لکہا ہے اور پہر اسکے آگے ایک دعا ہے یہ ہر دو رویا و دعا اور پہر خصوصیت سے ۳ بہینسے کا لفظ قابل توجہ ہے کیونکہ یہ کسی آنیوالے واقعہ کی خبر دیتے ہین اور پہر اُس دعا مین.... فاحفظنی وانصرنی وارحمنی بہی ۳ کلمات ہین جن کا تعلق ان تین بہینسون سے معلوم ہوتا ہے اور اصل لفظ جو اُس وقت رویا بیان کرتے ہوئے حضرۃ اقدس نے زبان مبارک سے نکالا وہ لفظ بہینسے ہی ہے جسے سانڈ بہی کہتے ہین نہ کہ بیل امید ہے کہ ان خوابون کی اصل حقیقت اور پہر نیک انجام جلد تر منکشف ہونیوالا ہے ۔ ہمارے ناظرین چشم براہ رہین

معمول احمدیہ

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزانہ دستور العمل

حضرۃ مسیح موعود صلعم سوائے حالت بیماری کے جس مین آپ بہت سخت لاچار ہوون ہر ایک نماز باجماعت ادا کرتے ہین ◆

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود نماز کی امامت نہین کرتے بلکہ مقتدی ہو کر نماز ادا کرتے ہین ◆

جب کسی جنازہ کی نماز پڑھنی ہو تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت خود امام ہوتے ہین ◆

سوائے مغرب کی نماز کے سنت مؤکدہ کے باقی کل سنت نوافل ہر ایک نماز کی ماقبل و مابعد آپ گھر مین ادا کرتے ہین مگر آج کل ماہ رمضان مین مغرب کی سنت مؤکدہ آپ گھر مین ادا کرتے ہین ◆

آجکل رمضان مین تو نہین مگر آپ کی یہ مستمرہ عادت ہے کہ فجر کی نماز ادا کر کے گھنٹہ یا دو گھنٹہ بعد سیر کے لئے تشریف لاتے ہین اور اپنے اصحاب کے ساتھ میل یا دو میل تک پیدل قدمی فرماتے ہین اور راستہ مین مختلف قسم کے ذکر اذکار ہوتے رہتے ہین جن مین کبہی جماعت کو نصیحت ہوتی ہے یا کسی سوال کا جواب یا اپنی مشن کا تذکرہ وغیرہ ◆

عام طور پر آپ کی مجلس کا وقت مغرب کی نماز ادا کرنیکے بعد سے عشا کی ادائیگی تک ہے ۔ مگر اکثر اوقات ظہر اور عصر کے اوقات مین بہی مجلس کرتے ہین اور ان مجالس مین نو وارد مہمان آپ سے بیان اور ملاقات حاصل کرتے ہین ۔ جب کبہی آپ کی طبیعت علیل ہو اور نماز مین شامل نہو سکین تو کہلا بہیجتے ہین کہ نماز پڑھ لو مین نہین آسکتا تا کہ لوگ انتظار بیٹھے نہ رہین

اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو حضرۃ اقدس اس کے آگے سے نہیں گذرتے ۔

جس مسجد مین جماعت ہوتی ہے اُس کی دو منزل ہین ایک اونچی ایک نیچی ۔ آپ دولت سرا سے تشریف لا کر جب اول نیچے کے حصہ مین داخل ہوتے ہین تو جو جماعت وہان موجود ہوتی ہے آپ اُس پر سلام علیکم کرتے ہین ۔ پہر جب اوپر کے حصہ مین آتے ہین تو وہان کی جماعت پر سلام کرتے ہین اور اسی طرح جاتے ہوئے ہر ایک جماعت پر سلام کرتے ہین ◆

دیکہا گیا ہے کہ اکثر ابتدا سلام علیکم کی آپ کی طرف سے ہوتی ہے اور جتنی دفعہ آپ آوین جاوین برابر سلام علیکم کرتے ہین ۔ تکبیر تحریمہ کیوقت آپ کانون تک ہاتھ اُٹھاتے ہین اور دست مبارک سینہ اور صدر پر باندھتے ہین اور آج تک ایک وقت بہی آپ سے آمین بالجہر نہین سنی گئی نماز کے کسی رکن مین بہی آپ امام سے پیشدستی نہین کرتے حالت قیام مین آپکے پای مبارک ایڑیون کی طرف سے کچہ ملے ہوئے اور پنجہ کی طرف سے کچہ کشادہ ہوتے ہین ◆

طاعون کا حکمی اور یقینی علاج

(۱) حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بیعت کر کے اُن کی اُس تعلیم پر کاربند ہونا جو کہ آپنے کتاب تقویۃ الایمان و کشتی نوح مین اللہ تعالیٰ کے الفاظ سے لکہی ہے درج کی ہے کہ جو اس پر عمل کرے وہ طاعون سے ضرور محفوظ رہیگا (۲) حفظ ماتقدم کے خیال سے جدوار کافور گولیان سرکہ مین بنا کر استعمال کرتے رہین (۳) اگر کسی کو طاعون ہوئی ہو تو توبہ و استغفار کرنا اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان لانا کثرت سے جونکین لگانا اور زیادہ مقدار مین مگنشیا کا جلاب لینا اس کے بعد مصفیات خون کا استعمال کرنا (۴) کھلی ہوا مین رہنا گھر و کپڑون وغیرہ اور نالیون کو صاف رکہنا (۵) طاعون زدہ مقام مین نہ جانا ◆

۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر کی نمازیں بھی اپنے اپنے وقت پر مسجد میں ادا کیں۔

مغرب اور عشا کے مابین مجلس ہوئی اوسمین کوئی تقریر یا ذکر قابل اشاعت نہیں ہوا امیر نام نواب صاحب نے حضرت اقدس سے دریافت کیا کہ یہ دعا رب کل شئی خادمک والی جو الہام ہوئی ہے اگر اس میں بجائے واحد متکلم کے جمع متکلم کا صیغہ پڑھکر دوسروںکو بھی ساتھ ملا لیا جاوے تو حرج تو نہیں۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے اور مغرب اور عشا کی نمازیں باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا ہوئیں۔

مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر کے وقت تشریف لائے تو بکثرۃ مضمون نویسی اور کاپی وغیرہ دیکھنے کے متعلق جو تکلیف انسان کو ہوتی ہے اس کو مدنظر رکھکر ایک خادم نے اوس تکلیف میں حضور کیسا تھ اظہار ہمدردی کیا جس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ بدن تو تکلیف **کیواسطے ہے اور کس لئے ہے۔**

بعد ازیں فرمایا کہ اللوا کے متعلق مضمون لکھ رہا ہوں نیچے فارسی ترجمہ بھی کردیا ہے تا کہ اُس کی اشاعت انشاء اللہ بخارا سمرقند وغیرہ ممالک میں بھی ہو جاوے۔ پھر حضور کہنے لگے کہ میں وہ مضمون لاکر بطور نمونہ سناتا ہوں چنانچہ آپ اندر گھر میں تشریف لے گئے اور مضمون لاکر اس کا عربی مسودہ اور فارسی ترجمہ سناتے رہے فرمایا کہ اس مضمون کو میں نے تین طرح پر تقسیم کیا ہے (اول) اجمال رکھا ہے (دوم) تفصیل کی ہے کہ کیوں اس امر کی ضرورت پڑی کہ ٹیکہ سے ہم پرہیز کریں اور وجہ بتلائی ہے کہ ہمارا دعویٰ یہ ہے اور لوگ گالیاں دیتے اور سب و شتم کرتے ہیں (سوم) آیا خدا نے اب تک کیا تفریق کرکے دکھائی ہے اور مخالفوں کی مخالفت کے کیا نتائج ہوئے۔

عصر کی نماز باجماعت حضرۃ اقدس نے ادا کی۔

مغرب و عشا مغرب کی نماز باجماعت ادا کی اور پھر کھانا تناول فرمانے کے بعد جب آپ تشریف لائے تو عشا کے قبل تدری مجلس کی اور اخبارات انگریزی سنتے رہے ایک مقام پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ جو نشان دکھلاتا ہے اشتہاری دکھلاتا ہے **کسوف و خسوف** بھی اشتہاری تھا اور وہ آسمانی تھا اب یہ **طاعون** بھی اشتہاری ہے اور یہ زمینی ہے اگر آج سے ایک ہزار برس پیشتر تک کی تواریخ پنجاب کی دیکھنی جاؤ تو جیسی طاعون اب ہے اس کی نظیر نہ ملے گی۔ ابھی تو اس کے پاؤں جمے ہیں اگر یہ سرسری ہوتی تو اس کا دورہ ختم ہو جاتا

موت اور خوف بھی خدا کے رعب کا نظارہ ہے۔ اور اصلاح کا وقت ہے ہر ایک قسم کی قبیح رسم خود بخود دور ہو جاوے گی ابھی تو کارروائی شروع ہے کسیکا قول ہے ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا

پھر بعد ازاں دیگر احباب کے ذکر اذکار حضور سنتے رہے اتنے میں اذان ہو کر نماز عشا ہوئی اور آپ باجماعت ادا کر کے تشریف لے گئے۔

۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

جمعہ مسجد اقصیٰ میں ادا کیا بعد ادائے جمعہ نماز جنازہ ایک احمدی بھائی مرحوم کی حضرۃ اقدس نے پڑھائی۔

عصر اس وقت تشریف لاکر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ الہام ہوا ہے اس کے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تھا وہ یاد نہیں رہا

یُنَادِی مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ

مغرب و عشا ہر دو نمازیں اپنے اپنے وقت پر حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں اور کوئی ذکر قابل اشاعت نہیں ہوا

۱۳ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر ظہر کی نماز باجماعت ادا ہوئی عصر کے وقت نماز سے پیشتر ایک ہندو صاحب سوداگر پارچہ امرتسری نے آکر حضرۃ اقدس سے نیازمندانہ طور پر نیاز حاصل کی اور استفسار پر اُس نے جواب دیا کہ ہم امرتسر میں ایک بڑے سوداگر ہیں اس طرف تمام علاقہ میں ہماری دکان سے کپڑا آتا ہے میں اپنی آسامیوں سے روپیہ وصول کرنے آیا تھا میرے بھائی نے کہا تھا کہ حضور کی قدم بوسی کرتا آؤں۔ پھر عصر کی نماز ہوئی اور ہندو صاحب الگ ایک گوشے میں بیٹھے رہے بعد نماز وہ پھر نیاز حاصل کرکے اور دست بوسی کرکے رخصت ہوئے۔

مغرب و عشا۔ نماز مغرب ادا کرکے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے اور کھانا تناول فرماکر پھر کچھ عرصہ بعد تشریف لائے امرتسر میں مولوی **رسل بابا** کی موت بعارضہ طاعون سے ہوئی ہے اور چونکہ اس سلسلہ کی تائید میں ایک بڑا نشان ہے اور الہام

تخرج الصدور الی القبور

کو پورا کرتی ہے اس کی پردہ پوشی کرنیکیواسطے امرتسر کے مخالف مولویوں نے ایک اشتہار شائع کیا وہ حضرۃ اقدس کو پڑھکر سنایا گیا اشتہار کا عنوان یہ تھا **موت العالم**

موت العالم یعنی ایک عالم کی موت۔ ایک عالم (جہان) کی موت ہوئی ہے اور اس اشتہار میں **رسل بابا** کے نام کے ساتھ ایک لمبی دم بہت سے خطابوں کی لگاکر عوام الناس کو دکھلانا چاہا تھا کہ **رسل بابا** واقعی ایک بڑا آدمی تھا اور اس نے شہادت کی موت پائی ہے اس اشتہار کے سننے پر موجودہ اصحاب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی جو کہ قابل درج اخبار ہے۔

لطیف استدلال مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا تھا انہوں نے کہا کہ ان لوگوں نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ ایک عالم کی موت گویا ایک عالم کی موت ہے یعنی اُن کا جس قدر عالم تھا یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ ان مخالف مولویوں کی جس قدر دنیا تھی ان پر موت آگئی یا یہ کہ مولوی رسل بابا کے مرنے سے وہ تمام اس کے ساتھ ہی مرگئے یا یہ کہ مولوی رسل بابا خود کیا مرا۔ ان سب کو بھی ساتھ ہی لے مرا۔ اسکا **طاعون** سے مرنا حضرۃ مسیح موعود کی صداقت کا نشان تھا جو کہ پورا ہو گیا۔ اور مخالفوں کی ناک کٹ گئی کیونکہ جس حال میں رسل بابا کی موت کو وہ ایک عالم کی موت قرار دیتے ہیں تو دوسرے الفاظ میں وہ تسلیم کرتے ہیں کہ اب ہم قابل خطاب رہے ہی نہیں ہم مُردوں سے خطاب کرکے اب کیا حاصل۔

اور پھر جس مقام پر اُس کی طاعون کی موت کو شہادت کی موت قرار دیا ہے وہاں چند ایک احباب نے یہ کہا کہ اگر یہ شہادت کی موت ہے تو ان تمام مخالف مولویوں کو ایسی آرزو کرنی چاہیئے۔ اور اُن کو دعائیں کرنی چاہئیں کہ ان کو طاعون ہو اور وہ اُسی سے مریں۔ (آمین خس کم جہاں پاک۔ ایڈیٹر)

پرانا خواب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک خواب اپنا عرض کیا جسمیں انہوں نے بجلی دیکھی تھی اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ شاید کوئی ۳۰ برس کا عرصہ گذرا ہو گا کہ مینے بھی ایک خواب دیکھا کہ اب جس مقام پر مدرسہ کی عمارۃ ہے وہاں بڑی کثرت سے بجلی چمک رہی ہے (چمکنے کی ...

پرانی ڈائری کے نوٹ

البدر کے صفحہ ۳۶ اور ۳۷ پر ۱۸۹۵ء کی ڈائری میں سے جو نوٹ ہم نے دئے ہیں وہ ہر ایک احمدی ممبر کو تکرار اً پڑھنے چاہئیں کیونکہ اس میں وہ طریق درج ہے جس سے ایک طالب حق ایک راستباز سے مستفید ہو سکتا ہے اور ہر ایک ممبر کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنی حال اور قال پر نظر ڈالکر اپنی گذشتہ زندگی کا ایک ریویو کیا کرے کہ اس امام پاک کی بیعت کے بعد اُس نے آج تک کیا تبدیلی اپنے اندر کی ہے جو پیوند اُس نے باندھا ہے کیا اُس کی روح اس سے مستفید ہوئی ہے کہ نہیں اگر اس پیوند کا کوئی حصہ اُسے ناقص نظر آوے تو چاہیئے کہ اُسے پھر جوڑے

اور اس نور اور ہدایت کے شجرِ **طیبہ** سے پورے طور پر مستفید ہو ۔ یون نام کو تو اس وقت کئی **کروڑ** انسان موجود ہین جو کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کا کلمہ پڑھتے ہین اور آپ کی امت مین سے اپنے آپ کو کہتے ہین مگر وہ لوگ اپنے افعال اپنے حرکات اور اپنے سکنات سے آنحضرت کے لئے **جائے ننگ و عار** ہین اگر خدانخواستہ ہمارے بھی صرف دعوے ہی دعوے ہون مگر ہر ایک دعوے کا رنگ اور جھلک ہمارے اعمال کے اندر نہ پایا جاوے تو ایسی صورتین ہم مین اور اُن مین کیا تمیز ہوئی خدا تعالیٰ اس قسم کے نفاق سے ہمین اور ہر ایک اہل ایمان کو نجات دیوے ۔ آمین ۔ البدر کے کالمون مین آج تک کئی مضمون حضرۃ اقدس کے دہن مبارک سے نکلے ہوئے چھپ چکے ہین جس مین خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار جتلا دیا ہے اور کہدیا ہے کہ رسمی بیعت انسان کو کوئی فائدہ نہین دیتی ۔ اور نرے دعوے سے کچھ نہین بنتا ۔ جہان تک ہو سکے اپنے اندر تبدیلیان کرو اور ایک نئے انسان بنو ۔ جو اپنے آپ کو ایک نیا انسان بناتا ہے تو خدا بھی اس کے لئے ایک نیا خدا بنجاتا ہے ۔ (ایڈیٹر)

اس زندگی کے کل انفاس اگر دنیاوی کامون مین گذر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا ۔

تہجد مین خاص کر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو درمیانی نمازون مین بباعث ملازمت کے ابتلا آجاتا ہے رازق اللہ تعالیٰ ہے نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہئیے ظہر و عصر کبھی کبھی جمع ہو سکتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ضعیف لوگ ہونگے اس لئے یہ گنجائش رکھدی مگر یہ گنجائش تین نمازون کے جمع کرنے مین نہین ہو سکتی +

جبکہ ملازمت مین اور دوسرے کئی امور مین لوگ سزا پاتے ہین (اور مورد عتاب حکام ہوتے ہین) تو اگر اللہ تعالیٰ کے لئے تکلیف اٹھاوین تو کیا خوب ہے +

جو لوگ راستبازی کے لئے تکلیف اور نقصان اُٹھاتے ہین وہ لوگون کی نظرون مین بھی مرغوب ہوتے ہین اور یہ کام نبیون اور صدیقون کا ہے +

جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے دنیاوی نقصان کرتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی اپنے ذمہ نہین رکھتا پورا اجر دیتا ہے ۔

(انسان کو لازم ہے) منافقانہ طرز نہ رکھے مثلاً اگر ایک ہندو (خواہ حاکم یا عہدہ دار ہو) کہے کہ **رام** اور **رحیم** ایک ہے تو ایسے موقعہ پر ہان مین ہان نہ ملائے اللہ تعالیٰ تہذیب سے منع نہین کرتا مہذبانہ جواب دیوے حکمت کے یہ معنے نہین ہین کہ ایسی گفتگو کی جاوے جس سے خواہ نخواہ جوش پیدا ہو اور بیہودہ جنگ ہو کبھی اخفائے حق نکرے **ہان مین ہان ملانے سے انسان کافر ہوجاتا ہے** ؎ یار غالب شو کہ تا غالب شوی ۔ اللہ تعالیٰ کا لحاظ اور پاس رکھنا چاہیئے ۔ ہمارے دین مین کوئی بات تہذیب کے خلاف نہین ۔

اسلام ؛ اسلام ہمیشہ مظلوم چلا آیا ہے ۔ جیسے کبھی دو بھائی ہین ۔ مثلاً بڑا بھائی بسبب اپنی عظمت اور پہلے پیدا ہونے کے اپنے چھوٹے بھائی پر خواہ نخواہ ظلم کرتا ہے اس لئے کہ وہ پیدائش مین اول ہونے سے اپنا حق زیادہ خیال کرتا ہے حالانکہ حق دونون کا برابر ہے اسیطرح کا ظلم اسلام پر ہو رہا ہے ۔ اسلام سب مذاہب کے بعد آیا ۔ اسلام نے سب مذاہب کی غلطی ان کو بتلائی تو جیسے قاعدہ ہے کہ جاہل خیرخواہ کا دشمن ہو جاتا ہے اسیطرح وہ سب مذاہب اس سے ناراض ہوئے کیونکہ اُن کے دل مین اپنی اپنی عظمت بیٹھی ہوئی تھی ۔ انسان کثرت قوم ۔ قدامت ۔ اور کثرت مال کے باعث متکبر ہوجایا کرتا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غریب قلیل اور نئے گروہ والے تھے اس لئے (ابتدا مین) انہون نے زمانا حق ہمیشہ مظلوم ہوتا ہے ۔ اسلام ایسا مطہر مذہب ہے کہ کسی مذہب کے بانی کو برا نہین کہنے دیتا ۔ مگر دوسرے مذاہب والے جھٹ گالی دینے کو طیار ہوجاتے ہین دیکھو یہ عیسائی قوم آنحضرت صلعم کو کس قدر گالی دیتی ہے اگر آنحضرۃ اس وقت زندہ ہوتے تو آپکی دنیاوی عظمت کے خیال سے کبھی یہ لوگ کوئی کلمہ زبان پر نہ لا سکتے بلکہ ہزار بار درجہ تعظیم سے پیش آتے امیر کابل اور سلطان روم ایک ادنیٰ امتی آنحضرت صلعم کے ہین اُنکو گالی نہین دے سکتے ۔ بے ادبی سے پیش نہین آسکتے مگر جب آنحضرت کا نام لیا جاوے تو ہزارون گالیان سناتے ہین ۔ اسلام دوسری اقوام پر محسن ہے کہ ہر ایک نبی اور کتاب کو بری کیا اور خود اسلام مظلوم ہے ۔ اسلام کا مضمون **لا الٰہ الا اللہ** کسی دوسرے مذہب مین نہین ہے ۔

ایشیائی دماغ اور تثلیث

حکیم نور الدین صاحب نے اپنے مطب مین ایک دفعہ ذکر سنایا کہ ایک دفعہ آپ علیگڈھ مین تھے اور ایک وہان کے کالجیر سے آپ کا تعارف تھا ۔ حکیم صاحب نے اُن سے کہا کہ آپ کے کالج مین بڑے بڑے مشہور عیسائی فلاسفر ہین کیا آپ اُن سے تثلیث کی فلاسفی دریافت کرکے ہمین بتلا سکتے ہین کالجیر صاحب نے اقرار کیا اور دوسرے دن پھر اُنہون نے حکیم صاحب سے آکر کہا کہ مین نے فلاسفر صاحب سے تثلیث کی فلاسفی دریافت کی تھی مگر اُنہون نے جوابدیا کہ ایشیائی دماغ اس قابل ہرگز نہین ہین اور نہ اُن مین یہ مادہ ہے کہ وہ اس کی فلاسفی کو سمجھ سکین ۔ آجکل کے گریجوایٹ اور کالجیر جو مغربی تعلیم اور تہذیب کے دل دادہ ہین اہل یورپ کے فلاسفرون اور ہیئت دانون کا کچھ ایسا رعب پڑا ہوا ہے ۔ کہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا یہ شعر بالکل صادق آتا ہے ۔ ؎

اگر شہ روز را گوید شب است این
بباید گفت اینک ماہ و پروین

اسیطرح اہل یورپ کی زبان سے جو مسئلہ نکلے یا جو فلسفہ وہ بیان کرین اُس کی تردید پر اپنے دماغون کو زور دینا یہ لوگ حرام مطلق خیال کرتے ہین ۔ اور میان مٹھو کی طرح جو وہ پڑھائین اُس کی رٹ رکھنا ان کا فرض منصبی ہوگیا ہے اور اس نقشِ قدم چلنے نے ان لوگون کے دلون پر سے حقیقی روحانی کی آب و تاب کو بالکل زائل کر دیا ہے اور اب ہمارے نزدیک ان کی مثال ایک فونوگراف کی ہے کہ جو کچھ اُس مین بند کیا جاوے وہ وہی بولتا ہے اور اپنی طرف سے کچھ نہین کہہ سکتا اسی طرح ان کالجیر صاحب نے آکر فلاسفر صاحب کے وہ الفاظ حکیم صاحب کے روبرو نقل کر دے کہ انہون نے تثلیث کی فلاسفی پر یہ جواب دیا ہے ۔ حکیم صاحب نعوذ باللہ اس لچر جواب کو کب وقعت دے سکتے تھے اور وہ اس غلط بات کے کہ روشنی مغرب سے آئی ہے کب قائل ہو سکتے تھے جسکو خود قانون قدرت (یعنی نیچر) ہی دیکھے دیدیگر حقیقی فلسفہ کے میدان سے باہر نکال رہا ہے جغرافیہ روزانہ شہادت دے رہا ہے کہ روشنی کا مطلع اور منبع مشرق ہی ہے چنانچہ حکیم صاحب نے پھر یہ سوال کیا کہ اب اُن سے یہ پوچھا جاوے کہ اگر ایشیائی دماغ تثلیث کی فلاسفی کے سمجھنے کے قابل نہین ہین تو پھر خود حضرۃ مسیح اور آپ کے برگزیدہ حواریون نے کب اس کی فلاسفی کو سمجھا ہوگا اور کب اُن کو ایمان حاصل ہوا ہوگا کالجیر صاحب نے جب یہ سوال فلاسفر صاحب کے روبرو پیش کیا تو پھر اُن سے کوئی جواب بن نہ آیا اور صرف ہنسکر ٹالدیا ۔ خیر یہ قصہ تو درکنار گذشتہ ایام مین ایک امریکہ سے آئے ہوئے پادری صاحب نے عیسائیت کے تجارب پر کئی لکچر لاہور مین دئے ہین اور سنا گیا ہے کہ بہت سے ہندوستانی کالجیرون اور گریجوایٹون نے اُن کے لکچرون کی داد دی ہے بلکہ ٹھکرا ٹھکرا اُن کے شکرئے ادا کئے ہین انمین سے بہت سے ایسے بھی تھے جو کہ اپنے آپکو مسلمان کہتے ہین ۔ ہمین تعجب ہے کہ اُنہون نے کس امر پر شکریہ ادا کئے اور کس بات کی داد دی ۔ کیا اب اُن کو یہ بات سمجھ مین آگئی ہے کہ خدا باوجود ایک ہونے کے پھر ۳ ہین اور زید کے سر مین درد ہو تو بکر اپنے سر پر پتھر مارنے سے زید کے سر کا درد جاتا رہیگا یا اب عیسویت کی یہ تعلیم کہ اگر تیرے گال پر کوئی ایک طمانچہ مارے تو تو دوسری آگے کر دے اُن کو انسانی فطرۃ کے مطابق ثابت ہوگئی ہے اور اب اُن کے دل اس پر عمل کرنے کیلئے بالکل کاربند ہوگئے ہین اور اب وہ اپنی تحریرون تقریرون خانگی اور قومی اور سوشل موقعون پر اس کی نظیر خود بن جاوینگے یا اُنکی سمجھ مین یہ آگیا ہے کہ خدا باوجود ایک غیر محدود ہونے کے ایک عورت کے پیٹ مین

داخل ہوا اور ایک خون کی بوٹی بنا پھر بڑی پھر بوہتہ پھر بچہ اور خون حیض سے پرورش پاتا رہا اور طفولیت مین لڑکون کے ساتھہ کہیلتا رہا اور پھر اُس کی قدرت وغیرہ سلب ہوگئی اور چند ایک اُس کے اپنے بنائے ہوئے سپاہیون نے اسے پکڑ کر سولی پر چڑہا دیا اور اس کی کچھ پیش نہ گئی یا انہون نے اپنے تحصیل کردہ علوم سائنس فلسفہ۔ طبیعات وغیرہ کے برخلاف اب اس امر کو سمجھ لیا ہے کہ مسیح اس جسم کے ساتھ آسمان پر جا بیٹھا ہے اور اتنے ہزار برسون سے وہین ہے اور ابھی تک اتنی جرأت نہین ہوتی کہ نیچے قدم اتار سکے باوجود اسکے کہ ایک شخص میرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس کی گدی پر آکر جم گئے ہین مگر اس کو اس کی غیرت نہین اگر ان سب باتون مین سے کچھ بھی نہین ہوا تو کیا وہ ہمین کہولکر بتلا سکتے ہین کہ انہون نے کس امر کی داد دی ہے اور کس بات کا شکریہ ادا کیا ہے وہ کونسے باریک در باریک علوم اور اسرار اون پر پادری صاحب کے ذریعہ عیسوی مذہب کے کہل گئے ہین جس سے پادری صاحب کا لکچر شکریہ اور داد کا مستحق ہوگیا ہے۔ اگر وہ کہول کر بیان کردین تو پھر ہم دیکھینگے کہ یہ قدردانی کہانتک قابل وقعت اور قابل قدر ہے ✦

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان مین ۱۸ دسمبر ۱۹۰۲ء سے طلباء کا امتحان شروع ہوگیا ہے

اہل یورپ کی عیسویت

کا نمونہ

ہمارے مکرم دوست مفتی محمد صادق صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے مڈل ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ماسٹر سلسلہ احمدیہ کی ایک چھپے ہوئے رتن ہین آپ فارن ممالک کے ساتھ خط و کتابت رکھتے ہین۔ مفتی صاحب کا دستور ہے کہ مذہبی رنگ مین کسی شخص کا نام کسی اخبار مین دیکھہ لین یا کسی فہرست مین کوئی کتاب نظر آجاوے جسکا تعلق مذہب سے ہو تو جہٹ اوس شخص کے نام خط لکھکر اس کے حالات دریافت کرتے ہین اور اگر مناسب ہو تو احمدیہ مشن سے اُسے انٹروڈیوس کرانیکی کوشش کرتے ہین اور وہ کتاب منگواتے ہین اور اس کا خلاصہ نکال کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سناتے ہین مفتی صاحب موصوف کے کارنامہ تو ایسے ہین کہ ان کا مفصل ذکر کیا جاوے اور جیسے انہون نے ایک ایک لحظہ اور ایک ایک سیکنڈ دینی خدمات کے لئے وقف کیا ہوا ہے اور اپنا اوڑہنا اور بچہونا دین کی خدمت کو بنایا ہوا ہے ویسی توفیق خدا تعالیٰ ہمین اور ہمارے احباب کو عطا کرے مگر ہم اُسے کسی اور وقت پر چھوڑتے ہین اور سردست یہ دکہلانا چاہتے ہین

کہ ولایتی اخبار فری تہنکر مین ایک دفعہ ایک شخص کا ذکر مفتی صاحب نے پڑہا جسے اخبار مذکور نے اپنے وقت کا نیم مسیح قرار دیکر پبلک کے سامنے پیش کیا تہا اور یہ نام اخبار نے اسی اس لئے دیا تہا کہ بلا استعمال کسی دوا وغیرہ کے وہ لوگون کا علاج کرتا ہے چونکہ اس شخص کا کچھ پتہ اخبار مین درج تہا اس کے دعاوی وغیرہ دریافت کرنے کے واسطے مفتی صاحب نے اُسے خط لکہا۔ اس خط کے جواب مین جو خط اوس شخص نے لکہا اُسے ہم درج اخبار ہذا کر کے دکہلانا چاہتے ہین کہ اہل یورپ کی عیسویت کا کیا حال ہے اور کیا یورپ مین وہی تعداد عیسائی مردم شماری کی ہے جو کہ جغرافیہ وغیرہ مین دکہلائی جاتی ہے اور اگر اس قسم اور مشرب کے لوگ بھی یورپ مین موجود ہین تو ان کو منہا کر کے عیسائی آبادی کس قدر باقی رہتی ہے۔ وہ خط جو ولایت سے آیا اس کا ترجمہ ہم مفتی صاحب کے الفاظ مین درج اخبار کرتے ہین اور وہ خط یہ ہے ✦

"از مقام فارن ورتہہ انگلینڈ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء"

بخدمت جناب مفتی محمد صادق صاحب

جنابمن

آپ کا خط مورخہ ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء مجھے ملا۔ میرے طریق کے متعلق جو لوگ سوال کیا کرتے ہین۔ مین انکے جواب بہت ہی کم دیا کرتا ہون لیکن آپکا خط معزز اور معقول معلوم ہوتا ہے اس واسطے مین اس کا جواب لکھتا ہون اخبار والون کا مجھکو نیم مسیح کہنا ایک لغو امر ہے۔ مین مسمریزم یا ہپنوٹزم کا عمل نہین کرتا اور نہ میرا یہ دعوے ہے کہ صرف عیسائیت ہی سچا مذہب ہے۔ بلکہ یہ مانتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اُن سب کو قبول کرتا ہے جو اُس پر ایمان لاتے ہین اور نیک زندگی بسر کرتے ہین۔ یہ مذہب عیسوی جو عام طور پر پہیلا ہوا ہے اور جس کے اعظ شن کے پادری ہندوستان مین کرتے پہرتے ہین سراسر غلط ہے یہ عیسوی مذہب غلطیون کا ایک پہاڑ ہے جو تثلیث کی غلطی کے اوپر بنایا گیا ہے میرے خیال مین انگلستان کے پادریون کا سلسلہ صرف ایک ملکی مصلحت کا محکمہ ہے۔ ہندوستان کے فہیم اور ذہین باشندون کو چاہئے کہ عیسائیون کے ان جہوٹے اعتقادات سے بچین۔ مین اس مذہب کے ساتھ ہمدردی نہین رکہتا میرا عقیدہ ہے کہ عیسویت کے باہر بہت سے لوگ ہین جن کو یہ طاقت عطا ہو سکتی ہے جو مجھکو دی گئی ہے۔ مین نے ڈاکٹر ڈوئی کا حال سنا ہے وہ بھی میری طرح سکاٹلینڈ کا رہنے والا ہے اُس نے دعویٰ کیا ہے کہ مین الیاس کا اوتار ہون مگر مجھے یہ معلوم نہ تہا کہ وہ بیمارون کو اچہا کرنے کی طاقت بھی رکہتا ہے۔ مین اس کے متعلق کچھ کہہ نہین سکتا مینے شفا کے طریق پر کوئی کتاب تحریر نہین کی لیکن پادریون کے مذہب کے مخالف مین نے ایک کتاب لکھی ہے جس کی قیمت ۲ شلنگ ۶ پنس ہے اگر آپ چاہین تو میرا خط اخبار مین چھپوا سکتے ہین۔ آپ کی سلامتی کا خواہاں ہون ✦

مین ہون آپکا مخلص

ہیکٹر فرگیوسن

"اللہ اکبر"

(راستی کا خدا حامی ہوتا ہے)

یہ ایک کلمہ ہے جو مسلمان لوگ اپنی پنجوقتہ نمازون (فرائض اور سنت موکدہ) مین ہر ۲۴ گہنٹہ کے اندر ۱۹۲ مرتبہ تکرار کرتے ہین اور اس طرح سے ہر روز ۱۹۲ مرتبہ اپنی زبان سے شہادت دیتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک ہے جس سے بڑہکر کسی کو عظمت اور جاہ و جلال مین کوئی نہین ہے جو لوگ صرف نام کے مسلمان ہین اور عملی رنگ مین کوئی شہادت اس کلمہ کی تصدیق کی نہین دیتے وہ کم سے کم مؤذنون کی زبان سے اسے ہر روز پانچ وقتون مین ۳۰ مرتبہ سنتے ہین۔ اس حساب مین ہمین یہ بھی ایک لطیفہ نظر آیا ہے کہ اذان مین اس کلمہ طیبہ کی تکرار ۶ دفعہ ہوتی ہے اور نماز کی ہر رکعت مین بھی یہ ۶ ہی دفعہ بولا جاتا ہے اس کلمہ کو اس حقیقی معنون مین ایک بندہ خدا نے جسطرح نبہایا ہے اُسے حکیم الامت حکیم نور الدین صاحب نے ایکدفعہ درس قرآن مین اسطرح سے سنایا کہ ایک دفعہ ایک سشن کورٹ مین ایک قتل کا مقدمہ پیش تہا۔ ملزم کے بیان ہو رہے تھے کہ ظہر کی نماز کا وقت آگیا۔ سررشتہ دار جو بیان وغیرہ قلمبند کرتا تہا مسلمان تہا۔ اس نے جج صاحب سے نہ اجازت مانگی نہ اطلاع دی اور یکلخت قلمدوات اور کاغذ رکہکر نماز کے لئے قبلہ رخ اپنی اوسی جگہ کہڑا ہو گیا جہان لکہہ رہا تہا۔ جج صاحب نے جو اس سے کچھ پوچھنا چاہا تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے بحالت مجبوری اس نے ملزم سے بیان لینے چہوڑ دئے اور چپ بیٹھا رہا اور مذہبی مداخلت کے خیال سے نماز مین سررشتہ دار صاحب کو بالکل مخاطب نہ کیا جب وہ نماز ادا کر چکا تو جج صاحب نے اُسے کہا۔

جج صاحب یہ کیا کیا۔ سررشتہ دار حضور نماز پڑھی ہے جج صاحب پھر کام کیسے ہوگا۔ سررشتہ دار۔ اگر چہوٹے حاکم کے ہوتے بڑا حاکم آجاوے تو اس کی طاعت مقدم ہے اسپر جج صاحب کو غصہ آیا تو سررشتہ دار نے فوراً ادب سے کہا کہ حضور انصاف کی کرسی پر ہین خود ہی خیال فرما دین کہ اگر ایک حاکم کے ہوتے اس سے اعلیٰ حاکم آکر حکم دے تو کس کی تعمیل کی جاوے۔ اس پر جج صاحب قلم منہ مین لیکر سوچنے لگے اور آخر سوچکر یہ حکم دیا کہ ان لوگون کو نمازون سے ہرگز کبھی نہ روکا جاوے جیسی سچی یہ لوگ طاعت کرتے ہین اور کوئی کر ہی نہین سکتا ✦

(اعجاز احمدی)

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۸

اور پھر آپ لوگ اور مولوی ثناء اللہ جو اس آیت سے انکار کر کے دوسرے آسمان پر اُس کو پہنچاتے ہیں اس بات کا کوئی جواب نہیں دے سکتے کہ زندہ مردوں کی روحوں میں کیونکر جا بیٹھا وہ لوگ تو اس دنیا سے باہر ہو گئے اور دوسرے جہان میں پہنچ گئے کیا وہ بھی دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہے۔

اور خدا پر بھی جھوٹ ہے کہ گویا خدا نے یہودیوں کا مطلب نہیں سمجھا اور سوال دیگر اور جواب دیگر کی مثل اپنے پر صادق کی یہود تو کہتے تھے کہ مسیح کی روح کا خدا کی طرف رفع نہیں ہوا اور خدا ان کا یہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اُس کو زندہ معہ جسم دوسرے آسمان پر لو بٹھا لیا اور پھر کسی وقت مارونگا بھلا یہ کیا جواب ہوا سوال تو یہ تھا کہ مرنے کے بعد عیسیٰ کا رفع نہیں ہوا اور نعوذباللہ وہ ملعون ہے اس سوال کا جواب تو یہ تھا کہ ابھی تو عیسیٰ نہیں مرا جب مریگا تو میں اپنی طرف اُس کی روح اٹھا لونگا۔ یہ الٹا جواب دیا گیا یہ تو امر متنازعہ فیہ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔ اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت آپ لوگوں کا یہ گمان ہے کہ انہوں نے جھوٹ بولا کہ یہ کہا کہ میں عیسیٰ کو مردوں کی روحوں میں دیکھ آیا ہوں جو اس جہان سے باہر ہو گئے ہیں ایک جسم دار شخص روحوں میں کیونکر بیٹھ گیا اور بغیر قبض روح دوسرے جہان میں کیونکر پہنچ گیا یہ عجیب ایمان ہے کہ خدا نے تو اپنے قول سے گواہی دی کہ عیسیٰ مر گیا وہ گواہی قبول نہیں کی اور پھر رسول نے اپنے فعل سے یعنی رویت سے گواہی دی کہ میں مردہ روحوں میں اُس کو دیکھ آیا ہوں وہ گواہی بھی رد کی جاتی ہے اور پھر اسلام کا دعویٰ اور اہلحدیث ہونے کی شیخی۔ عیسیٰ سے تو معراج کی راتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں بھی نہ ہوئیں موسیٰ سے باتیں ہوئیں اور قرآن شریف میں ہے کہ موسیٰ کی ملاقات میں شک نکر پس یہ کیسا جھوٹ ہے جو خدا اور رسول دونوں پر باندھا گیا۔

پھر کہتے ہیں کہ عیسیٰ کی نسبت ہے اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ جن لوگوں کی یہ قرآن دانی ہے اُن سے ڈرنا چاہئے کہ نیم ملا خطرہ ایمان۔ اے بیوقوفو کیا آنحضرت صلعم عِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ نہیں ہیں جو فرماتے ہیں کہ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ کَهَاتَيْنِ اور

---

* یہود حضرت مسیح کی غشی کی حالت سے بیخبر تھے یہ شبہ تھا جو انپر ڈالا گیا چونکہ وہ خیال کرتے تھے کہ عیسیٰ صلیب سے مر گیا اس لئے وہ اُنکے رفع روحانی کے قائل تھے اور ابتک قائل نہیں انکے مقابل پر امر تنقیح طلب صرف رفع روحانی ہے کیونکہ جسمانی رفع اُن کے نزدیک مدار نجات نہیں منہ

خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یہ کیسی بدبودار نادانی ہے جو اس جگہ لفظ ساعة سے قیامت سمجھتے ہیں اب مجھ سے سمجھو کہ ساعت سے مراد اس جگہ وہ عذاب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں پر نازل ہوا تھا اور خود خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں سورہ بنی اسرائیل میں اس ساعت کی خبر دی ہے اسی آیت کی تشریح اس آیت میں ہے کہ مَثَلًا لِّبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ یعنی عیسیٰ کیوقت سخت عذاب سے قیامت کا نمونہ یہودیوں کو دیا گیا اور اُن کے لئے وہ ساعت ہو گئی قرآنی محاورہ کے روسے ساعت عذاب ہی کو کہتے ہیں سو خبر دیگئی تھی کہ یہ ساعت حضرت عیسیٰ کے انکار سے یہودیوں پر نازل ہو گی پس وہ نشان ظہور میں آگیا اور وہ ساعت یہودیوں پر نازل ہو گئی اور نیز اُس زمانہ میں طاعون بھی اُنپر سخت پڑی اور درحقیقت انکے لئے وہ واقعہ قیامت تھا جس کے وقت لاکھوں یہودی نیست و نابود ہو گئے اور ہزارہا طاعون سے مر گئے اور باقیماندہ بہت ذلت کے ساتھ منتفرق ہو گئے قیامت تو تمام لوگوں کے واسطے قیامت ہو گی۔ مگر یہ خاص یہودیوں کے لئے قیامت تھی اُس پر ایک اور قرینہ قرآن شریف میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا یعنی اے یہودیو عیسیٰ کے ساتھ تمہیں پتہ لگجائیگا کہ قیامت کیا چیز ہے اُس کی مثل نہیں دیجائیگی یعنی مَثَلًا لِّبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وہ قیامت تمہارے پر آئیگی اس میں شک نہ کرو۔ اور ظاہر ہے کہ قیامت حقیقی جو اب تک نہیں آئی اس کی نسبت غیر موزون تھا کہ خدا کہتا کہ اس قیامت میں شک نکرو اور تم اس کو دیکھو گے۔ اُس زمانہ کے یہود تو سب مر گئے اور آنیوالی قیامت انہوں نے نہیں دیکھی کیا خدا نے جھوٹھ بولا۔ ہاں طیطوس رومی والی قیامت دیکھی سو قیامت سے مراد وہی قیامت ہے جو حضرت مسیح کے زمانہ میں طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں کو دیکھنی پڑی اور پھر طاعون کے ذریعہ سے اس کو دیکھ لیا یہ خدا کی کتابوں میں پہلا وعدہ عذاب کا چلا آتا تھا جیسا بائیبل میں جا بجا ذکر پایا جاتا ہے قرآن شریف میں اس کے لئے خاص آیت نازل ہوئی یہی وعدہ قرآن شریف اور پہلی کتابوں میں موجود ہے اور اسی سے یہودیوں کو تنبیہ ہوئی ورنہ دور کی قیامت سے کون ڈرتا ہے کیا اس وقت کے مولوی اُس قیامت سے ڈرتے ہیں ہرگز نہیں۔ اور جیسا کہ ابھی میں نے بیان کیا ہے یہ لفظ ساعت کا کچھ قیامت سے خاص نہیں اور نہ قرآن نے اُس کو قیامت سے خاص رکھا ہے افسوس کہ نیم ملا جنکی عاقبت خراب ہے اپنی جہالت سے ایسے ایسے معنے کر لیتے ہیں جن سے اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے آخری قیامت سے یہودیوں کو کیا خوف تھا مگر قریب کے عذاب کی پیشگوئی بیشک اُن کے دلوں پر اثر ڈالتی تھی۔

افسوس کہ سادہ لوح حجرہ نشین مولویوں کی نظر محدود ہے انکو معلوم نہیں کہ پہلی کتابوں میں اسی ساعت کا وعدہ تھا جو طیطوس رومی کے وقت یہودیوں پر وارد ہوئی اور قرآن شریف صاف کہتا ہے کہ عیسیٰ کی زبان پر اُنپر لعنت پڑی اور عذاب عظیم کے واقعہ کو ساعت کے لفظ سے بیان کرنا نہ صرف قرآن شریف کا محاورہ ہے بلکہ یہی محاورہ پہلی آسمانی کتابوں میں پایا جاتا ہے اور بکثرت پایا جاتا ہے پس نامعلوم ان سادہ لوح مولویوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ ساعت کا لفظ ہمیشہ قیامت پر ہی بولا جاتا ہے افسوس یہ لوگ حیوانات کی طرح ہو گئے قدم قدم پر اپنی غلطیوں سے ذلت اُٹھاتے ہیں پھر غلطیوں کو نہیں چھوڑتے کیا غلطیوں کی کوئی حد بھی ہے۔ قرآن کے منشا کو یہ لوگ ہرگز نہیں سمجھتے۔ آسمان پر تو حضرت عیسیٰ کو مع جسم چڑھا دیا مگر جو الزام یہودیوں کا تھا اُس کا کچھ جواب نہ دیا خدا جو فرماتا ہے کہ یہود کہتے تھے اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ اور جواب دیتا ہے کہ نہیں بلکہ ہم نے اُس کو اُٹھا لیا یہ کس بات کا رد ہے کیا صرف قتل کا۔

سو سنو کہ یہودیوں کا بار بار یہ شور مچانا کہ ہم نے عیسیٰ کو صلیب کے ذریعے سے مار دیا ان کا اس سے یہ مطلب تھا کہ وہ ملعون ہے اور اس کی روح موسیٰ اور آدم کی طرح خدا کی طرف نہیں اُٹھائی گئی پس خدا کا جواب یہ چاہئے تھا کہ نہیں درحقیقت اس کی روح کا رفع ہوا جسم کا آسمان پر اُٹھانا یا نہ اُٹھانا متنازعہ فیہ امر نہ تھا پس نعوذباللہ خدا کی یہ خوب سمجھ ہے کہ انکار تو روح کے رفع سے ہے جو خدا کی طرف ہوتا ہے۔ مگر خدا اس اعتراض کا یہ جواب دیتا ہے کہ میں نے عیسیٰ کو زندہ بجسم عنصری دوسرے آسمان پر بٹھا دیا خوب جواب ہے اور ابھی مرنا اور قبض روح ہونا باقی ہے خدا جانے بعد اس کے رفع روحانی ہو یا نہ ہو جو اصل جھگڑے کی بات ہے۔

ایسا ہی یہ لوگ عقل کے پورے میری بعض پیشگوئیوں کا جھوٹا نکلنا اپنے ہی دل سے فرض کر کے یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ جب بعض پیشگوئیاں جھوٹی ہیں یا اجتہادی غلطی ہے تو پھر مسیحیت کے دعویٰ کا کیا اعتبار شاید وہ بھی غلط ہو اس کا اصل جواب تو یہی ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور مولوی ثناء اللہ نے موضع مُد میں بحث کیوقت یہی کہا تھا کہ سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں اس لئے ہم ان کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اس تحقیق کے لئے قادیان میں آویں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں اور ہم قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوۃ کی رو سے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سو روپیہ اُن کی نذر کرینگے ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا اُن کے گلے میں رہیگا اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دینگے اور کل پیشگوئیوں کی پڑتال کرنی ہو گی تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جاوے۔ اور اسی شرط سے روپیہ ملے گا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔ (باقی آئندہ)

مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے مباحثہ پر مسیح موعود ربانی کا ریویو

اور اپنی جماعت کے لئے ایک نصیحت

سلسلے کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۵ و ۶

ورنہ ایسے طور سے ان حدیثوں کو معطل اور لغو قرار دیدیں جن سے احادیث نبویہ بکلی ضائع ہوجائیں ایسا ہی چاہئے کہ نہ تو ختم نبوت آنحضرت صلعم کا انکار کریں اور نہ ختم نبوۃ کے یہ معنے سمجھ لیں جس سے اس امت پر مکالمات اور مخاطبات الہیہ کا دروازہ بند ہوجاوے اور یاد رہے کہ ہمارا یہ **ایمان** ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے جو صاحب شریعت ہو یا بلا واسطہ متابعت آنحضرۃ صلعم وحی پا سکتا ہو بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی مگر نبوۃ شریعت والی یا نبوۃ مستقلہ منقطع ہوچکی ہے فلا سبیل الیہا الی یوم القیمۃ ومن قال انی لست من امۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم وادعی انہ نبی صاحب الشریعۃ او من دون الشریعۃ ولیس من الامۃ فمثلہ کمثل رجل غمرہ السیل المنہمر فالقاہ وراءہ ولم یغادرہ حتے مات اس کی تفصیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس جگہ یہ وعدہ فرمایا ہے کہ آنحضرۃ صلعم خاتم الانبیاء ہیں اسی جگہ یہ اشارہ بھی فرما دیا ہے کہ آنجناب اپنی روحانیت کی رو سے ان صلحاء کے حق میں **باپ کے حکم** میں ہیں جن کی بذریعہ متابعت تکمیل نفوس کیجاتی ہے اور وحی الہی اور شرف مکالمات کا ان کو بخشا جاتا ہے جیسا کہ وہ جل شانہ قرآن میں فرماتا ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور خاتم الانبیاء ہے اب ظاہر ہے کہ لکن کا لفظ زبان عرب میں استدراک کے لئے آتا ہے یعنی تدارک مافات کے لئے سو اس آیت کے پہلے حصہ میں جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا یعنی جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نفی کی گئی تھی وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا سو لکن کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اس طرح تدارک کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھیرایا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہوگئے اور اب کمال نبوت صرف اسی شخص کو ملیگا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہوگا اور اس طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہوگا۔ غرض اس آیت میں ایک طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی اور دوسرے طور سے اثبات بھی کیا گیا تا وہ اعتراض جس کا ذکر آیت ان شانئک ھو الابتر میں ہے دور کیا جائے ماحصل اس آیت کا یہ ہوا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوۃ حاصل کر سکے لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو امتی ہو اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور اگر اس طور سے بھی تکمیل نفوس مستعدہ امت کی نفی کی جائے تو اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں طور سے ابتر ٹھہرتے ہیں نہ جسمانی طور پر کوئی فرزند نہ روحانی طور پر کوئی فرزند اور معترض سچا ٹھہرتا ہے جو آنحضرت صلعم کا نام ابتر رکھتا ہے۔ اب جبکہ یہ بات طے پا چکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مستقلہ جو براہ راست ملتی ہے* اس کا دروازہ قیامت تک بند ہے اور جب تک کوئی امتی ہونے کی حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا اور حضرت محمدیہ کی غلامی کی طرف منسوب نہیں تب تک وہ کسی طور سے آنحضرت صلعم کے بعد ظاہر نہیں ہو سکتا تو اس صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے اتارنا اور پھر ان کی نسبت تجویز کرنا کہ وہ امتی ہیں اور ان کی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ نبوۃ محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہے کس قدر بناوٹ اور تکلف ہے جو شخص پہلے ہی نبی قرار پا چکا ہے اس کی نسبت یہ کہنا کیونکر صحیح ٹھہریگا کہ اس کی نبوۃ آنحضرت صلعم کے چراغ نبوت سے مستفاض ہے اور اگر اس کی نبوت چراغ نبوۃ محمدیہ سے مستفاض نہیں تو پھر وہ کن معنوں سے امتی کہلائیگا اور ظاہر ہے کہ امت کے معنے کسی پر صادق نہیں آسکتے جب تک ہر ایک کمال اس کا نبی متبوع کے ذریعہ سے اس کو حاصل نہ ہو پھر جو شخص اتنا بڑا کمال نبی کہلانے کا خود بخود رکھتا ہے وہ امتی کیونکر ہوا بلکہ وہ تو مستقل طور پر نبی ہوگا جس کیلئے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قدم رکھنے کی جگہ نہیں اور اگر کہو کہ پہلی نبوت اس کی جو براہ راست تھی دور کی جائیگی اور اب از سر نو باتباع نبوی نئی نبوت اس کو ملیگی جیسا کہ منشاء آیت کا ہے تو پھر اس صورت میں بھی یہی امت جو خیر الامم کہلاتی ہے حق رکھتی ہے کہ انہیں سے کوئی فرد بہ یمن اتباع نبوی اس مرتبہ ممکنہ کو پہنچ جائے اور حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اتارنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اگر امتی کو بذریعہ انوار محمدی کمالات نبوۃ ملسکتے ہیں تو اس صورت میں کسی کو آسمان سے اتارنا اصل حقدار کا حق ضائع کرنا ہے اور کون مانع ہے جو کسی امتی کو یہ فیض پہنچایا جائے تا نمونہ فیض محمدی کسی پر مشتبہ نہ ہو کیونکہ نبی کو نبی بنانا کیا معنی رکھتا ہے مثلاً ایک شخص سونا بنانیکا دعوی رکھتا ہے اور سونے پر ہی ایک بوٹی ڈالکر کہتا ہے کہ لو سونا ہوگیا اس سے کیا یہ ثابت ہوسکتا ہے کہ وہ کیمیا گر ہے۔ سو آنحضرت صلعم کے فیوض کا کمال تو اسمیں تھا کہ امتی کو وہ درجہ ورزش اتباع سے پیدا ہو جائے ورنہ ایک نبی کو جو پہلے ہی نبی قرار پاچکا ہے امتی قرار دینا اور پھر یہ تصور کر لینا کہ جو اس کو مرتبہ نبوت حاصل ہے وہ بوجہ امتی ہونے کے ہے نہ خود بخود یہ کس قدر دروغ بے فروغ ہے بلکہ یہ دونوں حقیقتیں متناقض ہیں کیونکہ حضرت مسیح کی حقیقت نبوت یہ ہے کہ وہ براہ راست بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو حاصل ہے اور پھر اگر حضرت عیسیٰ کو امتی بنایا جاوے جیسا کہ حدیث امامکم منکم سے مترشح ہے تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ ہر ایک کمال ان کا نبوت محمدیہ سے مستفاض ہے اور ابھی ہم فرض کر چکے ہیں کہ کمال نبوت ان کی کا چراغ نبوۃ محمدیہ سے مستفاض نہیں ہے اور یہی اجتماع نقیضین ہے جو بالبداہت باطل ہے اور اگر کہو کہ حضرت عیسیٰ امتی تو کہلائینگے مگر نبوت محمدیہ سے ان کو کچھ فیض حاصل نہ ہوگا تو اس صورت میں امتی ہونیکی حقیقت ان کے نفس میں سے مفقود ہوگی کیونکہ ابھی ہم ذکر کر آئے ہیں کہ امتی ہونے کے بجز اس کے اور کوئی معنے نہیں کہ تمام کمال اپنا اتباع کے ذریعے سے رکھتا ہو جیسا کہ قرآن شریف میں جابجا اس کی تصریح موجود ہے اور جبکہ ایک امتی کے لئے یہ دروازہ کھلا ہے کہ اپنے نبی متبوع سے یہ فیض حاصل کرے تو پھر ایک بناوٹ کی راہ اختیار کرنا اور اجتماع نقیضین جائز رکھنا کس قدر حمق ہے اور وہ شخص کیونکر امتی کہلا سکتا ہے جس کو کوئی کمال بذریعہ اتباع حاصل نہیں۔ اس جگہ بعض نادانوں کا یہ اعتراض بھی دفع ہوجاتا ہے کہ وحی الہی کے دعوے کو یہ امر مستلزم ہے کہ وہ وحی اپنی زبان میں ہو نہ عربی میں۔ کیونکہ اپنی مادری زبان اس شخص کے لئے لازم ہے جو مستقل طور پر بغیر استفادہ مشکوۃ نبوۃ محمدی کے دعوی نبوت کرتا ہے لیکن جو شخص بحیثیت ایک امتی ہونے کے فیض نبوۃ محمدیہ سے اکتساب انوار نبوت کرتا ہے وہ مکالمہ الہیہ میں اپنے متبوع کی زبان میں وحی پاتا ہے تا تابع اور متبوع میں ایک علامت ہو جو ان کے باہمی تعلق پر دلالت کرے۔ افسوس حضرت عیسیٰ پر ہر ایک طور سے یہ لوگ ظلم کرتے ہیں

---

* بعض ہم ملامیہ پر اعتراض کرکے کہتے ہیں کہ ہماری نبی صلعم نے ہمیں یہ خوشخبری دے رکھی ہے کہ تم میں ۳۰ دجال آئیں گے اور ہر ایک ان میں سے نبوت کا دعوی کریگا۔ اس کا جواب یہی ہے کہ اے نادانو! بدنصیبو! کیا تمہاری قسمت میں ۳۰ دجال ہی لکھے ہوئے تھے چودھویں صدی کا خمس بھی گذر نے پر ہے اور خلافت کے چاند نے اپنی کمال کی چودہ منزلیں پوری کر لیں جس کی طرف آیت والقمر قدرناہ منازل بھی اشارہ کرتی ہے اور دنیا ختم ہونے لگی مگر تم لوگوں کے دجال ابھی ختم ہونے میں نہیں آتے شاید تمہاری موت تک تمہارے ساتھ رہیں گے۔ اے نادانو وہ دجال جو شیطان کہلاتا ہے وہ خود تمہارے اندر ہے۔ اس لئے تم وقت کو نہیں پہچانتے آسمانی نشانوں کو نہیں دیکھتے۔ مگر تم پر کیا افسوس وہ جو میری طرح موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اس کا نام بھی خبیث یہودیوں نے دجال ہی رکھا تھا فالقلوب تشابھت اللھم ارحم منہ

اول بغیر تصفیہ اعتراض لعنت کے ان کے جسم کو آسمان پر چڑھاتے ہین جس سے اصل اعتراض یہودیون کا ان کے سر پر قائم رہتا ہے۔ دوسرے کہتے ہین کہ قرآن مین ان کی موت کا کہین ذکر نہین گویا اُن کی خدائی کے لئے ایک وجہ پیدا کرتے ہین۔ تیسرے نامرادی کی حالت مین آسمان کی طرف ان کو کھینچتے ہین جس نبی کے ابھی بارہ ان حواری بھی زمین پر موجود نہین اور کار تبلیغ ناتمام ہے اس کو آسمان کی طرف پہنچانا اس کے لئے ایک دوزخ ہے کیونکہ روح اس کی تکمیل تبلیغ کو چاہتی ہے اور اُس کو برخلاف مرضی اس کی آسمان پر بٹھایا جاتا ہے مین اپنے نفس کی نسبت دیکھتا ہون کہ بغیر تکمیل اپنے کام کے اگر مین زندہ آسمان پر اُٹھایا جاؤن اور گو ساتوین آسمان تک پہنچایا جاؤن تو مین اس مین خوشی نہین ہون کیونکہ جب میرا کام ناقص ہا تو مجھے کیا خوشی ہوسکتی ہے ایسا ہی اُن کو بھی آسمان پر جانے سے کوئی خوشی نہین۔ مخفی طور پر ایک ہجرت تھی جسکو نادانون نے آسمان قرار دیدیا خدا ہدایت کرے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ المشتہر

میرزا غلام احمد قادیانی ۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء

مجمع تحقیق الادیان قادیان

آج ہم احمدیہ پبلک کو مذکورہ بالا مجمع (سوسائیٹی) سے انٹروڈیوس کرتے ہین جوکہ کچھ عرصہ سے چند ایک جوشیلے احمدیہ احباب کی تحریک سے قائم ہوا ہے اور اگر اس مجمع کو قیام اور استحکام حاصل ہو جاوے تو اس مین شک نہین کہ احمدیہ مشن کی یہ ایک بڑی ضروری شاخ ہے کہ جس کے ذریعہ سے امریکہ یورپ افریقہ ایشیا کے ہر ایک حصہ مین خداتعالیٰ کی پاک توحید کی خوب اشاعت اور تبلیغ ہوسکتی ہے جس کے لئے اس زمانہ مین خداتعالیٰ نے اپنے برگزیدہ

میرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو مامور کیا ہے بیشتر اس کے کہ ہم اس مجمع پر کوئی اور ریمارک کرین یہ ضروری ہے کہ اس کے ابتدائی حالات سے احمدیہ پبلک کو مطلع کرلین۔ سو واضح ہو کہ اول اول مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے طلباء نے تجویز کیا تہا کہ وہ ایک مجمع یعنی سوسائیٹی ایسی قائم کرین جس مین طلباء کو تقریرین کرنے لکچر دینے کا ڈھب اور اپنے خیالات کو پبلک کے آگے پیش کرنے کے آداب سکھائے جاوین اس مجمع کے پریزیڈنٹ جناب صاحبزادہ میان بشیرالدین **محمود احمد صاحب** منتخب ہوکر اس مجمع کا نام تشحیذ الاذہان قرار دیا جس کے معنے یہ ہین کہ ذہنون کو صاف کرنیوالا مجمع اس مجمع کے کچھ جلسے مدرسے مین ہوئے اور دسمبر ۱۹۰۱ء مین جبکہ احمدیہ احباب بڑے دن کی تعطیلون مین دارالامان مین آئے ہوئے تھے ایک بڑا جلسہ ہوا جس مین کل احباب کو مدعو کرکے اس مجمع تشحیذ الاذہان کے اغراض اور مقاصد کا بیان کیا گیا اور بعض تجاویز بھی پیش ہوکر پاس ہوئین جس سے بیرونجات کی احمدیہ ذریت اس مجمع کی ممبر ہوسکتی تھی۔ بعد ازان مدرسے کے اعلیٰ منتظمان نے بعض مصالح کو مدنظر رکھکر اس مجمع کو صرف مدرسہ کے طلباء تک محدود کردیا اور اس امر کو مناسب نہ سمجھا کہ اس مین طلباء مدرسے کے سوا کوئی دوسرا ممبر ہوسکے۔ چونکہ اس جلسہ کے قیام سے بعض علمی مذاق کے نوجوانون کو ایک عمدہ موقعہ ملگیا تہا کہ وہ اپنے خیالات اور علوم سے ایکدوسرے کو فائدہ پہنچا سکین اور اب اس مین پابندی ہو جانے کی وجہ سے وہ شریک ہو سکتے تہی اس لئے اُن کے جوشون اور ولولون نے تقاضا کیا کہ وہ ایک ورایسا مجمع قائم کرین جس مین ہر ایک احمدی بہائی شامل ہوسکے اور جہان اب اس وقت ہر ایک احمدی ممبر حتی الوسع اپنی اپنی جگہ اصلاح قوم اور تبلیغ اسلام وغیرہ دینی خدمات بجالانے کے واسطے متفرق طور پر الگ الگ کوشش کر رہا ہے وہ کوشش ایک مجموعی حالت مین ہوا کرے تاکہ اس کا اثر اور فائدہ بھی مجموعی طور پر بنی نوع انسان کو حاصل ہوسکے اوس وقت پھر اُن احباب نے ایک کمیٹی کی اور حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین اپنے اغراض اور مقاصد کی التماس کرکے درخواست کی کہ اس مجمع کا نام تبرکاً حضور ہی تجویز فرماوین چنانچہ اس درخواست پر آپ نے اسکا نام

تحقیق الادیان

قرار دیا جہان تک مجھے خیال ہے اس کا ایک افتتاحی جلسہ شاید مارچ ۱۹۰۲ء کے آخر مین مسجد اقصیٰ مین ہوا تہا اور اس وقت اراکین مجمع نے حضرۃ مکرم مولانا حکیم نوردین صاحب سے درخواست کی تھی کہ وہ ایک افتتاحی تقریر اس کے اغراض اور مقاصد پر کرین اور نیز اس کے قیام اور استحکام کیلئے دعا بھی فرماوین مین بذات خود تو اوس مجمع مین شریک نہ تہا لیکن مفتی محمد صادق صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ اس تقریر کا خلاصہ یہ تہا کہ تحقیق الادیان کے معنے یہ ہین کہ ہر ایک دین (مذہب) کی تحقیق کی جاوے یہ تحقیق کرنا ایک سرسری کام نہین اس کے لئے انسان کے خیالات اور حوصلہ مین بڑی وسعت اور استقلال کی ضرورت ہے کیونکہ دنیا کے مذاہب کے پرکھنے کیواسطے یہ امر لابد ہے کہ ان تمام زبانون کا علم حاصل کیا جاوے جن جن زبانون مین مختلف مذاہب دنیا کے ہین ان زبانون کی تحصیل کے بعد پھر مذہبی کتب اُن تمام مختلف مذاہب کی دیکھی جاوین اور پھر ان کے اصولون کا مقابلہ خدا کے سچے اور پاک مذہب اسلام سے کرکے دیکھا جاوے۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ مین نے بھی ایک دفعہ یہ کوشش کی تھی۔ چند ایک نوجوانون کو منتخب کرکے مختلف زبانون مثل عبرانی۔ فرنچ۔ جرمن وغیرہ کی تحصیل کیواسطے مقرر کیا تہا اور ان کے تمام اخراجات کا کفیل بھی ہوا تہا چونکہ ارادہ الٰہی ۔۔۔۔ اُس وقت نہ تہا کہ یہ کام ہو اور اس زمانہ کے لئے یہ مقدر تہا اس لئے اس مین کامیابی نہ ہوئی۔ غرضیکہ اس کے بعد اس مجمع کے کچھ جلسہ ہوئے مگر پھر بھی وہ غرض اور مقصد جس کے پورا کرنے کی کیفیت خود مجمع کے نام مین مرکوز ہے پورا نہ ہوا اور کچھ ایسی کاوٹین پیش آگئین کہ ایکدو جلسہ ہوکر پھر آخیر اکتوبر ۱۹۰۲ء تک اس مجمع کا صرف نام ہی نام تہا اور کوئی نتیجہ خیز جلسہ ہوتا تہا مگر تاہم اس کے سرگرم ممبر حتی الوسع اپنے فرائض کی بجاآوری سے غافل نہ رہے اور انہون نے اپنی ہمت مردانہ سے اس کا نام ایک ملک مین ہندوستان اور کشمیر امریکا یورپ اور افریقہ وغیرہ کے کل مشہور و معروف ممالک مین پہنچا کر اس کا تعارف عیسائی دنیا سے خصوصاً اور اہل اسلام سے عموماً کروا دیا اور یہ اسطرح سے ہوا کہ اس جلسہ مین ایک یہ تجویز بھی کی گئی تھی کہ احمدیہ مشن کے تبلیغ رسالون۔ اشتہارون اور ٹریکٹون کی اشاعت کے ذریعہ سے کی جاوے چنانچہ کچھ اشتہار اردو زبان مین میان عبداللہ صاحب کشمیری اور ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم تھرڈ ماسٹر تعلیم الاسلام قادیان نے بحیثیت تحقیق الادیان کے ایک ممبر ہونے کے مجمع کی طرف سے پنجاب اور کشمیر مین شائع کئے اور ایک انگریزی چٹھی مسٹر مکگ نومسلم نے امریکہ یورپ اسٹریلیا وغیرہ کے بڑے بڑے ممالک مین روانہ کی جسکا ترجمہ انشاءاللہ کسی اگلے نمبر مین شائع کرینگے اس انگریزی چٹھی نے مسیح کی قبر کی نسبت ایک خاص خیال عیسائی دنیا مین پیدا کردیا کیونکہ ایک دفعہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب سے ایک اعلیٰ عہدہ کے انگریز صاحب نے بذریعہ خط کے استفسار کیا تہا کہ تمہارا یہ مجمع تحقیق الادیان کیسا ہے اور اس کے اغراض اور مقاصد کیا ہین ا ۔ ماہ نومبر ۱۹۰۲ء مین اس مجمع کے بعض ممبرون کو پھر تحریک ہوئی اور ان کی طبائع نے تقاضا کیا کہ اسے پھر از سر نو تازہ کیا جاوے اور جو جو امور اس اجرا کے مانع ہین اُنہین دور کیا جاوے چنانچہ ۔۔۔ پھر ایک افتتاحی جلسہ اس مجمع کا پیر سراج الحق صاحب سابق سکرٹری مجمع تحقیق الادیان کے مکان پر ہوا اور اس مجمع مین تجویز ہوئی کہ چار ممبر انتخاب کئے جاوین جوکہ اس مجمع کے اصول اور دیگر انتظامی امور پر قوانین وضع کرین وہ چار ممبر یہ تھے ماسٹر عبدالحق صاحب نومسلم مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول تعلیم الاسلام قادیان ماسٹر عبدالرحمن صاحب اور محمد افضل ایڈیٹر البدر اس منتظمہ کمیٹی کا انعقاد ریویو آف ریلیجنز کے دفتر مین بعد نماز عشاء ہوا اور ممبرون کے اتفاق سے دو اصول پاس ہوئے جن پر کاربند ہونا اس مجمع کے ممبرون کا فرض منصبی قرار دیا گیا +

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

احمدی قوم کو ضروری اطلاع

اعلان

چونکہ آج کل مرض طاعون ہر ایک جگہ بہت زور پر ہے اس لئے اگرچہ قادیان مین نسبتاً آرام ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ برعایت اسباب بڑا مجمع جمع ہونے سے پرہیز کی جائے اس لئے یہی قرین مصلحت معلوم ہوا کہ دسمبر کی تعطیلون مین جیساکہ پہلے اکثر احباب قادیان مین جمع ہوجایا کرتے تھے اب کی دفعہ وہ اس اجتماع کو بلحاظ مذکورہ بالا ضرورت کے موقوف رکھین اور اپنی اپنی جگہ پر خدا سے دعا کرتے رہین کہ وہ اس خطرناک ابتلا سے ان کو اور ان کے اہل و عیال کو بچاوے ۔

المشتہر

مرزا غلام احمد قادیانی

خبرین

۱۵ نومبر کو سینڈ برنگہم مین دو دیوانہ عورتین پکڑائی گئین جو کہتی تہین کہ وہ کوئن الگزنڈر کو تلاش کر رہی تہین ۔

ڈیلی برلن کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سپنڈرن کے ریلوے سٹیشن سے ریل روانہ ہونے کو تھی کہ ایک لیڈی ماتمی لباس پہنے ہوئے اور نہایت غمگین شکل بنائے ہوئے زنانہ کمرہ مین داخل ہوئی جس مین دو لیڈیین آگے بیٹھی ہوئی تہین اتنے مین انجن نے سیٹی بجائی اور زنانہ کمرہ کا پھر دروازہ کہلا اور دو مرد داخل ہوگئے اور گاڑی چل پڑی ساتھ ہی وہ دو لیڈیین جو پہلے کمرے مین بیٹھی ہوئی تہین ۔ بہت حیران ہوئین دونون مین سے ایک مرد نے پہلی عورت کو کہا آگے اسٹیشن پر ایک مقدمہ مین تمہارے اظہار لینے ہین اترنا ہوگا ۔ لیکن تعجب کہ جونہی اگلا اسٹیشن آیا وہ عورت نکلکر بھاگی مگر ان دو مردون نے جھٹ اُس کو پکڑ لیا اور پہلی دو لیڈیون کی طرف مخاطب کر کہا کہ تم بڑی خوش قسمت ہو ۔ جو ہم نے اس شخص کو پکڑا یہ بڑا مشہور قاتل ہے اور تم کو بھی دہوکا دینا چاہتا تہا

خبرین پہنچی ہین کہ پہلے جو کابل مین سخت سزائین دی جاتی تہین اور درہ سے ٹنک پر باغیون کو مروا دیا جاتا تہا اب تقریباً بالکل نہین ۔

جب گذشتہ نومبر کو حضور ویسرائے دہلی تشریف لے گئے تو آپ کو معلوم ہوا کہ وہان حضور ملکہ معظمہ کی یادگار مین ایک زنانہ ہسپتال جمعہ مسجد کے نہد وہین بنایا جاتا ہے ۔ آپنے حکم دیا کہ ہسپتال کسی اور جگہ بنایا جائے اور کوئی عمارت کسی خالی جگہ مین جو مسجد کی حد مین ہو نہ بنائی جاوے مسجد کے متعلق کوئی زمین خواہ کسی طرف ہو اس حکم مین شامل ہے ۔

جزیرہ ماریشس ۔ مین بھی طاعون پھوٹ رہی ہے اور نہایت ترقی پر ہے لوگ گھبرائے ہوئے ہین ۔ اور سخت کوشش کرتے ہین کہ کسیطرح رک جائے ۔

ولایت مین تجربہ ہو رہا ہے کہ بیلون کے ذریعہ مسافت طے کی جائے آج کل تین تین چار چار گھنٹے متواتر ایک ہزار فیٹ کی اونچائی پر بیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دو دو آدمی اکٹھے ایک بیلون کے ذریعہ سفر کرتے ہین ۔

۴ دسمبر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوڑا کی کچہری مین جارج ولیم ڈیل ایک انگریز انجینیر اپنی بی بی کو قتل کرنے کے جرم مین پیش ہوا مجرم بیان کرتا ہے کہ رات کے وقت کوئی نقدی کے معاملہ مین میان بی بی مین جھگڑا ہوا اور بی بی نے خاوند کے منہ پر ایک تھپڑ مارا ۔ اس پر صاحب بہادر نے اُسترے سے اُس کا گلا کاٹ دیا ۔ گو پیچھے پچھتائے مگر کیا بنتا تہا ۔

جو خبرین ہمین متواتر ہندوستان سے پہنچی ہین اگر کسی قدر قابل اعتبار ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ پھر افغانستان مین ویسا ہی جنگ ہونیوالا ہے جو پہلے افغانستان اور زولولینڈ مین ہوچکا ہے ۔ اب ان لوگون کی نظرین جو ابھی جنوبی افریقہ سے واپس آئے افغانستان پر لگ گئی ہین اور دیوانہ ملا کی لڑائی بالکل بھول رہی ہے موجودہ واقعات سے بعض اخبارات کو بالکل خبر نہین ہے کہ اس میں اس کی سازش ہے ۔ اور وزیریون کی لڑائی کا حوالہ دیکر گورنمنٹ کی توجہ کابل کے معاملات کی طرف منعطف کرنا چاہتے ہین بیشک یہ امر قابل لحاظ ہے کہ کابل کے متعلق ایکسال قبل اور اب کے حالات مین بہت کچھ انقلاب آگیا ہے پارلیمنٹ مین بھی افغانستان کے متعلق بہت کچھ بحث ہو رہی ہے اور

بخدمت ایڈیٹر صاحب البدر السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مندرجہ ذیل اعلان کو اپنے اخبار مین درج فرما کر مشکور فرماوین ۔ شیر علی ۔ ۱۱ ۔ دسمبر ۱۹۰۲ء

اعلان

انجمن اشاعت اسلام کے عہدہ دارون مین کچھ تغیر تبدل کیا گیا ہے ۔ آئندہ خیراتی یا تجارتی حصص وغیرہ کا روپیہ مفتی محمد صادق صاحب فنانشل سکرٹری کے پاس آنا چاہیئے ۔

شیر علی اسسٹنٹ سکرٹری انجمن
اشاعت اسلام قادیان

بخدمت ایڈیٹر صاحب البدر

السلام علیکم و رحمتہ و برکاتہ

اخبار الحکم مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۲ء مین ایک تحریک کی گئی تھی کہ جس صاحب کی تنخواہ مین ترقی ہو وہ اپنی پہلی ترقی کا روپیہ میگزین کے خیراتی فنڈ کے لئے بھیجکر ثواب حاصل کرین اس تحریک کے مطابق دو صاحبون نے ترقی ہونے پر اپنے پہلے اضافہ کی رقم بھیجکر میگزین کی اعانت کی ہے ۔ اول منشی نعمت علی خان صاحب ویٹرنیری اسسٹنٹ پشاور جنہون نے سب سے اول اس نیک کام مین نمونہ بنایا ہے اور اب تک للہ ۲۹ روپیہ دے چکے ہین (دوم) شیخ احمد اللہ صاحب کلرک پلٹن ۲۶ سیالکوٹ جنہون نے ابھی مبلغ ۵ روپے اس تحریک کے مطابق ارسال کئے ہین ۔ خدا تعالی ان ہر دو صاحبان کو جزائے خیر دے اور دوسرے صاحبون کو ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق دے (آمین)

شیر علی
اسسٹنٹ سکرٹری انجمن
اشاعت اسلام قادیان دارالامان

مطبع مصدیق قادیان دارالامان مین باہتمام شیخ فیض علی صابر احمدی چھپکر شائع ہوا

نمبر ۹ | قادیان دارالامان - ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۲۰ سنہ ھ مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ سنہ بروز جمعہ | جلد اول

البدر

گذشتہ ۴ نمبرون کے مطالعہ سے ناظرین پر یہ امر منکشف ہوا ہوگا کہ بعض ہفتے قادیان مین ایسے بھی گذرتے ہین کہ مین کوئی ایسی تقریرین یا مضامین یہان ذکر نہین ہوئین جو بجائے ۶ صفحون کے البدر کے ۴ صفحون مین ہی آسکے اگرچہ بعض اوقات حضرۃ اقدس کی تقریر اس قدر وسیع اور طویل ہوتی ہی کہ اگر اسے پورا نقل کیا جاوے تو مشکل سے ایک یا دو تاریخین ۶ صفحون مین آسکتین - اس لئے مجھے موقعہ ملتا ہے کہ بہ حیثیت ایک قومی خادم ہونے کے دوسرے مضامین پر قلم برداشت کیا جاوے اور اسی ضمن مین ''احمدیہ جماعت کے باہمی تعارف'' کے عنوان سے ایک مضمون کبھی آئندہ نمبر مین درج ہوگا لیکن گذشتہ ایام مین جبکہ مین لاہور ٹھہرتا ہوا سیالکوٹ ایک شہادت ادا کرنے کو گیا تھا تو بعض احباب کے خیالات اندازہ کرنیکا عمدہ موقعہ ملا تھا اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہماری جماعت مین بفضل خدا ایسے دماغ اور دل بھی ہین جن کو ایجاد تجویز اور تدبیر مین ایک خاص ملکہ حاصل ہے اور وہ احمدی قوم کو اس الٰہی مشن کی خدمت اور اشاعت اور تبلیغ کے واسطے وسعت اور فراخ حوصلگی سے کام لینے پر اپنے خیالات کے اظہار سے خوب توجہ دلا سکتے ہین اور ہر ایک مقام پر جسقدر احمدیہ جماعتین ہین ان کو کیا امور مد نظر رکھکر اپنے جلسون کی ترقی اور انتظام مین کوشش کرنی چاہیئے اور کس طرح اخوت اسلامی کا ایک نمونہ ان مقامی جماعتون مین ہونا چاہیئے وہ اظہار کر سکتے ہین - یہ بات تو بالکل ظاہر ہے کہ ایک آسمانی مصلح کی جو تعلیم اس وقت احمدی قوم کو ہے اس سے بڑھکر کوئی نئی تعلیم آپکا حواری پیش نہین کرسکتا مگر تاہم سعید طبائع اپنے بعض افراد کی خاطر امر معروف کے طور پر آپس مین باہمی یگانگت اور اتحاد کی زیادتی کیواسطے اگر اسی تعلیم کے ایک ایک فقرہ پر بسط سے لکھنا چاہین تو اُس تعلیم کی مثال ایسی ہوگی جیسے انگشتری مین ایک نگینہ جڑا جاوے - مثلاً ہم دیکھتے ہین کہ حضرۃ اقدس کی بڑی تمنا ہے کہ آپ کی مصنفہ کتب کو خوب غور سے مطالعہ کرکے مخالفین کے اعتراضون کے جواب سیکھے جاوین اور فن استدلال اور کلام جو آپکا ایجاد شدہ ہے اس سے طبائع مین ایک خاص ملکہ پیدا کیا جاوے اور اسی لئے آپنے کچھ عرصہ گزرا کہ تجویز کیا تھا کہ ایک امتحان احمدی جماعت کا خاص خاص تصنیفات مین ہو تو حضرۃ اقدس کی اس تمنا کو بجالانے کے بذریعہ مضامین تحریک کی جاوے گذشتہ ایام مین فن مباحثہ اور مناظرہ کے بارہ مین جو نوٹ ہم نے حضرت کی تقریرون سے انتخاب کرکے لکھے ہین اون پر قوم کی ایک خاص توجہ دلائی جاوے اور ان خدمات کے بجالانے کے واسطے ہر ایک مقام کی جماعت کو کیا انتظام کرنا چاہیئے کس طرح سے ہر سال ہر ایک جماعت ایکدو ممبر طیار کرکے حضرۃ کی خدمت مین پیش کرے کہ اسنے فلان قسم کی دینی خدمت بجالانیکی اس اثنا مین طیاری کی ہے تو اس قسم کی تحریک اور ترغیبین کرنی اور بذریعہ اپنے خداداد علم اور فضل کے دوسرے دن کو اس سے متمتع کرنا کسی صورت مین ثواب سے خالی نرہیگا ظاہر ہے کہ احمدیہ مشن کو ایسے لوگون کی بہت ضرورت ہے جو دین حق کی تبلیغ اور خدمت کے واسطے اپنے اوقات کو وقف کرین لیکن اگر ایک شخص وقت تو وقف کرتا ہے مگر اسے وہ خدمت بجالانے کا ڈھنگ اور طرز نہین آتا تو اُس کا وقت کو وقف کرنا کس کام کا ہے تو اس سے قوم کی خدمت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنیکے لئے مطلب . دل اور سے ایک حصہ وقت کا وقف کرنا چاہیئے کہ وہ ایک خاص خدمت کے بجالانے کا ڈھنگ اس اثنا مین تحصیل کرکے اپنے آپکو امام کی خدمت مین پیش کرے بطور نمونہ کے مین نے اوپر کی بات بیان کی ہے اور اس طرح کی بہت سی خدمات ہین جن کا بجالانا اس امر پر موقوف ہے کہ ہر ایک مقام کی جماعت با قاعدہ ایک التزام ہفتہ وار جلسے کا رکھے اور ممبر اپنی اپنی خدمات کو سرگرمی سے بجا لاوین اپنی خانگی ضرورتون کو دینی ضرورتون پر ہرگز مقدم نہ کرین غرضیکہ میری بڑی آرزو ہے کہ ہماری جماعت کے روشن دماغ اصحاب اگر مجھے ایسے آرٹیکل لکھکر روانہ کرین تو انہین قوم تک پہنچایا جاوے اور جبکہ البدر مین ہفتہ کی ڈائری سے جگہ بچ رہے تو یہ خدمت قوم کی اس سے ہو نی رہے اسیطرح ایک سلسلہ سوال و جواب کا جس مین ضروری مسائل کا استفسار ہو اور جو لوگ کہ دینی کتب سے پوری واقفیت نہین رکھتے وہ اپنے ہر ایک حرکت و سکون کو سنت نبوی کے موافق بجالانے کے واسطے ایسی ایسی باتین ہم سے دریافت کرین تاکہ ہم ان کو خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یا اصحاب کبار سے حسب ضرورت دریافت کرکے عوام کے فوائد کی خاطر درج اخبار کردیا کرین اور ہماری جماعت کے جو احباب ڈاکٹری یا طبابت پیشہ ہین وہ حفظ صحت کے متعلق اگر ایک ایک کالم کا مضمون اپنے وجود کو نافع الناس بنانیکی نیت سے روانہ فرمایا کرین تو ہم اسے درج اخبار ہذا کردیوین کیونکہ اس سے انکے وجود سے ایک وسیع عالم کو فائدہ پہنچتا رہیگا +

۱۴ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر اس وقت حضرۃ اقدس تشریف لائے تو لاہور سے چند ایک احباب تشریف لائے ہوئے تھے جنکے نام یہ تھے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ میر محمد اسمعیل صاحب حکیم نور محمد صاحب اور برہما سے سید ابو سعید صاحب تاجر برنج رنگون۔ ان سب نے حضرت سے نیاز حاصل کی۔

ایک صحابی کے دانت میں سخت درد تھی۔ حضرۃ نے فرمایا کہ اس کے لئے مجرب علاج یہ ہے کہ ایک بوٹی بنام کارابارا نہر کے کنارے ہوتی ہے بارہا آزمایا ہے کہ جب اسے لیکر منہ میں رکھا اور چبایا اور اسکا اثر دانت پر پہنچا کیسا ہی سخت درد کیوں نہ ہو آرام ہو جاتا ہے ایک ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ کارابارا اور کاربولک ایک ہی شے معلوم ہوتی ہے۔ حضرۃ نے فرمایا کہ یہ عربی لفظ قلع و برا ہوگا نہ کہ کاربولک۔

مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک شہادت پر گورداسپور جانا تھا اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ میں یہاں سے باہر جانا نہیں چاہتا مگر اب تو اللہ تعالے لے چلے ہے خود تو میں نہیں جاتا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ قیام تی ما اقام الہی تو ہو۔

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ اس کے لئے جونک کا لگانا اور زیادہ مقدار میں کگینا کا جلاب دیکر پھر کھوڑا اور نرسبی وغیرہ مصفی خون ادویہ کا استعمال کرنا بہت مفید اور مجرب ہے کیونکہ اسمیں خونی و سوداوی مواد ہوتے ہیں یہ ان دونوں کا علاج ہے۔

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے کہا کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ طاعون زیادہ تر ان لوگون کو ہوتا ہے جو کہ ننگے پاؤن پھرتے ہیں طاعون کے کیڑے پاؤن کی راہ سے چڑھتے ہیں اون کی گلٹی بن ران میں ہوتی ہے جو ہاتھ سے چڑھتے ہیں ان کی بغلون میں اور جو منہ وغیرہ کے راستے جاتے ہیں اون کے کان وغیرہ کے پاس اور جو معدہ میں چلے جاتے ہیں ان کی گلٹیان معدہ میں ہوتی ہیں مگر وہ لوگون پر ظاہر نہیں ہوتیں۔

پھر اس کے بعد ظہر و عصر کی نمازین جمع کر کے پڑھی گئیں اور یہ اس لئے ہوا کہ مولوی عبدالکریم صاحب اور چند ایک دیگر احباب نے روانہ ہونا تھا۔

مغرب و عشا ان اوقات کی نمازین اپنے اپنے وقت پر مولوی محمد احسن صاحب نے پڑہائیں اور کوئی ذکر اور مجلس نہیں ہوئی۔

۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر اس وقت کی نماز حضرۃ اقدس نے بہ امامت مولوی محمد احسن صاحب ادا کی۔

ظہر اور عصر کے اوقات میں کوئی ذکر نہیں ہوا حضرۃ اقدس صرف نماز پڑھکر تشریف لے گئے

مغرب نماز ادا کر کے حضرۃ اقدس تشریف لیجانے لگے تو مفتی محمد صادق صاحب نے سر درد اور کچھ تلی وغیرہ کی شکایت کی۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ آج شب کو کہانا نہ کہانا اور کل روزہ نہ رکھنا سکنجبین پی کر اس سے ذکر اور پھر مفتی صاحب کے مکان کی نسبت دریافت کر کے فرمایا کہ اس کے مالکون کو کہو کہ روشن دان نکالدین اور آج کل گھر میں خوب صفائی رکھنی چاہیے کپڑون کو بھی معطر رکھنا چاہیئے آجکل دن بہت سخت ہیں اور ہوا زہریلی ہے اور صفائی کا رکھنا تو سنت ہے قرآن شریف میں بھی لکھا ہے۔ **والرجز فاهجر وثيابك فطهر** (یہ کلام حضرت کا ہم نے بالواسطہ سنکر لکھا ہے ایڈیٹر) پھر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

عشا حضرۃ اقدس کہانا تناول فرما کر تشریف لائے نواب نے مجلس کی تین اشخاص نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی۔ بعد بیعت آپنے مبائعین کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہیئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنے ماننے سے اُسے برکت ہوتی ہے آج کل بلا کا زمانہ ہے طاعون ہر طرف پہیل رہی ہے صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہون۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو یہ وقت دعاؤن سے گذارو رات اور دن تضرع میں لگے رہو جب ابتلا کا وقت ہوتا ہے تو خدا کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے ایسے وقت میں دعا۔ تضرع۔ صدقہ۔ خیرات کرو زبانون کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ نمازون میں دعائیں کرو مثل مشہور ہے منتین کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا اگر انسان مانکر پھر اُسے پس پشت ڈالدے تو اُسے فائدہ نہیں ہوتا پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالے نے ایمان کے ساتھ عمل صالحہ بھی رکھا ہے عمل صالحہ اُسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں وہ کیا ہیں ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے) **عجب**۔ (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریان اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں اُن سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالحہ وہ ہے جس میں ظلم عجب۔ ریا۔ تکبر۔ حقوق انسان کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔

جیسے آخرۃ میں عمل صالحہ سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالحہ والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے سمجھو کہ جب تک تم میں عمل صالحہ نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھکر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا وہ لیکر پیوے اگر وہ اُن دواؤن کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لیکر رکھ چھوڑے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا۔

اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے اب آئندہ خدا دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپکو تم نے کتنا صاف کیا اب زمانہ ہے کہ خدا تقوی کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے۔ انسان کے اپنے نفس کے ہی ظلم ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ اُن کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ اُن کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے **استغفار** کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا خواہ اُسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤن اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہون سے استغفار کرتا رہے آج کل آدم علیہ السلام کی دعا پڑہنی چاہیئے **ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين** یہ دعا اول ہی قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گذارتا ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو۔ کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی ہے

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي

یہان تک آپنے تقریر کی تھی اتنے میں مولوی عبدالکریم صاحب گورداسپور سے اور دیگر احباب آ گئے اور حالات سفر وغیرہ سناتے رہے مولوی عبدالکریم صاحب کے سفر میں ہر ایک قسم کے عوارض اور شکایت سے محفوظ رہنے پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ **ہمارا ایمان ہے کہ سب اُس کے ہاتھ میں ہے خواہ اسباب سے کرے خواہ بلا اسباب کے**۔ پھر عشا کی نماز ہوئی اور حضرۃ اقدس تشریف لے گئے۔

اور اولاد پر ظلم کرتا ہے کیونکہ وہ تو مثل جڑ کے ہے اور اہل و عیال اُس کی شاخیں ہیں تہوڑے ابتلا کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے لکہا ہے۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون

پیغمبر خدا صلعم کو ایک طرف تو مکہ میں فتح کی خبریں دی جاتی تہیں اور ایک طرف اُن کو جان کی بہی خیر نظر نہ آتی تہی اگر نبوۃ کا دل نہوتا تو خدا جانے کیا ہوتا یہ اسی دل کا حوصلہ تہا۔ بعض ابتلا صرف تبدیلی کیواسطے ہوتے ہیں عملی نمونے ایسے اعلی درجہ کے ہوں کہ اُن سے تبدیلیاں ہوں اور ایسی تبدیلی ہو کہ خود انسان محسوس کرے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو کہ میں پہلے تہا بلکہ اب میں ایک اور انسان ہوں اس وقت خدا کو راضی کرو حتی کہ تم کو بشارتیں ہوں کل لکھنے ہو کر ایک پرانا الہام نظر پڑا۔ ایام غضب اللہ غضبت غضبا شدیدا نجی اہل السعادۃ یہاں اہل السعادت سے مراد وہ شخص ہے جو عملی طور پر صدق دکہلاتا ہے خالی زبان تک ایمان کا ہونا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ جیسے صحابہ نے صدق دکھلایا کہ ہتھیلی پر جانیں دیدیں اور بال بچوں تک کو قربان کیا مگر ہم آج ایک شخص کو اگر کہیں کہ سو کوس چلا جا تو وہ عذر کرتا ہے حتی کہ آبرو و عزت کا معاملہ پیش کرتا ہے اور کار و بار کا ذکر کرتا ہے کہ کسطرح جانے سے رہ جاوے مگر انہوں (صحابہ) نے جان مال۔ آبرو و عزت سب کچھ خاک میں ملا دیا۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمپر فلاں فلاں آفت آئی حالانکہ ہم نے بیعت کی تہی مگر ہم نے بار بار جماعت کو کہا ہے کہ نری بیعت اور صرف زبان سے ملنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ چاہیے کہ خدا میں گداز ہوکر ایک نیا وجود بنجاوے سارا قرآن دیکھو کہیں بھی صرف آمنو نہیں لکھا ہے ہر جگہ عمل صالح کا ساتھ ہی ذکر ہے غرضیکہ خدا ایک موت چاہتا ہے اور میرا تجربہ ہے کہ خدا مومن پر دو موتیں ہرگز جمع نہیں کرتا کہ ایک موت تو اس کی خدا کے واسطے ہو اور دوسری دنیا کی لعن طعن کیواسطے۔ ایسے نازک دنوں میں چاہیے کہ جماعت سمجھ جاوے اور ایک تیر کی طرح سیدھی ہو جاوے۔ اگر ہزاروں آدمی بھی طاعون سے مرجاویں تو میں ہرگز خدا کو ملزم نہ کروں گا اور یہی کہوں گا کہ انہوں نے احسان کا پہلو چھوڑ دیا ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین پھر حضرت نے نماز باجماعت ادا کی اور تشریف لے گئے۔

عصر حضرت اقدس نے نماز مسجد میں باجماعت ادا کی اور کوئی ذکر اور مجلس نہ ہوئی ✤

مغرب و عشا حسب معمول بعد ادائگی نماز مغرب حضرۃ اقدس عشا کی نماز سے کچھ عرصہ پیشتر تشریف لائے اور ایک شخص نے بیعت کی چند ایک احباب نے اپنے اپنے خواب سنائے جس میں سے ایک خواب یہ تہا کہ حضرت اقدس ہاتھی پر سوار ہیں اور وہ آپکے حکم میں چلتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ جو ہاتھی میں نے خواب میں دیکہا تہا اس کی بھی ایسی ہی حالت تہی اور اس سے مراد طاعون ہے کہ ہم اس پر سوار ہیں۔

ایک نے خواب میں بینی روٹی دیکھی اس کی تعبیر میں فرمایا کہ اس سے مراد کچھ تکلیف ہے۔ اس کے بعد عشا کی نماز پڑھکر حضرۃ اقدس تشریف لے گئے۔

✤

۱۸ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر اس وقت کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی

ظہر اس وقت حضرۃ اقدس نے تشریف لاکر تہوڑی دیر مجلس کی اور اپنے الہامات کی تکرار فرماتے رہے جو کہ اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کی نسبت تہے اور فرمایا کہ یہ جو ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈہونڈینگے مگر وہ وقت ابھی نہیں آیا ✤

ابو سعید عرب صاحب آمدہ از رنگون نے عرض کی کہ ایک صاحب برہما میں کہتے تہے کہ اگر میرزا صاحب صرف قرآن کی تفسیر لکھیں اور اپنے دعاوی کے ذکر اس میں ہرگز نہ کریں تو میں بہت سا روپیہ صرف کر کے اُسے طبع کروا سکتا ہوں۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اگر کوئی ہم سے سیکھے تو سارا قرآن ہمارے ذکر سے بہرا ہوا ہے ابتدا ہی میں ہے صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اب ان سے کوئی پوچھے کہ عملی المغضوب کونسا فرقہ تہا تمام فرقے اسلام کے اس بات پر متفق ہیں کہ وہ یہودی تہے اور ادہر حدیث شریف میں ہے کہ میری امت یہودی ہو جاویگی تو پہر بتلاؤ کہ اگر مسیح نہ ہوگا تو وہ یہودی کیسے بنینگے پہر نماز ادا کر کے حضرۃ تشریف لے گئے۔

عصر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی اور کوئی ذکر نہیں ہوا۔

مغرب و عشا کی نماز ادا کر کے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے اور پہر تہوڑی دیر کے بعد تشریف لائے آکر ایک صحابی کو فرمایا کہ الّلوا پر جو مضمون لکہا ہے وہ مطبع میں چلا گیا ہے ایک دو کاپیاں نکلیں تو آپ کو دکھا دیں گے ایک صاحب کے دانت میں درد تہی اس کے لئے حضرت اقدس نے کارابارا (ایک بوٹی) طلب کرایا تہا وہ اندر مکان میں تہی۔ جناب میر صاحب نے کہا کہ ان کے دانت میں درد ہے حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ میں ابھی جاکر وہ سب بوٹی لا دیتا ہوں۔ مریض نے کہا حضور کو زحمت ہوگی۔ حضرۃ اقدس نے اس کے اوپر تبسم فرمایا اور کہا کہ یہ کیا تکلیف ہے اور اسیوقت اندر جا کر حضور وہ رومال لے آئے جسمیں وہ بوٹی تہی اور مریض کے حوالہ کی ✤

ایک نے اصحاب میں سے عرض کی کہ آیت لقد ارسلنا رسلنا بالبینت وانزلنا معھم الکتاب والمیزان بالقسط وانزلنا الحدید فیہ باس شدید ومنافع للناس پ ۲۷ ع ۱۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ حدید نے اپنا فعل باس شدید کا تو آنحضرت صلعم کے وقت کیا کہ اس سامان جنگ وغیرہ طیار ہو کر کام آتا تہا مگر اس کے فعل منافع للناس کا وقت یہ مسیح اور مہدی کا زمانہ ہے کہ اس وقت تمام دنیا حدید (لوہے) سے فائدہ اٹہا رہی ہے (جیسے کہ ریل۔ تار۔ دخانی جہاز۔ کارخانوں اور ہر ایک قسم کے سامان لوہے سے ظاہر ہے)

حضرت اقدس نے اس پر فرمایا کہ میں بھی سارے مضمون لوہے کے قلم ہی سے لکھتا ہوں مجھے بار بار قلم بنانے کی عادت نہیں ہے اس لئے لوہے کی قلم استعمال کرتا ہوں آنحضرت نے لوہے سے کام لیا۔ ہم بھی لوہے ہی سے لے رہے ہیں اور وہی لوہے کی قلم تلوار کا کام دے رہی ہے۔ (حضرۃ اقدس جس قلم سے لکھا کرتے ہیں وہ ایک خاص قسم کا ہوتا ہے جس کی نوک آگے سے دہنی طرف کو مڑی ہوئی ہوتی ہے اور اس کی شکل تلوار سی ہوتی ہے ایڈیٹر)

پہر بعد اس کے مفتی محمد صادق صاحب نے اخبار ٹائمز آف انگلینڈ سے کچھ مضامین سنائے جس سے یورپ کی عیسویت کا حال معلوم ہوتا ہے چونکہ وہ مضمون ایک مستقل مضمون ہے اس لئے ہم اسے کسی دوسرے صفحہ پر درج کریں گے ✤

۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر نماز سے پیشتر حضرت اقدس نے فرمایا کہ آج یہ الہام ہوا ہے

انی مع الافواج اتیک

بعد ادائے نماز خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک خواب سنائی جس میں دیکہا کہ زلزلہ آیا ہوا ہے فرمایا کہ یہی طاعون زلزلہ ہے میں جماعت کو کہتا ہوں کہ یہ قیامت ہے جو آ رہی ہے اللہ تعالی ہمیں محفوظ رکھے گا مگر صرف اتنی بات پر خوش نہ ہو

کہ بیعت کی ہوئی ہے قرآن مین ہر جگہ آمنو کے ساتہہ عمل صالحہ کی تاکید ہے اگر بعض آدمی جماعت مین سے ایسے ہون کہ جن کو خدا کی پرواہ نہین اور اس کے احکام کی عزت نہین کرتے تو ایسے آدمیون کا مخہ مہ وار نہ خدا ہے اور نہ ہم ان کو چاہیئے کہ اپنا اپنا نمونہ ٹھیک بنا دین زلزلہ تو آرہا ہے ✦

جمعہ | حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے مسجد اقصیٰ مین ادا کیا

عصر | کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی ۔

مغرب و عشا | کی نماز باجماعت ادا کر کے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے اور پہر تشریف لائے تو آپ نے اپنی تین

رویا سنائین جو کہ آپ نے پے در پے دیکہی تہین ✦

(اول) کہ ایک شخص نے ایک روپیہ اور پانچ چہوارے رویا مین دیئے اس کے بعد پہر غنودگی ہوئی تو دیکہا کہ تریاق القلوب کا ایک صفحہ دکہایا گیا ہے جس پر

علی شکر المصائب لکہا ہوا ہے جس کے یہ معنے ہوئے کہ **ھذہ صلۃ علی شکر المصائب**

گویا یہ روپیہ اور چہوارے شکر المصائب کا صلہ ہے تیسری دفعہ پہر کچہہ ورق دکہائے گئے جن پر مٹیون کے بارہ مین کچہہ لکہا ہوا تہا اور جو اس وقت یاد نہیں ہے ✦

حضرت مولانا عبد الکریم صاحب نے ایک شخص کا خط پیش کیا جس مین سوال تہا کہ دعاء الہامیہ رب

کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی

کو صیغہ جمع متکلم مین پڑھ لیا جاوے یا نہ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اصل مین الفاظ تو الہام کے یہی ہین (یعنی واحد متکلم مین ہین) اب خواہ کوئی کسیطرح پڑھ لیوے قرآن مجید مین دونون طرح دعائین سکہائی گئی ہین واحد صیغہ مین بھی جیسے **رب اغفرلی ولوالدی** الخ اور جمع کے صیغہ مین بھی جیسے **ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار**

اور اکثر اوقات واحد متکلم سے جمع متکلم مراد ہوتی ہے جیسے اس ہماری الہامی دعا مین **فاحفظنی** سے یہی مراد نہین ہے کہ میرے نفس کی حفاظت کر بلکہ نفس کے متعلقات اور جو کچہہ لوازمات ہین سب ہی آجاتے ہین جیسے گہربار خویش و اقارب اعضاء اور قوائے وغیرہ ✦

سید عبد المحی صاحب عرب (جن کی طرف سے ایک اشتہار البدر کے صفحہ ۲۴ پر چہپ چکا ہے) اس مین انہون نے ایک شیعہ کا حال لکہا ہوا تہا جو کہ باوجودیکہ عبد المحی صاحب کی ایک امانت غبن کر چکا تہا پہر عبد المحی صاحب کو نصیحت کرتا تہا کہ تو نے شیعہ مذہب ترک کر کے کیون ٹیڑہا راستہ اختیار کر لیا ہے

عبد المحی صاحب نے جواب دیا کہ تمہارا سیدہا راستہ تو یہی ہے کہ میری امانت رکہکر منکر ہو گئے ہو تم کو مجہے نصیحت کرتے شرم نہین آتی ۔

مفتی محمد صادق صاحب ولایت کی ایک عیسائی کمیٹی کا ایک مضمون سناتے رہے جس مین مسیح کی دوبارہ آمد پر بہت کچہہ لکہا تہا کہ وقت تو یہی ہے سب نشان پورے ہو چکے ہین ۔ اگر اب بھی نہ آیا تو پہر کیا مت تک نہ آوے گا چونکہ وہ ایک الگ مضمون ہے اسے البدر مین الگ شائع کرین گے ✦

اس مضمون کو سنکر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اس نے بعض باتین بالکل صاف اور سچی لکہین ہین اور اس نے ضرورت زمانہ کو اچہی طرح محسوس کیا ہے بیشک اب ایک تختہ الٹنے لگا ہے اور دوسرا تختہ شروع ہوگا جس طرح یہ لوگ اس زمانہ مین مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہین بلکہ اکثر ان کے انتظار کے بعد اب بے امید بھی ہو گئے ہین اور اکثرون نے تاویلون سے آمد ثانی کے معنے ہی اور کر لئے ہین کیونکہ اس کے متعلق تمام پیشگوئیان پوری ہو چکی ہین اور زمانہ کی نازک حالت ایک ہادی کو چاہتی ہے اسیطرح اسلامی پیشگوئیون کے مطابق بھی یہی وقت ہے نواب صدیق حسن خان نے لکہا ہے کہ کل اہل مکاشفات اور ملہمین کے کشوف اور الہام اور رویاء مسیح کے بارہ مین چودہوین صدی سے آگے نہین بڑہتے ✦

ایک صاحب نے عرض کی کہ حضور اب تو مولوی لوگون نے وہ خطبہ وغیرہ پڑہنے چہوڑ دیئے جن سے مسیح کی وفات ثابت ہوتی تہی ۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب تو وہ نام بھی نہ لین گے اور اگر کوئی ذکر کرے تو کہین گے کہ مسیح اور مہدی کا ذکر ہی چہوڑو پہر نماز عشا ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے ✦

عالم مستورات کے واسطے ایک عجیب نظم

اصلی انسانی زیور ۔ حافظ میر سعید اللہ صاحب نے از چک ۱۲۲ گوگیرہ ۔ نہر میرٹہہ کے رسالہ بہارت سے یہ نظم نقل کر کے پیسہ اخبار کو روانہ کی تہی

ایک لڑکی نے یہ پوچہا اپنی امان جان سے
آپ زیور کی کرین تعریف مجہہ ان جان سے
کون سے زیور ہین اچہے یہ بتا دیجے مجہے
اور جو بد زیب ہین وہ بھی بتا دیجے مجہے
تا کہ اچہے اور برے مین مجہہ کو بھی ہوا متیاز
اور مجہہ پر آپ کی برکت سے کہل جائے یہ راز
یون کہا مان نے محبت سے کہ اے بیٹی میری
گوش دل سے بات سن لو زیورون کی تم ذری
سیم و زر کے زیورون کو لوگ کہتے ہین بہلا
پر نہ میری جان ہونا تم کبھی اون پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکہنے کی بات ہے
چار دن کی چاندنی اور پہر اندہیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات
دین و دنیا کی بہلائی جس سے ہو جان آئے ہات
سر پہ جہومر عقل کا رکہنا تم اے بیٹی مدام
چلتے ہین جس کے ذریعے سے ہی سب انسانکے کام
بالیاں ہون کانمین ایجان گوش ہوش کی
اور نصیحت لاکہہ تیری جہو ملو مین ہو بہری
اور آویزے نصائح ہون کہ دل آویز ہون
گر کرے ابر عمل تیرے نصیبے تیز ہون
کان کے پتے دیا کرتے ہین کانون کو عذاب
کان مین رکہو نصیحت دین جو اوراق کتاب
اور زیور گر گلے کے کچہہ تجہے درکار ہون
نیکیان پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہون
قوت بازو کا حاصل تجہہ کو بازو بند ہو
کامیابی سے سدا تو خرم و خورسند ہو
ہین جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہین
ہمتین بازو کی اے بیٹی تیرے درکار ہین
ہاتہہ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کرو گی اے مری جان زیور خلخال کو
پہینک دینا چاہئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچہا پاؤن کا زیور مری بیٹی ہے یہ
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پہ
سیم و زر کا پاؤن مین زیور نہ ہو تو ڈر نہین
راستی سے پاؤن پہسلے گر نہ میری جان کہین

(از پیسہ اخبار)

تعلیم الاسلام

ہمارے ناظرین تو آج تک یہی خیال کرتے ہونگے کہ قادیان مین صرف ایک ہی مدرسہ بنام تعلیم الاسلام قادیان ہے مگر آج ہم ان کی ر دمون کو ایک اضافہ خوشخبری سناتے ہین جس سے وہ تر و تازہ ہونگے اور ان کے دلون مین اسلام کی حقیقی ترقی کی راہون پر چلنے

کی تحریک ہو اور وہ یہ ہے کہ دارالامان قادیان مین علاوہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ایک اور بھی مکتب ہے جسکے معلم ہمارے مخدوم مکرم حضرۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب حکیم ہین اور آپ کو جو دلچسپی اور شوق علم سے ہے شاید ہی کوئی فرد بشر ہوگا جو آپ کے اسم مبارک سے تو واقف ہو مگر اس سے واقف نہو اور جہان کہین آپنے قیام کیا ہے وہان یہ درس تدریس کا سلسلہ بفضل خدا برابر ساتھہ ہی جاری رہا ہے آپکا کتب خانہ ایک عظیم الشان کتب خانہ ہے اور یہ تمام کتب اس نیت سے فراہم کی گئی ہین کہ ان کے ذریعہ سے خدمت قرآن ہو آپکی بڑی خواہش ہے کہ اہل اسلام عربی علم سے بہرہ ور ہون اور اپنی ذریت کو بھی عربی ہی کی تعلیم دلاوین اور یہ لوگ اسلام کے حصن حصین مین ہرگز داخل ہی نہیں ہو سکتے جبتک عربی زبان سے ان کو واقفیت نہ ہو خود مولانا صاحب نے ہر ایک مروجہ علم ۔ کیا سائنس ۔ کیا فلسفہ کیا ہیئت ۔ کیا طبیعات ۔ تواریخ جغرافیہ ۔ علم کلام ۔ علم طب وغیرہ وغیرہ عربی زبان مین ہی تحصیل کئے ہین اور اسلام کی ترقی کا جو ایک بڑا جزو آپنے عربی دانی کو قرار دیا ہے یہ ایک بہت ہی قابل قدر خیال ہے جس کی طرف ہر ایک اہل اسلام کو عموماً اور احمدیہ جماعت کو خصوصاً اپنی توجہ کو بڑے زور سے صرف کرنا چاہئیے اور جو احباب اگرچہ بذات خود تو اس لغت عظمیٰ سے محروم ہین اور اب تحصیل نہین کر سکتے ان کو کم از کم اپنی آئندہ ذریت پر تو ضرور یہ احسان کرنا چاہئیے کہ وہ اس سے ہرگز محروم نہ رکھی جاوے یہ بات ہمین یہان رہنے اور ذاتی تجربہ سے ثابت ہوگئی ہے کہ اسلامی تعلیم اخلاق اور اس کے برکات سے ہم اس وقت پوری طور پر متمتع ہون گے جب عربی علوم مین ہمین ایک کامل مشق ہوگی اور ہمارے دین کی تکمیل کیواسطے اس زبان کا جاننا ہمین بہت ضروری ہے اور ہم احمدیہ جماعت مین داخل ہوکر اس سے بڑھکر اور کوئی ظلم اسلامی حیثیت سے اپنی آئندہ ذریت پر نہین کر سکتے کہ اسے عربیت سے محروم رکہین اور جس حالت مین کہ دین کا دنیا پر مقدم کرنا ہماری بیعت کے اقرار کا ایک جزو اعظم ہے اور دین کی پوری واقفیت عربی سے وابستہ ہے تو ہم اس اقرار سے ہم کہان تک پیچھے رہینگے اگر اس کی ترویج کی آپس مین کوشش نکرینگے غرضیکہ اس بڑی ضرورۃ کو جو کہ وجود اسلام کے نشوونما کیواسطے روح کے حکم مین ہے کما حقہ حکیم صاحب ہی اپنے درس مین پورا کرتے ہین اور حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دیگر کتب حدیث ۔ علم کلام ۔ علم عروض علم طب غیرہ طالب علم آپ سے مستفید ہوتے رہتے ہین اور اصل تعلیم الاسلام بہی ہے اور فصاحت و بلاغت کے میدان مین جو کہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ایک بڑا نشان ہے اور جس نشان کو ہمارے پاک امام مرسل من اللہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج تک مختلف تصنیفات کی صورت مین پیش کیا ہے اگرچہ تم بڑہانے والے جوان ہو سکتے ہین تو یہی طالب علم ہو سکتے ہین بشرطیکہ خدا تعالیٰ ان کو اپنی زندگیان اسی دینی خدمت مین وقف کرنے کی توفیق عطا کرے اور ان کو استقلال اور استحکام نصیب ہو اس درس کے دو طالب علمون یعنے میان غلام احمد صاحب اور حافظ روشن علی صاحب (برادر ڈاکٹر رحمت علی صاحب) نے آجکل بہ این وجہ کہ وہ علم عروض پڑھ رہے ہین اور اشعار بنانے مین مشق کر رہے ہین اسمای باری ..... تعالی کو نظم مین ترتیب دی ہے تاکہ عوام الناس کو ان کے یادکرنے مین آسانی ہو اور بموجب حدیث شریف کے جو کوئی ان اسماء مبارک باری تعالی کو یاد کرتا ہے جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے وہ لوگ تو جنت مین داخل ہون اور ان کو ثواب [illegible] اور رضائے الہی حاصل ہو اور وہ اسماء باری تعالی یہ ہین +

و للہ الاسماء الحسنٰی فادعوہ بہا وذروا الذین یلحدون فی اسمائہ

(فی بحر) متقارب

حَسِیْبٌ مُجِیْبٌ رَقِیْبٌ کَرِیْمٌ
قَرِیْبٌ لَطِیْفٌ بَدِیْعٌ رَحِیْمٌ
مَجِیْدٌ حَمِیْدٌ رَشِیْدٌ شَہِیْدٌ
مُعِیْدٌ مُبِیْنٌ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ
خَبِیْرٌ بَصِیْرٌ کَبِیْرٌ مُحِیْطٌ
عَلِیٌّ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ
غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ صَبُوْرٌ عَفُوٌّ
وَلِیٌّ وَدُوْدٌ رَؤُوْفٌ حَلِیْمٌ
سَلَامٌ غَنِیٌّ وَکِیْلٌ حَفِیْظٌ
مُقِیْتٌ مُمِیْتٌ جَلِیْلٌ عَظِیْمٌ

فی بحر متدارک

قَابِضٌ بَاسِطٌ خَافِضٌ رَافِعٌ
خَالِقٌ رَازِقٌ بَاعِثٌ وَاسِعٌ
مَاجِدٌ وَاحِدٌ قَاهِدٌ قَادِرٌ
ظَاهِرٌ بَاطِنٌ حَافِظٌ نَافِعٌ
مُؤْمِنٌ مَالِکٌ وَارِثٌ صَابِرٌ
غَافِرٌ قَاهِرٌ غَالِبٌ مَانِعٌ
اَوَّلٌ آخِرٌ بَارِیٌ مُبْدِیٌ
شَاکِرٌ عَالِمٌ مُنْعِمٌ جَامِعٌ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

ایک مقدمہ

اخبار الحکم مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۲ء مین کچھ خط و کتابت مولوی کرم الدین صاحب ساکن بہین ضلع جہلم کی طبع ہوئی تھی جس کی تردید مولوی کرم الدین صاحب نے بذریعہ سراج الاخبار جہلم مورخہ ۶ و ۱۳ اکتوبر مین کی تھی اور حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ناشائستہ کلمات لکھے تھے اس تمام معاملہ کی اصل بنا کتاب سیف چشتیائی مصنفہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی تھی جو کہ انہون نے اپنے زعم مین حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعجازی کتاب بنام اعجاز المسیح کے رد مین لکھی تھی مولوی کرم الدین صاحب کے شائع کردہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار جہلم کی بنا پر حکیم فضلدین صاحب نے مولوی کرم الدین صاحب پر استغاثہ فوجداری کیا تھا جس مین پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور چند دیگر اشخاص بطور گواہ طلب کئے گئے تھے اس مقدمہ کی تاریخ پیشی ۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء تھی مگر حاضر ہونے سے پیشتر عدالت سے معلوم ہوا کہ وارنٹ پر تعمیل مولوی کرم الدین صاحب کی طرف سے بوجہ عدم موجودگی مقام سکونت نہ ہوسکی اور پیر مہر علی شاہ صاحب بوجہ علالت طبع نہ آسکے جس کی تصدیق مین ایک ڈاکٹری سرٹیفکیٹ ضمن شہادت کے ساتھہ تہا ۔ اس کے مقابل بچاؤ کی نیت سے مولوی کرم الدین صاحب نے ایک استغاثہ فوجداری جہلم مین بنام حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حکیم فضلدین صاحب مالک مطبع ضیاء الاسلام قادیان و شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم و مولوی عبداللہ صاحب کشمیری مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان دائر کیا تہا خواجہ کمال الدین صاحب احمدی پلیڈر پشاور جو کہ حکیم فضل الدین صاحب کی طرف سے وکیل تھے ۱۵ دسمبر کی پیشی بہگتاکر بہ حیثیت مختار جہلم گئے اور عدالت مین ضمانت داخل کرواکر وارنٹ بنام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعمیل کے روکنے کی اجازت عدالت مختار سے حاصل کی ۔ وارنٹ اگرچہ جہلم سے چلا ہوا تہا اور بٹالہ تک بھی پہنچ جا چکا تہا مگر خدا تعالی کے خاص فضل سے ابھی حضرۃ اقدس تک نہ پہنچا تہا اور یہ بھی ایک نشان منجانب اللہ ہے خواجہ صاحب فوراً آ گئے اور وارنٹ کی تعمیل بذریعہ حکمنامہ عدالت روکدی گئی اس مقدمہ کی تاریخ پیشی جہلم مین ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء ہے مزید حالات سے انشاءاللہ تعالی اطلاع دیجاوے گی ۔ ایک مامور من اللہ کے ساتھہ جو کچھ ہوتا ہے وہ ایک نشان الہی ہوتا ہے اسیطرح ہمین امید کامل ہے کہ یہ مقدمہ جو کہ حضرۃ اقدس پر دائر کیا گیا ہے کسی بڑے الہی نشان کا پیش خیمہ ہے جس کی حقیقت اپنے وقت پر خود خدا تعالی بذریعہ اپنے مامور کے کھول دیگا اور آپ کی صداقت اور دعاوی پر ایک شاہد ناطق ہوگا ۔

آج کل قادیان مین سردی بہت خشک اور شدت سے پڑ رہی ہے ۔ خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پلیڈر پشاور

اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسری معہ عبد الخالق صاحب علاوہ حضرت اقدس کی الہامی مسجد مین معتکف ہین (خدا تعالیٰ ایسی توفیق ہر ایک کو دے)

اس ہفتہ کے الہامات

۲۱ و ۲۲ دسمبر کے درمیان کی شب کو دو اور ۳ بجے کے درمیان یہ الہام ہوا:-

یاتی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ

(یعنی تیرے پر ایسا زمانہ آنیوالا ہے جیسے موسیٰ ؑ پر آیا تہا) ۲۳ دسمبر کو ظہر کے وقت حضرت اقدس نے فرمایا کہ رات کو یہ الہام ہوا ہے۔

انہ کریم تمشی امامک وعادیٰ من عاد

یعنی وہ کریم ہے تیرے آگے آگے چلتا ہے جس نے تیری عداوت کی گویا اس کی عداوت کی۔

احتلام کا علاج فرمودہ حکیم نور الدین صاحب بہیروی

(۱) پیشاب کرکے سووے۔
(۲) پانی وغیرہ پیکر نہ سووے۔
(۳) کہانے اور سونے مین ۳ گہنٹہ کا فاصلہ ہو۔
(۴) لنگوٹ باندھکر سووے۔
(۵) جب سونے لگے تو یہ خیال ہو کہ بستر میلا یا پلید نہ ہو جاوے اور بستر صاف رکھے۔
(۶) کاربونیٹ آف آئرن یک سرخ یا ایک گولی اوس دوا کی کہاوے جو کہ البدر نمبر ۴ کے ٹیٹل پیج کالم ۳ مین لکہی ہے۔

تصحیح

البدر صفحہ ۵ زیر عنوان "ایشیائی دماغ اور تثلیث" ہم نے دیکہایا ہے کہ حکیم نور الدین صاحب علیگڈھ مین تہرا اور وہان آپ نے ایک کالجیر صاحب کی معرفت تثلیث وغیرہ پر سوال کئے حکیم صاحب کا علی گڈھ مین ہونا یہ غلطی سے لکہا گیا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ لاہور مین ایک علی گڈھ کے کالجیر اور پروفیسر صاحب تہے جن سے یہ سب گفتگو لاہور مین ہوئی تہی

خبرین

ترکستان کی طرف ایران کی حد کے پاس ایک مقام فرغانہ ہے وہان اندی جان مین ایک سخت زلزلہ آنے سے ۵۰ دیسی اور ۵ روسی ہلاک ہو گئے۔

کارونیشن کی تقریب پر ۵ مردمان ولایت سے آئے ہین کہ وہ یہان کے دربار کی کیفیت دیکہین۔

لکہنؤ مین طاعون بہوٹ پڑی سخت انتظام شروع ہے

یورپ مین امسال اس قدر سردی ہے کہ مدتون یاد رہیگی

پیرس مین بعض لوگون کا بازارون مین چلتے چلتے خون جم گیا۔

امیر کابل نے قندہار کے درانی سردارون مین سے ایک کی لڑکی کے ساتہہ شادی کی۔

ولایت سے جو سامان جنگ امیر کابل کا آیا ہوا ہے اس مین سے صرف توپین گورنمنٹ انگریزی نے گذارنیکی اجازت دی ہے۔ اور باقی تمام سامان روکا ہے کہ اس کا عہد نامہ سرکار کے ساتہہ نہین ہے۔

پونہ مین ایک بابو صاحب رام چندر ہرکوجی راؤ نے اپنے ایک ملازم کو اس لئے قتل کرڈالا کہ ایک فقیر نے ان کو بتلایا کہ اگر ایک انسان قربانی دو تو تمہارے گہر مین ایک خزانہ مدفون ہے وہ مل جاویگا۔

۱۴ دسمبر کی شام کو کارونیشن کیمپ دہلی مین لشکر کے مکان کے قریب الکٹریٹ لائٹ کمپنی کے دفتر کو آگ لگی بہت کوشش آگ بجہانے کی کی مگر کارگر نہ ہوئی نہ انجن کام آئے صرف کاغذات بچے۔

اوسی شام کو ایک اور آگ لگی اور ڈائرکٹر جنرل کے کیمپ مین تار والا خیمہ بالکل جل گیا۔ پاس کے خیمون کے گرا دینے سے آگ بجہہ گئی۔

دہلی مین جنگی قواعد ہوتے ہوئے ایک گورہ توپ والی گاڑی سے گرکر اس کے پہیے کے نیچے آکر کچلا گیا

قاہرہ مین شہرپناہ کے قریب ایک پرائیوٹ کارخانہ تیزاب کا میگزین اڑگیا۔ اٹہارہ مصری اس حادثہ مین ہلاک ہوئے اور بہت سے زخمی۔

دربار دہلی مین افسرون کے ساتہہ کتے نہ جانے پائین گے (پ-۱-۶)

سلطان مسقط اور اس کے ہمرائیون کے لئے کیمپ کا بند و بست ہو رہا ہے۔

دربار کے جلوس مین نظام دکن کا ہاتہی وائسرائے ہند کے ہاتہی کے بعد اول صف مین دہنی طرف ہوگا۔

خان قلات بہی دربار دہلی کے جلوس مین ہاتہی پر حضور وائسرائے کے ہمراہ ہون گے ان کے ہاتہی کا درجہ نمایان ہوگا۔

اس وقت جنوبی افریقہ مین ۵۵ ہزار انگریزی فوج موجود ہے۔

چاندی کی قیمت گہٹتی جاتی ہے جس کے باعث گورنمنٹ چین کو بڑی تفتیش ہے۔

روس کے وزیر زراعت نے کوہ قاف پر چاہ کی کاشت مین خاطرخواہ کامیاب ہونے کے باعث وہان چاے کی کاشت کو ترقی دینے کا ارادہ کر لیا ہے۔

جنگ صومالی مین ایک پوراسکشن تار برقی کا بہی جائیگا

بوئر جنرلون کی فہرست نے جو انہون نے شائع کی ہے معلوم ہوا کہ انگریزون نے ان کے فنڈ مین صرف ۲۵ ہزار ۱۸ پونڈ چندہ دیا جس مین مسٹر فیپس کا عطیہ ۴ ہزار ۱۸۵ پونڈ اور پانچ پانچ سو پونڈ کی تین اور رقمین بہی شامل ہین۔

افریقہ مین ۷۰ ہزار ہاتہی سالانہ ہاتہی دانت کی غرض سے مارے جاتے ہین۔

یکم دسمبر کو دربار کیمپ کی ریل کہل گئی

ممالک متحدہ امریکہ کے پریسیڈنٹ نے چارلسٹن کے محکمہ بحری کا محصول جمع کرنے کے لئے ایک حبشی مقرر کیا ہے۔ ملک کے جنوبی حصہ والے بڑا شور وغوغا کر رہے ہین

بیت المقدس مین یہودی باشندون نے ایک کتب خانہ قائم کیا ہے جس مین ۲۴ ہزار کتابین ہین زیادہ تر عبرانی زبان مین ہین چند نادر الوجود نسخے بہی ہین

جہانسی کے علاقہ مین ایک عورت کو پولیس نے اخفائے ولادت اور بچے کو بے پناہ چہوڑ دینے کے جرم مین چالان کیا۔ عورت اقبالی تہی۔ قید ہو گئی مگر جیل مین جاکر معلوم ہوا کہ اُسے چہہ ماہ کا حمل ہے۔ ڈاکٹر نے شہادۃ دی یہ ناممکن ہے کہ جس نوزائیدہ بچہ کے متعلق اُس پر مقدمہ ہوا ہے وہ اس کا فرزند ہو اوس پر عدالت بالانے عورت کو بری کر دیا۔

شام کے شہر لاذقیہ کا تمباکو بلاد یورپ و امریکہ مین ایسا پسند ہوا ہے کہ اس کی تجارت کو اپنے ہاتہہ مین لینے کے لئے وہان کئی کمپنیان بن گئی ہین۔ عثمانی اخبارات منافی عثمانیہ تاجرون کو متنبہ کر رہے ہین یہ تمباکو خوشبودار ہونے کی وجہ سے ابار یچہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

ٹرسٹیان وقف حسین آباد مین قریب طواک خانہ اور نخاس کے پل پر اپر پرائمری کلاس تک تعلیم دینے کے لئے دو مدارس بطور شاخ جوبلی ہائی سکول کہولین گے تعلیم مفت ہوگی فیس نہین لیجاوے گی (۵-۲۲-و)

۲۴ نومبر لنڈن۔ شاہزادہ - شاہزادی کناٹ آج شرکت دربار کے واسطے لنڈن سے چلے۔

دربار دہلی مین اب مسٹر بورڈلن قائم مقام لفٹنٹ گورنر بنگال جو پہلے بورڈ آف ریونیو کے سینیر ممبر تہے شریک ہون گے بنگال مین عام خواہش ہے کہ انہین کو مستقل لاٹ کیا جاوے۔

(از اخبارات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید مبارک

عید مبارک قریب ہے ۔ ہمین پہلے ہی امید ہے کہ احمدی قوم کو عید کے چندے کا خود فکر ہوگا مگر یاددہانی کے لئے درخواست ہے کہ احمدی جماعت اپنی امداد سے مدرسہ تعلیم الاسلام کو محروم نہ رکھے گی کیونکہ قوم کو خوب معلوم ہے کہ اس کی فیاضی سے اس جگہ آئندہ نسلون کے جوان قوم کی خدمت کے واسطے تیار کئے جارہے ہین ۔ اپنے شہر کے احباب اور معززین تحریک کرکے اور عید کا ایک ایک روپیہ وصول کرکے راقم کے نام قادیان روانہ فرماکر عنداللہ ماجور ہوں ۔

الراقم

محمد علیخان رئیس
مالیر کوٹلہ وڈائرکٹر مدرسہ
تعلیم الاسلام قادیان
دارالامان

مجمع تحقیق الادیان

گذشتہ اشاعت سے آگے

اول یہ کہ حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جو ایک بڑی غرض یہ ہے کہ آپکے خدام بڑے غور وتدبر سے آپنے آپکو اس قابل بناوین کہ اس الہی سلسلہ یعنی احمدیہ مشن کسی طالب حق کی تشفی باآو خداتعالے کے تسبیح اور تقدیس کے بارہ مین جبکبھی ان کو کسی مخالف اور معاند سے گفتگو کرنی پڑے تو وہ ان دونون صورتون مین اپنی عدم واقفیت کی وجہ سے ساکت نرہین اور ان تصنیفات کے مطالعہ سے ہمین ایک مادہ حضرۃ اقدس کے ایجاد کردہ طرز استدلال اور فن کلام کا پیدا ہوجاوے ۔ اپنے الہام ہمام کے اس عظیم الشان مقصد کو پورا کرنے کے لئے اس کے متعلق یہ تجویز ہوئی کہ اس مجمع کے ہر جلسہ مین ان تصنیفات کا کوئی حصہ یا کوئی کتاب مقرر کی جاوے اور چند ایک احباب ایسے منتخب ہون کہ وہ ایک فرض منصبی کے طور پر اس کتاب یا حصہ کتاب کا خلاصہ تقریراً یا تحریراً آئندہ جلسہ مین معہ اپنے ایزادی خیالات وریمارک کے سنایا کرین

دوم) اس مجمع کے بعض افراد اپنے اوقات کا کوئی حصہ اس امر کے لئے وقف کرین کہ وہ غیر مذاہب اور ممالک کی زباندانی تحصیل کرین اور ایک ایک یا دو دو صاحب ایک خاص زبان کو لیوین اور اُسے توکل علی اللہ شروع کرین اور ہر نصف ماہ یا ایک ماہ مین جو ترقی وہ اس زبان مین کرین اس کی رپورٹ مجمع مین ہو اور وہ اسے سنا بھی دیوین اس طرح سے اللہ تعالے اگر چاہے تو کچھ عرصہ مین ہر ایک زبان کے عالم دارالامان مین پیدا ہوسکتے ہین اور وہ اس الہی سلسلہ کی اشاعت اور تبلیغ مختلف بلاد مین کرسکتے ہین اور مختلف مذاہب کی کیفیت کا مطالعہ کرکے انکے مقابل مذہب (اسلام) کی حقانیت اور صداقت کو دنیا پر ظاہر کرسکتے ہین ۔ اس وقت ہم اس امر کو مناسب نہین سمجھتا کہ اس پر اپنا ریمارک کرین کہ یہ ہر دو اصول عموماً اور دوسرا اصول خصوصاً کسطرح نبھ سکتا ہے اور اس کیلئے اول اول ہمین کیا ذرائعہ اختیار کرنے چاہیئین اور تمام زبانون کے معلم کہان سے آوین ہر ایک مجاہد فی اللہ جس نے اپنا وقت تحصیل زباندانی کے لئے وقف کیا ہے کسطرح ثابت کرسکے کہ واقعی اس نے کوئی نمایان ترقی اپنے فرض منصبی مین کی ہے کیونکہ جس حال مین ان مختلف زبانون کے ماہر موجود نہین ہین تو اس کی تحصیل اور تدریس اور ترقی کا کیا حال معلوم ہوسکتا ہے ۔ یہ کام ایک دین کی خدمت ہے اور اللہ تعالی کے توکل پر اس نے سرانجام پانا ہے اگر اس خالق مطلق ہستی کو منظور ہوگا تو تمام ذرائعہ وہ خود پیدا کردیگا ۔

آج تک تین چار جلسہ اس مجمع کے ہوچکے ہین اور منتظمان مجمع کا خیال ہے کہ اس کے دائرے کو وسیع کرکے بیرونجات کے احمدیہ احباب کو اس کے ممبر ہونے کی تحریک کرین کہ وہ اس مین داخل ہوکر اس کے ہر دو اصولون پہ اپنے اپنے مقام پر کاربند ہون

ہماری اپنی رائے

اس مجمع کے متعلق یہ ہے کہ اس کی ضرورت مین تو شک نہین ہے ایک ایسے مجمع اور ایسے مجاہدین کی ضرورت تو احمدیہ مشن کو بہت ہے اور خداتعالی اسے برکت دے اور اس کے ارادون مین کامیابی حاصل ہو مگر منتظمان مجمع سے ہماری اتنی التماس ضرور ہے کہ بیشتر اس کے کہ وہ بیرونجاۃ کی احمدیہ پبلک مین اس کے ممبر پیدا کرنے کی کوشش کرین کم سے کم تین ماہ تک اون احباب کو اجازت دین کہ وہ اس کا استقلال اور استحکام دیکھ لین اور اس اثنا مین وہ کوشش کرین کہ اپنی کارروائی اور انتظام کی رپورٹ ماہواری بیرونجات کے احباب کو پہنچاتے رہین اور جس حالت مین کہ یہ مجمع ایک علمی مذاق کا مجمع ہے اور وہ علمی مذاق بھی ایسا کہ جس نے ایک عالم کا احاطہ کرنا ہے تو ضرور ہے کہ مجمع کے کل اعلی اراکین ایسے ہی ہون جیسے کہ مفتی محمد صادق صاحب سیکرٹری ہین کہ زبان عربی ۔ انگریزی ۔ عبرانی ۔ فارسی اور اردو اور پنجابی ہین ایک معقول دسترس رکھتے ہین اور اگر زیادہ زبانون پر مثل مفتی صاحب اون کا احاطہ نہ ہو تو کم ازکم عربی اور انگریزی کے اعلی تعلیم سے واقف ہون +

احمدیہ پبلک کو ہم نے اس مجمع سے

کیون انٹروڈیوس کیا

تاکہ وہ اس سے سبق حاصل کرین اور ہر ایک مقام کی احمدیہ جماعت کو لازم ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر ایسے مجمع قائم کرکے اپنے ممبرون مین سے ایسے افراد پیدا کرتی رہین جو اپنے اوقات کو تفقہ فی الدین اور اشاعت اور تبلیغ کے لئے وقف کرکے اس الہی سلسلہ کے انصار ثابت ہو سکین ہم دست اس سے ہمین کوئی غرض نہین ہے کہ وہ اس مجمع کے ممبر ہون یا نہ ہون اور یہ مجمع اس اُٹھائے کام کو نبھا سکے یا نبھا سکے بہرحال ایسے مجمعون کی ضرورت تو ضرور ہے یہ وہ وقت نہین ہے کہ انسان دین سے بے فکر ہوکر بیٹھ رہے کیا تم نے یہ نہین سنا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مین سے اگر کوئی دین کا دسوان حصہ ترک کرتا تو وہ گنہگار ہوتا تھا ۔

اور جس صورت مین تم نے ان اصحاب کرام کیساتھ ہونا ہے تو پھر دین سے بے فکری کے کیا معنی ہین اس خیال کی تائید مین ہمارے دوسرے آرٹیکل بھی دیکھنے کے قابل ہین جو اکثر احمدی قوم کے خادم اخبار بنام البدر مین شائع ہوتے رہینگے اور ہمارا یہ مقصد ہے کہ بیعت کے وقت جو اقرار دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا کیا جاتا ہے اس کے ایفاء کے لئے مجموعی طور پر کوشش کرنے اور خدمت دین بجالانے کے واسطے ایسے مجمع اور کمیٹیاں ایک بہت ہی عمدہ اور انسب طریق ہے اور ہر ایک مقام پر ان کی ضرورت ہے +

نوٹ ۔ احمدیہ جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس پر اپنی اپنی رائے لکھکر روانہ کرین جو بعد انتخاب درج اخبار کیجاوے منہ

کیا البدر کے خریدار البدر کے واسطے ایک ایک خریدار پیدا کرین گے +

مطبع الصدیق قادیان دارالامان مین باہتمام شیخ فیض علی صاحب احمدی چھپکر شائع ہوا